حقیقتِ مہدیؑ

کیا امام مہدیؑ آچکے ہیں؟
کیا پاکستان انہی کیلئے بنا؟
کیا علامہ اقبالؒ انہی کے پیامبر تھے؟

قرآن واحادیث، آسمانی صحیفوں، پیش گو اور محققین سمیت مختلف مذاہب و مکاتب فکر کی کتابوں نیز بیشتر علماءِ دین و اولیاء اللہ سے تبادلہ خیالات کے بعد مرتب کی گئی۔

منتظرین امام مہدی علیہ السلام

عنوانات

صفحہ نمبر	عنوان حصہ دوم	صفحہ نمبر	عنوان حصہ اوّل
61	امام مہدیؑ کا سنِ ظہور	01	ہر مذہب میں مصلحِ اعظم کا تذکرہ
62	قبلِ ظہور رونما ہونے والے واقعات	02	عظمتِ امام مہدیؑ
67	بعد از ظہور رونما ہونے والے واقعات	07	امام مہدیؑ کے متعلق غلط فہمیاں
71	امام مہدیؑ کے دور میں واپس آنے والی ہستیاں	16	امام مہدیؑ کی پہچان
75	امام مہدیؑ کے دور میں ترقی کا عالم	19	امام مہدیؑ احادیث مبارکہ کی روشنی میں
76	دورانِ غیبت ہماری ذمہ داریاں	26	روایات برائے امام مہدیؑ
78	بعد از ظہور ہماری ذمہ داریاں	35	غیبتِ امام مہدیؑ
78	امام مہدیؑ فی القرآن	39	امام مہدیؑ دین کی تجدید کرینگے
80	امام مہدیؑ دیگر مذاہب کی نظر میں	41	امام مہدیؑ نیا دین لائینگے
81	امام مہدیؑ اولیاء و علماء کی نظر میں	45	دیدارِ الٰہی
84	دورِ آخر کے بارے میں اسلام کی روایات	50	حق و باطل کی تمیز
87	دورِ آخر کے بارے میں پیشگوئیاں	52	امام مہدیؑ کا وطن، پاکستان

اس تحریر کا مقصد امام مہدیؑ کے متعلق مسلمانوں اور دیگر مذاہب میں بیداری پیدا کرنا ہے تاکہ جب امام مہدیؑ ظہور فرمائیں ہے تو ہم انہیں پہچان کر اُنکا شایانِ شان استقبال کرسکیں اور انکا ساتھ دے سکیں۔ اسکا ایک مقصد تو یہ ہے کہ لوگ اپنے اپنے مذاہب یا عقیدوں کے مطابق معلومات جمع کریں اسکے علاوہ منجانب اللہ بے شمار آسمانی نشانیاں جو اس عظیم الشان ہستی کی آمد پر ظاہر ہونگی، کی طرف بھی لوگوں کی توجہ دلانا مقصود ہے۔ چونکہ ایسی ہستی نہ اس سے پہلے کبھی دنیا میں آئی اور نہ اُنکے بعد آئیگی لہذٰا اُنکی آمد پر ظاہر ہونے والی اللہ کی نشانیاں بھی ایسی ہونگی جو اس سے پہلے کبھی کسی کیلئے ظاہر نہ ہوئی ہونگی۔

اس عالیشان اور عظیم المرتبت ہستی کے ظہور سے قبل کی علامات اور اشارات کا تذکرہ ہر مذہب نے کیا ہے اور وہ تمام علامات قریب قریب پوری ہو چکی ہیں۔ ہر گھر اور گلی، ہر بستی اور شہر، ہر ملک و قوم اور ہر فرد و ملت کیساتھ پیش آنے والے واقعات اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولِ مقبول کی بتائی ہوئی تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اب انتظار کی گھڑیاں زیادہ دور نہیں ہیں اور ظہورِ مسیح آخر الزّماں، امامِ عالی مقام امام مہدی علیہ السلام کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔

ہر مذہب میں مصلحِ اعظم کا تذکرہ

ہر دین کے عقائد اور اُسکی مذہبی کتابوں میں ایک مصلحِ اعظم کی آمد کا تذکرہ موجود ہے دنیا کا ہر مذہب حتیٰ کہ ریڈ انڈین، افریقہ اور آسٹریلیا کے جنگلوں میں آباد مختلف معروف اور غیر معروف قبائل بھی اُس ذاتِ مسیحا کی آمد کے منتظر ہیں۔ اس مصلحِ اعظم کو مختلف ناموں سے یاد کیا گیا ہے جیسے (اسلام میں امام مہدی، قائم، المنتظر، حجت اللہ اور برہان)، (صحفِ ابراہیم میں صاحب)، (زبور میں قائم)، (توریت میں اودقیل اور شیح)۔ (انجیل میں مہمید اور مسیح الزماں)، (بعض صحیفوں میں کلمتہ الحق)، (نصاریٰ کی کتابوں میں خسرو)، (زرتشتیوں میں سروش، ایزداور یزداں)، (آرماطس کی کتاب میں شماطیل)، (بدھ مت میں بیتا)، (پارسیوں میں مترا)، (ہندومت میں کالکی اوتار)، (وید میں منصور) اور (جین مت میں تری تھنکر) کے نام سے اُنکا تذکرہ موجود ہے۔

ایک چیز جو اس ذات کے لئے مشترک ہے وہ یہ کہ ہر مذہب نے انہیں انتہائی عظیم الشان مرتبے والا بتایا ہے حتیٰ کہ اگر غور کیا جائے تو ہر مذہب نے شاید غیر ارادی طور پر انہیں اپنے نبی سے بھی بالاتر ہی بتایا ہے۔ ان مذاہب میں سے کسی نے آنے والی ذات کو معبود کا، کسی نے نبی کا، کسی نے ولی کا اور کسی نے امام، مصلح و مجدّد کا درجہ دیا ہے۔ دنیا میں انکی آمد کے بعد ہر کوئی انہیں اپنے اپنے عقائد کے مطابق مقام دیگا۔ جن مذاہب میں کسی نبی کی آمد کا تذکرہ یا گنجائش موجود ہے وہ اُسے نبی کہیں گے، مسلمان چونکہ ختمِ نبوت کے داعی ہیں اسلئے وہ انہیں ایک مصلح، امام اور مجدّد کے طور پر مانیں گے۔ جبکہ ہندومت، چاند اور سورج کی پوجا کرنے والوں سمیت کئی عقائد کے لوگ اُسے معبود کا درجہ دیں گے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ذات ہر عہدے یا درجے سے بالاتر ہے اور اس ذات کو کسی ایک درجے نبی، ولی، امام یا معبود کے لئے مخصوص یا محدود کرنا مناسب نہیں۔

ایک غلط فہمی جو اس مصلحِ اعظم کے لئے تمام مذاہب کے پیروکاروں میں پائی جاتی ہے کہ وہ انکے مذہبی عقیدے کو دنیا میں غالب کر دیں گے یعنی یہودیوں کے نزدیک مسیح آئینگے تو یہودیوں کو غلبہ دلائیں گے جبکہ عیسائیوں کے نزدیک مسیحیت دنیا پر چھا جائیگی، بدھ مت والوں کے نزدیک وہ ہر شخص کو مہاتما بنادینگے، پارسیوں کے نزدیک وہ انکی عظمتِ رفتہ کو بحال کر کے پوری دنیا کو پارسی بنالینگے، ہندوؤں کے نزدیک وہ دنیا پر ہندومت کا جھنڈا گاڑ دینگے یہی خیال جین مت والوں کا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک نیا دین دینِ الٰہی جسے قرآن مجید میں دینِ حنیف کا نام بھی دیا گیا ہے اپنے ساتھ لائینگے۔ انکی تعلیم ایسی ہوگی کہ ہر مذہب والا اسے بلا چون و چرا تسلیم کریگا اور مذہب کے نام پر کوئی

اختلاف یاٹکراؤ نہیں ہوگا اور یہ مظاہرہ بھی انکے تصرّف اور انکی عظمتوں کا ایک نشان ہوگا۔

واضح رہے یہ کوئی نیا دین نہ ہوگا بلکہ تمام انبیاء کا مشترکہ دین دینِ الٰہی یا دینِ حنیف ہے۔ اس دین میں کوئی فرقہ نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اس دین کا ذکر کئی ناموں سے ہے مثلاً دین اللہ، دینِ قیّم، دینِ حق اور دینِ خالص وغیرہ۔ یہ دینِ الٰہی تمام مذاہب کی روح اور جان ہے۔ لوگ امام مہدیؑ کے ذریعے اللہ سے واصل ہو کر پھر سے قرآن کی مندرجہ ذیل آیت کے مصداق ایک ہی ہو جائینگے۔

کان الناسُ اُمّةً وّاحدہ . (سورۃ البقرۃ، آیت 213 ، پارہ 1، رکوع 10)

ترجمہ :- لوگ امت واحدہ تھے۔ (یعنی انبیاء کے آنے سے پہلے لوگ ایک دین پر تھے)

عظمتِ امام مہدیؑ

امام مہدیؑ ایک ایسی بزرگ ہستی ہیں جن کی آمد کی خوشخبری تمام آسمانی کتابوں میں موجود ہے جنکے انتظار میں نہ صرف ہر مذہب وملت کا ہر فرد بلکہ خود خداوندِ عالم بھی ہے۔ بعض مفسرینِ کرام کے مطابق قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں نازل کی گئی ہیں؛

☆ فقل اِنما الغیبُ للہِ فانتظرو ج انی معکم مّن المنتظرین . (سورۃ یونس، آیت نمبر 20، پارہ 11، رکوع 7)

ترجمہ :- فرما دیجئے کہ غیب تو صرف اللہ کیلئے ہے۔ پس تم انتظار کرو بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

☆ قلِ انتظروٓ انّا منتظرون . (سورۃ الانعام، آیت نمبر 159، پارہ 8، رکوع 7)

ترجمہ :- فرما دیجئے تم سب انتظار کرو بے شک ہم سب انتظار کرنے والے ہیں۔

اس ذاتِ عالیشان کو ایک نبی حضرت عیسٰیؑ کا پیرو مرشد بھی کہا جاتا ہے۔ احادیث میں ہے کہ حضرت عیسٰیؑ امام مہدیؑ سے بیعت ہونگے۔ یہ تاریخِ انسانی کی ایک واحد اور انوکھی مثال ہوگی کہ کوئی ہستی کسی اولوالعزم پیغمبر کی پیرو مرشد بنے۔ اس ذات کی عظمت کے لئے حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی یہ حدیث ہی کافی ہے کہ علم 27 حروف پر مشتمل ہے جبکہ کُل انبیاء جو علم لائے وہ صرف 02 حروف تھے۔ پس آج تک لوگوں نے انہی دو حروف کو جانا۔ جب ہمارے قائم

علیہ السلام قیام کریں گے تو اللہ تعالیٰ باقی 25 حروف کو بھی ظاہر کر دیگا اور انہیں لوگوں میں پھیلا دیگا اور اسی کے ساتھ دو حروف کو ملا دیا جائیگا تو پورا علم یعنی 27 حروف لوگوں میں عام ہوگا (بحار الانوار)۔ اِسکا مطلب یہ ہوا کہ خاتم الانبیاء سمیت ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور تمام اولیاء کی آمد تک علم کے صرف دو ہی حروف منکشف کئے گئے جبکہ علم کے بقیہ 25 حروف دنیا پر منکشف کرنے کا اعزاز ایک اکیلی ذات کو دیا گیا ہے۔ جس سے اس ذات کی عظمت کا تھوڑا سا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جبکہ اگر صرف دو حروف پر مشتمل علم کو ہی لیا جائے اور حضرت ابوہریرہؓ کی اس حدیث کو ذہن میں رکھا جائے کہ مجھے حضور پاکؐ سے دو علم ملے ایک تم کو بتا دیا دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو۔ یعنی دو حرفی علم ہی پوری طرح مسلمانوں کے لئے قابلِ قبول نہ تھا تو جب علم کے بقیہ 25 حروف ظاہر ہونگے تو کیا عالم ہوگا؟ لیکن چونکہ آنے والی ذات نہ تو کسی ایک مذہب کے لئے مخصوص ہوگی اور نہ وہ کسی خوف یا دباؤ کے زیرِ اثر اپنا کام کرنے سے رُکے گی۔ لہٰذا یہ علم تو دنیا پر منکشف ہو کر ہی رہے گا اور وہ ذاتِ اقدس اپنے تصرّف کے ذریعے اِس علم کو ساری دنیا سے خود ہی منوا بھی لے گی۔ بہر طور خداوند تعالیٰ سے یہ دعا کی جائے کہ وہ ہمیں اس علم کو بغیر چون و چرا قبول کرنے کی فہم اور توفیق عطا فرمائے۔

مزید یہ کہ تمام انبیاء، آئمہ، معصومین اور اولیاء اس ذات سے ملاقات کا انتہائی اشتیاق ظاہر کرتے رہے ہیں جبکہ ایسا اشتیاق مذہب کی کسی اور ذات یا ہستی کیلئے ظاہر نہیں کیا گیا۔ اگر ہم اپنے مذہب اسلام ہی کو لیں تو رسولِ اکرم کو بھی امام مہدیؑ سے محبت کرنے اور اُنہیں عزیز رکھنے کی تاکید فرمائی گئی تھی۔ اسلئے اُنکی یاد اور اُن سے ملنے کے اشتیاق میں حضور پاکؐ اکثر آنسو بہایا کرتے تھے حتیٰ کہ اُنکی ہچکی بندھ جایا کرتی تھی۔ غایۃ الحرام جلد 1 میں حدیثِ نبویؐ ہے کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھ سے خطاب فرمایا کیا آپؐ چاہتے ہیں کہ آپؐ کے اوصیاء کا دیدار کراؤں؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا اپنے سامنے دیکھو جب میں نے دیکھا تو اپنے بارہ اوصیاء کی درخشندہ تصویریں تھیں جن میں حضرت امام مہدی المنتظرؑ کی تصویر روشن ستارے کی مانند چمک رہی ہے۔ میں نے عرض کیا خدایا یہ کون ہیں؟ تو خطاب ہوا یہ سب برحق ائمہ ہیں اور جو انکے درمیان زیادہ روشن ہیں یہ میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کرینگے اور میرے جن دشمنوں نے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا ان سے بدلہ لینگے۔ اے محمدؐ اس سے محبت کرو اور اسے دوست رکھو کیونکہ میں اسے پسند کرتا ہوں اور اسے چاہتا ہوں، جو اسے دوست رکھے گا میں اسے دوست رکھوں گا۔ امیر المومنین حضرت علیؑ مشکل کشا بھی اپنے سینے کی طرف اشارہ فرما کر سرد آہ بھرتے اور امام مہدیؑ سے ملاقات کرنے کے شوق کا اظہار فرماتے تھے (اکمال الدین)۔ حضرت علیؑ کا فرمان کہ میرے باپ آپؐ پر فدا ہوں وہ

بہترین میں سے بہترین کا فرزند ہے (شرح نہج البلاغۃ)۔امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ اگر میں آپؑ کے زمانے میں ہوتا تو جب تک زندہ رہتا امام کی خدمت کرتا (بحار الانوار)۔حالانکہ ترتیب اور عمر کے لحاظ سے یہ باتیں کہنے والی ہستیاں بظاہر برتر ہیں لیکن آنے والی ذات کیلئے ہی بہت زیادہ احترام اور محبت کا اظہار کیا گیا۔ہر امام ہر ولی انکا نہ صرف منتظر بلکہ انکی شان ہی بیان کرتا نظر آتا ہے جبکہ اس دوران آنے والے بقیہ اماموں کا تذکرہ اسطرح اور اس شان سے نہیں کیا گیا۔قیامت بھی انکی آمد سے مشروط رکھی گئی ہے اور ہر مذہب میں کہا گیا ہے کہ قیامت آ ہی نہیں سکتی جب تک وہ ظہور نہ کر جائیں۔تمام مذاہب کو ایک جگہ پر جمع کرنے اور باطل کو جڑ سے اکھاڑنے اور دنیا کو امن وسکون اور عدل وانصاف سے بھرنے کا اعزاز بھی انہی کے لئے مخصوص رکھا گیا ہے۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰؑ کا دین مکمل ہو گیا تو انہیں خیال آیا شاید علم کی انتہا یہی ہے جو مجھے ملا لیکن جب اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو انہیں خضرؑ کے پاس جانے کو کہا گیا۔انہوں نے خضرؑ کیساتھ کچھ وقت گزارا لیکن انکے ساتھ نباہ نہ ہو سکا۔خضرؑ سے علیحدہ ہوتے وقت حضرت موسیٰؑ نے اُن سے پوچھا کیا علم کی انتہا یہی ہے جو تمہارے پاس ہے؟ تب حضرت خضرؑ نے انہیں ایک واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ میں کسی دریا کے کنارے سے گزرا، دیکھا کہ ایک بزرگ وہاں لیٹے ہوئے ہیں (اولیاء پر پڑتی تجلیات اور نور کی کرنیں دیکھ کر ولیوں کو ایک دوسرے کی پہچان ہوتی ہے) میں نے انہیں جگایا اور کہا کہ اُٹھ اور میری خدمت کر۔ اُس نے کہا جا اپنی راہ لے۔میں نے کہا اگر تو میری خدمت نہیں کریگا تو میں بستی والوں کو بلا کر انہیں بتا دونگا کہ یہ رجال الغیب میں سے ہے اور لوگ تیرے پیچھے پڑ جائینگے (یاد رہے کہ رجال الغیب سے متعلق اولیاء خود کو لوگوں کی نظروں سے چھپا کر رکھتے ہیں)۔ تب اس بزرگ نے کہا جب بستی کے لوگ آئینگے تو میں انہیں بتا دونگا کہ یہی خضرؑ ہیں اسطرح وہ تیرے پیچھے پڑ جائینگے۔حضرت خضرؑ کہتے ہیں میں بہت حیران ہوا کہ اسکو میرا نام کیسے معلوم ہوا ؟ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس نے مجھ سے کہا کہ اے خضر اب تو مجھے میرا نام بتا، میں نے اپنا سارا علم استعمال کیا لیکن اس شخص کا نام نہ جان سکا۔اسکے بعد وہ شخص میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔میں نے پھر اپنا سارا علم استعمال کیا لیکن اسکو دیکھ نہ پایا۔تب میں اللہ کے حضور مخاطب ہوا کہ اے خدا میں نقیب اولیاء ہوں آج تک کوئی ولی میری نظر سے نہیں چھپ سکا یہ کون ہے جو میری نظروں سے غائب ہو گیا؟ تب اللہ نے فرمایا اے خضر تو ان لوگوں کا نقیب ہے جو مجھ سے محبت کرتے ہیں لیکن یہ اُن لوگوں میں سے تھا جن سے میں محبت کرتا ہوں۔خضرؑ حضرت موسیٰؑ سے فرماتے ہیں ایک دفعہ پھر وہ شخص مجھے ملا، میں نے اس سے پوچھا، کیا علم کی انتہا یہی ہے جو تیرے پاس ہے؟ تب اس نے جواب دیا کہ قربِ قیامت میں ایک

ہستی امام مہدیؑ آئینگے جہاں میرے علم کی انتہا ہے وہاں سے اُنکے علم کی ابتدا ہوگی۔ موسیٰؑ، خضرؑ اور اُس فقیر کے علوم کی انتہا جس ذات کے علم کی ابتدا ہو اسکے علم کا اندازہ لگانا فہم وفراست سے بعید ہے اور جنکے علم کی انتہا کا عالم یہ ہو تو اُس ذات کی حقیقت کو بھلا کون پہچان سکتا ہے؟ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ امام مہدیؑ کی عظمت اور انکی شان و مرتبے کا اندازہ لگانا انسان کے بس میں ممکن نہیں ہے۔ حموینی کا بیان ہے کہ آپکے جسم کا سایہ نہ ہوگا۔ (غایت المقصود)

نصرت فتح علی خان کی گائی ہوئی قوالی **عظمت کعبہ کو ٹھکرانے کا موسم آگیا** میں پڑھے گئے کلام کے متعلق بھی مشہور ہے کہ یہ امام مہدیؑ کے دور کے متعلق لکھا گیا ہے کہ وہ ذاتِ مسیحا ظاہر ہونے کے بعد تمام انسانوں کا قبلہ بن جائیگی اور اس وقت لوگ خانہ کعبہ سے زیادہ اُن کی طرف متوجہ ہونگے۔ صحیح بخاری میں درج مندرجہ ذیل احادیثِ مبارکہ بھی غالباً اسی دور کیلئے کہی گئی ہیں؛

☆ عن ابی هريرةؓ عن النبیؐ قال يخرّب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة . (صحیح بخاری، کتاب المناسک، رقم 1490)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا ! کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کریگا۔

☆ عن ابن عباس عن النبیؐ قال كانّی انظر اسود افحج يقلعها حجراً حجراً . (صحیح بخاری، کتاب المناسک، رقم 1494)

ترجمہ :- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا ! گویا میں اُس کالے بونے آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔

☆ يبايع رجل بين الركن و المقام ولن يستحلوه فلا تسأل عن هلكة احدٍ تجیء الحبشة فيخربونه خراباً لا يعمر بعده ابداً وهم الذين يستخرجون كنزه . (مسند احمد، مستدرک حاکم)

ترجمہ :- نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی کی بیعت رکن اور مقام کے درمیان کی جائیگی اور وہ بیت اللہ میں لڑائی نہیں کرنا چاہینگے (مگر مجبوراً لڑینگے) اسکے بعد سب کی ہلاکت ہوگی پھر حبش آئیں گے اور بیت اللہ کو ویران کرینگے اسکے بعد اسکی تعمیر نہیں ہوگی اور یہی لوگ بیت اللہ کا خزانہ نکالینگے۔ (منتخب کنز العمال، بحوالہ عقیدہ ظہور مہدی از مولانا مفتی نظام الدین شامزی)

امام مہدیؑ کے حواریوں کی فضیلت المستدرک کی اس حدیث میں بیان کی گئی ہے،

☆ عن ابی الطفيل عن محمد بن الحنفية قال كنا عند علی فساله رجل عن المهدی فقال علی هيهات ثم عقد بيده سبعا فقال :ذاک يخرج فی آخر الزمان اذا قال الرجل الله الله قتل فيجمع الله تعالیٰ له

قوما قزع کقزع السحاب یوئلف الله قلوبهم لا یستوحشون الی احد ولا یفرحون باحد یدخل فیهم علی عدة اصحاب بدر لم یسبقهم الاولون ولا یدرکهم الآخرون و علی عدد اصحاب طالوت الذین جاوزوا معه النهر قال ابن الحنفیة : اتریده قلت:نعم قال:انه یخرج من بین هذین لخشبتین قلت لا جرم والله لا ادیمهما حتی اموت فمات بها یعنی بمکة حرسها الله تعالیٰ. (حاکم، المستدرک 4/596 رقم:8659)

ترجمہ :- حضرت ابوالطفیل محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علیؓ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے امام مہدیؑ کے بارے میں پوچھا تو حضرت علیؓ نے فرمایا دور رہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مہدیؑ کا ظہور آخر زمان میں ہوگا (اس وقت) اللہ کا نام لینے والے کو قتل کر دیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دیگا، جسطرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت والفت پیدا کر دیگا۔ یہ نہ تو کسی سے خوفزدہ ہونگے اور نہ کسی انعام کو دیکھ کر خوش ہونگے۔ خلیفہ مہدیؑ کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق (یعنی 313) ہوگی۔ اس جماعت کو ایک ایسی (خاص) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابوالطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ مہدیؑ کا ظہور انہی کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابوالطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہونگا۔ چنانچہ حضرت ابوالطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی۔

مندرجہ بالا کے یہ الفاظ کہ " ایسی فضیلت جو نہ پہلے والوں کو حاصل ہوئی نہ انکے بعد والوں کو ہوگی " کے الفاظ سے امام مہدیؑ کے حواریوں کی فضیلت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

☆ وعن ابی عبیدہ بن الجراح قال سمعت رسولَ الله یقول الله لم یکن نبی بعد نوحٍ الا انذر الدجّال قومه و انی انذر .... الخ (رواہ الترمذی و ابو داؤد). (مشکوٰۃ شریف، کتاب الفتن، رقم 5250)

ترجمہ :- حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ! حضرت نوحؑ کے

بعد کوئی نبی نہیں ہوا مگر اُس نے اپنی قوم کو دجّال سے ڈرایا اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ ہم سے اسکی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا شاید مجھے دیکھنے والا یا میرا کلام سننے والا کوئی اسے پالے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُن دنوں ہمارے دل کیسے ہونگے؟ فرمایا کہ جیسے آج ہیں یا اس سے بہتر۔

مندرجہ بالا حدیث میں بھی امام مہدیؑ کے حواریوں کے دلوں کو اصحابہ کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ امام مہدیؑ کے دور کو بھی سب ادوار سے اعلیٰ کہا گیا ہے جیسا کہ قرآن میں بھی ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

و للآخرة خیر لک من الاولیٰ. (سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر 4، پارہ 30، رکوع 18)

ترجمہ :- اور بیشک تمہارے لئے بعد کا دور پہلے سے بہتر ہے۔

امام مہدیؑ کے متعلق غلط فہمیاں

(1) - حضرت امام مہدیؑ کے متعلق لوگوں کے ذہن میں یہ تاثر ہے کہ وہ دوسرے مذاہب بشمول ہندو، عیسائی اور یہودی مذاہب والوں سے جنگیں لڑینگے اور انہیں قتل و غارت کر کے نیست و نابود کر دینگے۔ جبکہ حقیقت اسکے بالکل برعکس ہے۔ درحقیقت آنے والی ذات کسی ایک مذہب کیلئے نہیں بلکہ خالقِ کائنات کی طرف سے تمام مذاہب کیلئے ہوگی۔ امام مہدیؑ جنکا تذکرہ دنیا کے تمام مذاہب کی کتابوں میں موجود ہے وہ دنیا سے بدی اور نفرت کو مٹا کر دنیا کے تمام مذاہب کے لوگوں کو یکجا کر کے امتِ واحدہ بنا دینگے۔ وہ سب کو اللہ کی پہچان عطا کرینگے۔ وہ اپنی نظر سے اللہ کا ذاتی نور انسانوں کے دلوں میں بانٹیں گے اور تمام لوگ ایک اللہ کے نام پر جمع ہو جائینگے۔ اس دنیا میں آمد سے پہلے روح (یا انسان) کا ایک ہی دین ہوتا ہے۔ دنیا میں موجود جتنے بھی دین ہیں یہ سب انبیاء کے ذریعے اللہ نے قائم کئے (یا لوگوں نے ان تعلیمات کو بگاڑ کر قائم کئے)۔ دنیا میں آنے سے پہلے اوپر عالمِ بالا میں کوئی مسلمان، ہندو، سکھ، عیسائی یا یہودی نہیں ہوتا۔ مگر دنیا میں آنے کے بعد روح جس گھر میں اترتی ہے اس گھر والوں کے مطابق اسکے جسم کا دین (مسلمان، عیسائی، یہودی وغیرہ) بن جاتا ہے۔ امام مہدیؑ کے آنے کے بعد لوگ اپنے اُسی اصل دین کی طرف لوٹ جائینگے جو دنیا میں آمد سے پہلے ہر انسان (یا روح) کا ہوتا ہے۔ ویسے بھی مذہب کا بنیادی مقصد لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا ہے اور لوگ امام مہدیؑ کے ذریعے اُسی اصل دینِ خالص پر جو دنیا میں آنے سے پہلے روح کا ہوتا

ہے، میں داخل ہو کر اللہ سے واصل ہو چکے ہونگے۔ چونکہ اُس ذات نے دنیا کے تمام مذاہب کو ایک کرنا ہے اور کسی کو ایک کرنے کیلئے اُس سے جنگ نہیں لڑی جاتی۔ دراصل انکے پیغام میں ایسی طاقت ہوگی جسکی وجہ سے سارے مذاہب اُنکے قریب آ کر ایک ہو جائینگے۔ انکی تعلیم ایسی ہوگی جو سب ہی کے لئے قابلِ قبول ہوگی اور کسی بھی مذہب کو اُس پر اعتراض نہ ہوگا اور وہ تعلیم اللہ کے عشق و محبت پر مبنی ہوگی جو کہ ہر مذہب میں مشترک ہے۔ انکے دور میں جو لڑائی ہوگی وہ دجال (جو کہ بدی کا نمائندہ ہوگا) کے خلاف ہوگی نہ کہ کسی مذہب کے خلاف اور دجال کو بھی حضرت عیسیٰؑ قتل کرینگے نہ کہ امام مہدیؑ۔ امام مہدیؑ کی واضح اور بڑی نشانیوں میں سے ایک یہ ہوگی کہ ہر مذہب کے لوگ انکے ساتھ ہونگے۔ کیونکہ وہ ذات کسی ایک خاص مذہب کے لئے تشریف نہیں لائے گی بلکہ سب مذاہب کیلئے ہوگی۔

(2) - یہ سوچنا کہ تمام مسلمان امام مہدیؑ کا ساتھ دینگے اور دیگر مذاہب کے تمام لوگ انکی سخت مخالفت کرینگے اور انکا مقابلہ کرینگے، کم علمی ہے۔ کیونکہ وہ ایک ایسی ذات ہے جو اس سے پہلے اس دنیا میں نہیں آئی اور پھر یہ کہ وہ تمام مذاہب اور تمام انسانوں کیلئے ہونگے نہ کہ کسی ایک مذہب یا فرقے کیلئے۔ بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مغربی اقوام جو روحانی طور پر ہم سے زیادہ پیاسی اور سکون کی متلاشی ہیں مسلمانوں کے مقابلے میں اس ہستی کے زیادہ منتظر ہوں اور وہ مسلمانوں کے مقابلے میں اُن پر زیادہ ایمان لائیں۔ اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جو مسلمان اس ہستی پر اِس وقت تو مان رکھتے ہیں اور اُنکی آمد کے منتظر بھی ہیں لیکن انکی آمد پر انہیں پہچان ہی نہ پائیں اور انکے مخالفوں میں شامل ہو جائیں۔ جسطرح حضور پاک کی آمد پر انکا انتظار کرنے والے بے شمار لوگ انہیں پہچان نہ سکے اور انکی شدت سے مخالفت کر کے کافروں میں شامل رہے۔ حالانکہ حضورؐ کی آمد سے پہلے سب آسمانی کتابوں میں آپؐ کی آمد کا تذکرہ موجود تھا اور لوگ اُنکے منتظر بھی تھے لیکن پھر بھی انہیں پہچان نہ سکے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ اُن لوگوں نے آپؐ کی آمد پر ظہور پذیر ہونے والی نشانیوں (گرہن کا لگنا، خانہ کعبہ میں 360 بتوں کا ٹوٹ کر گر جانا، کنکریوں کا کلمہ پڑھنا، چاند کا دو ٹکڑے ہونا وغیرہ) کو نہ صرف جھٹلا دیا بلکہ آپؐ کی تعلیمات پر غور تک کرنے کی زحمت نہیں کی۔ حالانکہ قرآن مجید کی آیات (وحی) کے متعلق اُس دور کے عالموں نے بھی تصدیق کی کہ انسان ایسا کلام نہیں لکھ سکتا اور یہ خدا ہی کا کلام ہے لیکن پھر بھی لوگوں نے اس پر غور تک نہیں کیا اور اپنے پچھلے عقیدے پر ڈٹے رہے اور بالآخر کافروں میں شمار ہوئے۔ یہ سب واقعات ہماری عبرت کیلئے کافی ہیں کیونکہ آج کے دور کا مسلمان بھی اسی طرح کا تنگ نظر انسان نظر آتا ہے جو اپنے عقیدے کے علاوہ کسی اور پر توجہ دینا تو درکنار اس پر غور کرنے تک کو کفر سمجھتا ہے۔ کیا معلوم امام مہدیؑ ہمارے درمیان

کس صورت میں آئینگے اور کیا تعلیم لیکر آئینگے؟ کیونکہ انہیں اپنی تعلیم کے ذریعے مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب کو بھی یک جان کرنا ہے اور ہم تفرقہ بازی اور اپنے عقیدے پر اڑے رہنے کی عادت کی وجہ سے محروم ہی رہ جائیں۔

(3) - بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم احادیث کی روشنی میں امام مہدیؑ کو پہچانیں گے جبکہ کئی احادیث کے اقوال ایک دوسرے سے مختلف ہیں یا آپس میں ٹکراؤ رکھتے ہیں۔ اور کچھ احادیث کو کسی نے مستند تو اِنہی احادیث کو دوسروں نے ضعیف قرار دے رکھا ہے۔ یاد رہے کہ یہ احادیث علماء نے وقتاً فوقتاً پریس سے چھپوائی ہیں جس میں علماء کا اپنا بھی کردار اور اختلاف ہے۔ ہمارے پاس ایسی کوئی حدیث نہیں جو حضور پاکؐ کے زمانے کا نسخہ ہو۔ قرآن کی حفاظت کیلئے اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا تا کہ شیطان آیات میں کچھ رد و بدل نہ کر سکے جبکہ یہ احادیث تو جبریل کی حاضری کے بغیر ہی طبع ہوتی رہی ہیں اور ان احادیث میں انسانی عمل دخل بھی رہا ہے خاص طور پر تراجم میں۔ اسکی ایک مثال آج سے کچھ سال پہلے تک طبع ہونے والی مشکوٰۃ شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے؛

وعن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسولُ اللہ یتبع الدجال من امّتی سبعون الفا علیھم السیجان (رواہ فی شرح السّنۃ) (مشکوٰۃ، کتاب الفتن، رقم 5254)

ترجمہ :- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کہ رسول اللہؐ نے فرمایا! میری امت کے ستر (70) ہزار آدمی دجال کی پیروی کرینگے، ان کے اوپر سبز چادریں ہونگی۔

کچھ عرصہ پہلے تک اس حدیث میں چادروں کا رنگ ہرا لکھا ہوا تھا جو کہ مشکوٰۃ شریف کے باب کتاب الفتن کے کسی بھی پرانے نسخے میں دیکھا جا سکتا ہے۔ لیکن حال ہی میں چھپنے والے بعض نسخوں میں چادروں کا رنگ کالا لکھ دیا گیا ہے۔ یہ صرف ایک مثال ہے اسطرح نہ جانے، کس، کس نے، کس، کس دور میں احادیث کے الفاظ میں اپنے حساب سے رد و بدل کیا ہوگا جسکا ہمیں کوئی علم نہیں۔ اسلئے احادیث کے موجودہ طباعت شدہ نسخوں کو سو فیصدی (یا حرف بہ حرف) درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صرف اس ذات کی <u>تعلیمات</u> اور انکی آمد پر ظہور پذیر ہونے والی <u>نشانیاں</u> ہی قابلِ اعتبار ہونگی۔ <u>ان پر غور کر کے</u> ہی شاید ہم انہیں پہچان پائیں۔

(4) - یہاں ایک اور بات کی وضاحت کر دینا بھی بہت ضروری ہے کہ ہر مسلمان خود کو حضورؐ کا اُمتی سمجھتا ہے، لیکن ہوسکتا ہے وہ اُمتی نہ ہو اور حضور پاکؐ نے اسے خارج اور منافق قرار دے دیا ہو۔ جسطرح حضور پاکؐ کے دور

میں کچھ لوگ کہتے تھے کہ ہم ساری عبادتیں کرینگے لیکن سود کا کاروبار نہیں چھوڑینگے۔ وہ خود کو امتی ہی سمجھتے رہے لیکن حضور نے تو ان کو خارج قرار دے دیا تھا۔ اسی طرح کچھ لوگ کہتے تھے کہ آپؐ ہمارے جیسے انسان ہیں کھاتے پیتے ہیں ،شادیاں کرتے ہیں، آپؐ میں اور ہم میں کیا فرق ہے؟ صرف کتاب آپ پر اتری ہے نا۔ اسلئے اُنکی صرف اتنی تعظیم کرو جتنی اپنے بڑے بھائی کی ہوتی ہے، ایسے لوگ منافق تھے۔ مذکورہ بالا دونوں اقسام کے لوگ آج بھی موجود ہیں اور خود کو امتی بھی سمجھتے ہیں لیکن ہوسکتا ہے حضور پاکؐ کی طرف سے وہ کب کے خوارج اور منافق قرار دے دئے گئے ہوں۔ اسی طرح ہوسکتا ہے، ہم میں سے کوئی نادانستگی میں انکے کسی حکم کی صریح خلاف ورزی کر رہا ہو یا کسی سے کوئی گستاخی سرزد ہوگئی ہو، جس پر حضور پاکؐ نے ہمیں اپنی امت سے خارج کر دیا ہو۔ مثلاً حضور پاکؐ کی ایک حدیث کے الفاظ ہیں کہ **من غش فلیس منا** (جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں) اور **لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا** (جس نے ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کی اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں)۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ جس نے عہد کی پابندی نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں، اور جاہلیت کی سی باتیں کرنے والا ہم میں سے نہیں وغیرہ وغیرہ۔ نبی پاکؐ کا صاف طور پر یہ کہنا کہ وہ ہم میں سے نہیں سے مراد یہی ہے کہ وہ اُنکی امت میں سے نہیں۔ اسکی تصدیق اس طرح بھی ہوسکتی ہے کہ کئی احادیث میں ایک مسلمان کی جو عادات بیان کی گئی ہیں وہ اکثر مسلمانوں میں نظر نہیں آتیں مثلاً؛

☆ **لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهد له .** (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ :- اس شخص کا ایمان نہیں جو امانتدار نہیں اور اس کا دین نہیں جو عہد کا پابند نہیں۔

☆ **لیس المومن بالطعّان ولا باللعّان ولا الفاحش ولا البذی .** (الترغیب والترھیب)

ترجمہ :- طعنے دینے والا، لعنت کرنے والا، بدگو اور زبان دراز مومن نہیں ہے۔

☆ **یطبع المومن علی الخصال کلها الا الخیانة و الکذب .** (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ :- مومن کی طبیعت میں تمام خصلتیں ہوسکتی ہیں سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔ (یعنی مومن جھوٹا اور خائن ہو ہی نہیں سکتا)

اگر آج کے مسلمان کو دیکھا جائے تو ہم میں سے کتنے ہی لوگ ہیں جو اپنے عہد (وعدے یا زبان) کی پابندی نہیں کرتے، طعنے دینے، زبان درازی اور بدگوئی میں کوئی حد نہیں رکھتے۔ اسی طرح جھوٹ بولنے میں بھی ہم اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں ہم ان عادات میں گرفتار ہیں جو کسی مسلمان میں نہیں ہوسکتیں، اور ہوسکتا ہے اسکی وجہ یہ ہو کہ حضور پاکؐ ہمیں کب کا اپنی امت سے خارج کرچکے ہوں۔

سوف تری اذا انجلی الغبار　　　افرس تحتك ام حمار

ترجمہ :- عنقریب جب گرد و غبار چھٹ جائیگا تو تجھے معلوم ہوگا کہ تم گھڑ سوار ہو یا گدھے کے سوار۔

(5) - ایک اور غلط فہمی مسلمانوں میں یہ پائی جاتی ہے کہ دجّال غیر مسلموں میں سے ہوگا جبکہ یہ بھی غلط ہے کیونکہ ایک حدیث میں ہے؛

☆ **وعن عبد الله ابن عمر انّ رسولؐ الله قال رايتنی الليله عند الكعبة فرايت رجلا ادم كاحسن ما انت رآءٍ من ادم الرّجال له لمّة كاحسن ما انت رآءٍ من اللمم قد رجّلها فهی تقطر ماءً متكئًا علیٰ عواتق رجلين يطوف بالبيت فسالت من هٰذا فقالو اهٰذا المسيح ابن مريم قال ثمّ اذا انا برجلٍ جعد قطط اعور العين اليمنیٰ كانّ عينه عنبة طافية كا شبه من رايت من الناس بابن قطن واضعاً يديه علیٰ منكبی رجلين يطوف بالبيت فسالت من هٰذا فقالو هٰذا المسيح الدجال . متفق عليه .** (بخاری، مسلم و مشکوٰۃ)

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ! آج رات کعبے کے پاس میں نے گندمی رنگ کے ایک خوبصورت آدمی کو دیکھا کہ جتنے گندمی رنگ والے آدمی تم نے دیکھے ہیں ان میں سب سے خوبصورت۔ اُسکی لمبی زلفیں ہیں کندھوں تک جتنی لمبی زلفیں تم نے دیکھی ہیں ان میں سب سے خوبصورت کنگھی کی ہوئی تھی اور اُن سے پانی ٹپک رہا تھا، دو آدمیوں کے کندھوں سے سہارا لیکر کعبے کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ مسیح ابنِ مریم ہیں۔ پھر میں نے گھنگریالے بالوں والے ایک کانے آدمی کو دیکھا جسکی آنکھ گویا پھولا ہوا انگور تھی۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے اُن میں سے وہ ابن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ مسیح دجّال ہے (متفق علیہ)۔

نبی کا خواب کبھی جھوٹا نہیں ہوتا لہذا صحیح بخاری، مسلم اور مشکوٰۃ کی اس متفقہ حدیث سے صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ دجال مسلمانوں میں سے ہوگا اور جسطرح حضرت عیسیٰ کعبے کا طواف کر رہے ہیں بالکل اسی طریقے پر وہ بھی طواف کر رہا ہوگا یعنی بظاہر (جسمانی طور پر) مسلمان ہوگا لیکن اندر سے روح کافر ہوگی۔ جسطرح حضور پاکؐ کے دور میں منافق اور خوارج تھے جو بظاہر اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا نظر آتے تھے لیکن درحقیقت اندر سے کافر تھے۔ اسی طرح ایک اور حدیث ہے کہ ستر (70) ہزار عالم دجال کے ہاتھوں پر بیعت کرینگے۔ یہ الفاظ حضور پاکؐ کے ہیں جسکا مطلب ہے کہ وہ علماء مسلمانوں میں سے ہونگے۔ منطقی طور پر دیکھا جائے کہ اگر دجال دوسرے مذہب سے ہوگا تو ایک مسلمان عالم کس طرح جا کر اسکے ہاتھ پر بیعت کریگا۔ ستر (70) ہزار عالم بھی دھوکا کھا کر جسکی بیعت کرینگے وہ یقیناً مسلمانوں میں سے ہی ہوگا اور تاریخِ اسلامی میں اس سے پہلے کئی واقعات ہیں جن میں مسلمانوں میں سے ہی کئی لوگ نبوت اور ولایت کے دعویدار بن کر بڑے بڑے فتنوں اور فرقوں کا سبب بنے اور مسلمانوں میں سے ہی کچھ نے انہیں قبول بھی کیا، جنہیں آج مسلمان خوارج کہتے ہیں۔ جبکہ ان خوارج کا کہنا ہے کہ ہم ہی اصل مسلمان ہیں۔ یہی حال دجال کا ہوگا جو خود کو بہت بڑا مسلمان کہے گا۔ اور جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ وہ اپنے استدراج کی طاقت سے مسلمانوں کو مسحور اور گمراہ کردیگا۔ یہی وجہ ہے کہ ستر (70) ہزار عالم بھی دھوکا کھا جائینگے اور اسے مہدی تسلیم کرتے ہوئے اسکے ہاتھ پر بیعت کرلینگے۔ اس سے یہ اندازہ لگانا بھی مشکل نہیں کہ جب عالم ہی اتنی بڑی تعداد میں دھوکہ کھا جائینگے تو عام مسلمان کا کیا حال ہوگا؟ اسی لئے تمام انبیاء نے اس فتنے سے اپنی امتوں کو ڈرایا۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ انکی آمد سے پیشتر ہی ہمیں وہ کسوٹی بھی حاصل کرنی ہوگی جو امام مہدیؑ کی پہچان میں مددگار ہو۔ اِسکے بغیر اُس ذات کا انتظار کرنا رسک (Risk) سے بھرپور ہوگا پتہ نہیں ہم انہیں پہچان بھی پائیں یا نہیں۔ کیونکہ حضور پاکؐ کی آمد پر بھی اکثریت انہیں پہچاننے سے قاصر رہی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دجال کی ایک واضح پہچان یہ بھی ہوگی کہ دیگر مذاہب کے لوگ امام مہدیؑ سے بغض کی بنا پر دجال سے مل جائینگے لیکن اسکی تعلیمات ایسی نہ ہونگی کہ سب مذاہب کو یکجا کرسکے۔ (جسطرح 09 ستاروں والی جماعت باوجود اپنے عقائد اور نظریاتی اختلافات کے صرف بھٹو کی مخالفت کے ایک نکتے پر متحد ہوگئے تھے اسی طرح تمام مذاہب کی منافق ارواح امام مہدیؑ کی مخالفت میں دجال کیساتھ مل جائینگی)۔

(6) - لوگوں کا خیال ہے کہ امام مہدیؑ اور دجال کا معرکہ اسلام اور دیگر مذاہب کے مابین ایک لڑائی ہے۔ جس میں تمام مسلمان مکمل طور پر امام مہدیؑ کا ساتھ دینگے اور دیگر مذاہب کے تمام لوگ مکمل طور پر دجال کے ساتھ ہونگے

بالکل غلط ہے۔ جبکہ درحقیقت یہ مذاہب کے مابین کوئی لڑائی نہیں بلکہ حق و باطل، نور اور نار، عشق و عقل کے درمیان آخری معرکہ ہے جس میں بالآخر حق غالب آکر ہمیشہ کے لئے چھا جائیگا۔ دراصل حق و باطل کے اس آخری معرکے میں ہر مذہب سے لوگ دو حصّوں میں تقسیم ہوکر ایک امام مہدیؑ اور دوسرا دجّال کا ساتھ دیگا۔ مسلمانوں (بظاہر مسلمان درحقیقت کافر و منافق) میں سے بھی ایک کثیر تعداد دجّال کا ساتھ دیگی اور دیگر مذاہب سے کئی لوگ امام مہدیؑ کا ساتھ دینگے۔ کیونکہ آخری مسیحا کا تصور دیگر تمام مذاہب میں بھی موجود ہے اور اُن مذاہب کے لوگ بھی بے چینی سے اُس آخری مسیحا کے منتظر ہیں۔ اِسکا ثبوت صحیح بخاری کی یہ حدیث ہے؛

عن انس ابن مالک قال قال رسولؐ الله یجیء الدجال حتیٰ ینزل فی ناحیة المدینة . ثم ترجف المدینة ثلاث رجفات فیخرج الیه کلّ کافرٍ وّ منافق . (صحیح بخاری، کتاب الفتن، رقم 1996)

ترجمہ :- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا ! دجّال آئیگا یہاں تک کہ مدینہ منوّرہ کے ایک جانب آ پڑے گا۔ پھر تو مدینہ طیّبہ میں تین جھٹکے آئینگے جنکے باعث ہر کافر اور منافق نکل کر اسکی طرف چلا جائیگا۔

یعنی جب دجّال مدینہ شریف کے قریب آکر پڑاؤ ڈالے گا تو مدینہ شہر کو تین جھٹکے لگیں گے (معلوم نہیں تین جھٹکوں سے نبی پاک کی کیا مراد ہے؟) اور کافر و منافق شہر سے نکل کر دجّال کیساتھ آملیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کچھ مسلمان دجّال کا ساتھ دینگے۔ ایک اور ثبوت نبی پاکؐ کی وہ حدیث بھی ہے کہ میری امّت کے ستّر (70) ہزار عالم دجّال کے ہاتھوں بیعت کرلینگے۔ یہ سب علماءِ سُو ہونگے لیکن علماءِ سُو بھی تو ہم میں سے ہی ہونگے نہ کہ الگ سے آسمان سے اترینگے۔ جب عالموں کی تعداد ستّر (70) ہزار سے زائد ہوگی تو عوام کی تعداد کا کیا اندازہ ہوگا؟ مندرجہ بالا میں دجّال کے خانہ کعبہ کا طواف کرنے سے متعلق حدیثِ نبوی کے علاوہ بھی بے شمار احادیث ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دجّال بھی مسلمانوں میں سے خروج کریگا۔ اسلئے لازماً مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد بھی گمراہ ہوکر اسکا ساتھ دیگی۔ اسلئے کہ یہ مذاہب کے مابین یعنی اسلام اور دیگر مذاہب کی جنگ نہیں ہوگی بلکہ حق و باطل کا آخری معرکہ ہوگا جسکا بیان حضرت آدمؑ سے لیکر خاتم الانبیاء سمیت ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کرتے آئے ہیں اور جسکا تذکرہ ہر آسمانی کتاب میں موجود ہے۔ اسلئے اتنے اہم واقعے کو محض اتنے چھوٹے پیرائے میں دیکھنا کہ یہ مذاہب کی جنگ ہوگی درست نہیں۔ اور ویسے بھی انبیاء کے ذریعے نافذ ہونے والے تمام مذاہب برحق ہیں (اگر انکی تعلیم میں تحریف نہ کی گئی

ہو) جبکہ مذاہب کی تعلیم میں تحریف تو ہر امت کے لوگوں نے کی ہے۔ مسلمانوں کی بہتر (72) فرقوں میں تقسیم اس بات کا ثبوت ہے کہ دینِ اسلام میں بھی نبی پاکؐ کی اصل تعلیم میں تحریف کی جاچکی ہے۔

اس معرکے میں دونوں جانب تمام مذاہب کے لوگ شامل ہونگے جو روزِ ازل اللہ سے کیے ہوئے الست بربکم کے وعدے کے مطابق الگ الگ حق یا باطل کا ساتھ دینگے۔ اس بات کو اسطرح بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ جن لوگوں نے انبیاء یا اولیاء کے ہاتھوں اسلام قبول کیا وہ پیدا تو کافروں کے گھر میں ہوئے لیکن اندر سے انکی ارواح کافر نہ تھیں اسلیے حق کی دعوت ملتے ہی اسکی طرف کھنچی چلی آئیں اور بعد ازاں بلند مراتب بھی حاصل کیے۔ اسکے برعکس مسلمانوں کے اندر فتنوں کے ذریعے بننے والے فرقوں کی طرف جانے والے لوگ پیدا تو مسلمانوں کے گھر میں ہوئے لیکن اندر سے ارواح کافر ہونے کے باعث کسی بہانے حق سے دور کردیئے گئے۔ امام مہدیؑ کے ظہور کے بعد دنیا چونکہ اپنے اختتام پر پہنچے گی اور دنیا کا وجود ختم ہوجائے گا اور سارے انسان الستُ بربکم کے وعدے کے مطابق اپنی اپنی جزا اور سزا پائینگے۔ البتہ قرآن واحادیث کی روشنی میں یہ بات ہم سو فیصد یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ آخری مسیحا امام مہدیؑ کا ظہور مسلمانوں میں سے ہوگا اور یہ دینِ اسلام کیلیے ایک اور بہت بڑا اعزاز ہوگا۔

(7) - ایک اور خیال مسلمانوں میں عام پایا جاتا ہے کہ امام مہدی کی آمد پر جب بڑی نشانیاں جیسا کہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور آسمان سے اُنکی آمد کا اعلان ہونا (جسے ساری دنیا اپنی اپنی زبانوں میں سن سکے گی) ظاہر ہونگی تو ہم انہیں پہچان کر اُن پر ایمان لے آئینگے۔ لیکن ہوسکتا ہے اس سے پہلے قضا وقدر اور توبہ کے دروازے ہی بند کردئے جائیں جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے؛

1) - یوم یاتی بعض ایٰتِ ربّک لا ینفع نفساً اِیمانھا لم تکن اٰمنت من قبل او کسبت فیٓ ایمانھا خیراً ط . (سورۃ الانعام، آیت نمبر 159، پارہ 8، رکوع 7)

ترجمہ :- جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئیگی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دیگا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔

2) - قل یوم الفتح لا ینفع الّذینَ کفرو ایمانھم ولا ھم یُنظرون . (سورۃ السجدۃ، آیت نمبر 29، پارہ 21، رکوع 16)

ترجمہ :- فرمادیجئے کہ فتح کے دن کافروں کو انکا ایمان لانا نفع نہ دیگا اور نہ ہی انکی طرف نظر کی جائیگی۔ (فتح کے لغوی

معنیٰ کھلنا ہے یعنی غیب کا دروازہ کھلے گا اور امام ظاہر ہو جائینگے)

امام جعفر صادقؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں یوم الفتح (فتح کے دن) سے مراد ہے وہ دن جس دن دنیا کو قائم آلِ محمد فتح کرینگے اور جو شخص اس روز سے پہلے اُن پر ایمان نہ رکھتا تھا عین اس دن اسکا ایمان لانا اسے کوئی فائدہ نہ دے سکے گا۔ لیکن جو شخص اس سے پہلے ان کی امامت کا یقین رکھتا تھا اور ان کے ظہور کا منتظر تھا پس اللہ عزوجل اسی مومن شخص کی قدر اور شان بڑھائے گا۔

3) - لا تقوم الساعة حتیٰ تقتتل فئتان عظیمتان یکون .... الخ .

(صحیح بخاری، کتاب الفتن، رقم 1994) (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم 1426)

ترجمہ :- ....اور جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ چنانچہ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئینگے لیکن اسوقت کا ایمان لانا کسی کو نفع نہ دیگا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو............الخ

4) - حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ جب قیامت کی علامات میں سے پہلی علامت ظاہر ہوگی تو اس پر قضاو قدر کی قلمیں پھینک دی جائینگی اور کراماً کاتبین فارغ ہو جائینگے اور اجسام اپنے اعمال کی خود گواہی دینگے۔

(فیوض الرحمان اردو ترجمہ روح البیان پارہ 8، سورۃ الانعام، آیت نمبر 158)

5) - اور جب دابۃ الارض کا عمل درآمد شروع ہوگا تو بابِ توبہ بند ہو جائیگا اور اس وقت کسی کا ایمان لانا کارگر نہ ہوگا۔

(مشکواۃ المصابیح، از علامہ بغوی)

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ لوگوں کو اُس وقت سے پہلے ہی امام مہدی کو پہچاننا اور اُن پر ایمان لانا ہوگا بعد میں اُن پر ایمان لانا کسی کام نہیں آیئگا۔ یاد رہے کہ اُنکی دنیا میں آمد تین ادوار پر مشتمل ہوگی۔ ایک وہ دور جس میں وہ پہلی بار دنیا میں تشریف لائینگے اور اپنے مشن کی تبلیغ فرمائینگے۔ دوسرا وہ دور جس میں وہ غیبت (روپوشی) اختیار کرلینگے ، اپنی کسی حکمت کے تحت، جسے امراللہ یا خدا کا بھید کہا گیا ہے۔ اس عرصے کے دوران وہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہینگے اور لوگ اُنکے متعلق غلط فہمیوں کا شکار ہو جائینگے حتیٰ کہ اُنکے ماننے والے بھی اُنکی واپسی پر مشکوک ہو کر تقسیم ہو جائینگے۔ تیسرا اور آخری دور جب وہ اپنی روپوشی ترک کر کے دوبارہ دنیا کے سامنے ظہور فرمائینگے۔ مذکورہ بالا دو (2)

ادوار میں تو توبہ اور ایمان لانے کی اجازت ہوگی جبکہ تیسرے دور میں جب امام پوری شان و شوکت کیساتھ ظہور فرما چکے ہونگے اور قیامت کی بڑی بڑی اور کھلی نشانیاں ظاہر ہو رہی ہونگی، کسی کی توبہ قبول نہ کی جائیگی۔

امام مہدیؑ کی پہچان

خالق کائنات جب انبیاء یا کسی خاص الخاص ہستی کو اس دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو پچھلی آسمانی کتابوں میں درج روایات کے ساتھ ساتھ کچھ نشانیاں بھی لوگوں کیلئے ظاہر کرتا ہے۔ روایات کے ذریعے پہچان صرف خاص یا اہل علم حضرات ہی لگا سکتے ہیں لیکن عوام (یا عام لوگوں) کو متوجہ کرنے اور انکی اطلاع کیلئے کچھ نشانیاں بھی ظاہر فرماتا ہے جسطرح حضورؐ کی آمد پر کعبہ میں موجود 360 بت گر کر خود بخود ٹوٹ گئے تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کی آمد پر یروشلم کی سمت آسمانوں پر ایک ستارہ چمکا تھا جسکو دیکھ کر اُس دور کے نیک لوگوں کو انکی آمد کا پتہ چلا اور وہ یروشلم کی جانب روانہ ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کی پیدائش کے روز نجومیوں نے آسمان پر ایک علامت دیکھ کر نمرود کو مشورہ دیا تھا کہ تارح (حضرت ابراہیمؑ کے والد) کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا ہے اسے قتل کردے چنانچہ وہ اُنکے قتل کے درپے ہوا مگر انکے والد نے حضرت ابراہیمؑ کے بدلے اپنے ایک غلام کا بچہ دیکر اُنہیں بچا لیا تھا۔

دنیا کے سارے مذاہب میں آخری مصلح اعظم کی آمد کا تذکرہ تو مشترک ہے لیکن اُسکی تفصیلات اور روایات میں فرق ہے۔ جسطرح اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کردی گئی بالکل اِسی طرح اس مصلح اعظم کی آمد سے متعلق روایات میں بھی بہت زیادہ اور بنیادی تبدیلیاں کردی گئیں ہیں۔ روایات میں بہت زیادہ اختلاف اور ٹکراؤ کے باعث اِس وقت بنی نوع انسان کے لئے بظاہر اُس ذات کو پہچاننا بہت ہی مشکل ہوگا لیکن قادر مطلق اس عظیم الشان ہستی کی آمد پر کچھ ایسی نشانیاں بھی ضرور ظاہر فرمائے گا جن سے کہ اس ذات عالیشان کی واضح پہچان ہو سکے گی۔ یاد رہے کہ اللہ کی نشانیاں اُسکے قانون (روایات اور احادیث) سے بالاتر ہوتی ہیں۔ کیونکہ احادیث اور روایات میں تبدیلی کی جاسکتی ہے لیکن یہ نشانیاں انسان اور شیطان دونوں کی پہنچ سے دور ہوتی ہیں اور ان میں تبدیلی لانا غیر اللہ کے لئے ممکن نہیں۔ اللہ کی یہ نشانیاں مارشل لاء کا درجہ رکھتی ہیں جو کہ موجود ہر قانون سے بالاتر ہوتا ہے اور جسطرح مارشل لاء آنے کے بعد ہر قانون معطل ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح ان نشانیوں کے آنے کے بعد ہر روایت معطل ہو جاتی ہے اور یہ نشانیاں ہر روایت پر برتری پا جاتی ہیں۔ یہ نشانیاں ایسی ہوتی ہیں جن پر بنی نوع انسانی کا کوئی اختیار نہیں ہوتا ہے۔ لہٰذا اب ان

نشانیوں کے ذریعے ہی اُس ذات عالیشان کی شناخت ہو سکے گی۔ اور یہ نشانیاں سب مذاہب کے لئے مشترک ہونگی اور ہر شخص کو انہیں قبول کرنا ہوگا اور جو لوگ اپنی روایات پر اڑے رہینگے وہ اس ذات سے محروم ہی رہینگے۔ نشانیاں اس قادرِ مطلق کی آخری حجت ہوتی ہیں اور جو اِن نشانیوں کے نہ صرف منکر بلکہ اس پر غور تک کرنے کے روادار نہیں ہوتے وہ تو محرومِ ذات ہی رہتے ہیں۔ اُس آخری مسیح الزماں جیسی ہستی اس سے پہلے نہ کبھی دنیا میں آئی اور نہ اُنکے بعد آئیگی اسلئے یقیناً انکی آمد پر نشانیاں بھی ایسی ہونگی جو اس سے پہلے کسی کے لئے نہ آئی ہونگی۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے بارے میں قرآن مجید میں مندرجہ ذیل آیات موجود ہیں:

1) - ذالک ومن یعظم شعاء راللہ فانھا من تقوی القلوب۔ (سورۃ حج، آیت نمبر 32، پارہ 17، رکوع 11)

ترجمہ :- بات یہ ہے اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔ (یعنی اگر تم اپنے دلوں کو پرہیز گار رکھنا چاہتے ہو تو اللہ کی ان نشانیوں کی عزت و تعظیم بجالاؤ)۔

2) - والّذین ھم عن ایٰتنا غٰفلون o اولٰٓئک ما وٰھم النّار بما کانو ایکسبون o (سورۃ یونس، آیت نمبر 8,7 ، پارہ 11، رکوع 6)

ترجمہ :- اور وہ جو ہماری نشانیوں سے غفلت کرتے ہیں ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے بسبب اسکے جو وہ کرتے تھے۔

3) - بل ھو ایٰت بیّنٰت فی صدور الّذین اوتوا العلم ط وما یجحد بایٰتنا الّا الظّٰلمون o

(سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 49، پارہ 21، رکوع 1)

ترجمہ :- بلکہ وہ کھلی نشانیاں ہیں انکے سینوں میں جنکو علم دیا گیا (بتایا گیا) اور ہماری نشانیوں کا ظالم ہی انکار کرتے ہیں۔

4) - وما تاتیھم مّن ایۃ ربّھم الّا کانو عنھا معرضین o فقد کذّبو ابالحقّ لمّا جاءھم ط (سورۃ الانعام، آیت نمبر 4-5، پارہ 7، رکوع 7)

ترجمہ :- اور جب بھی انکے پاس انکے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ تو بیشک انہوں نے حق کو جھٹلا دیا جب بھی وہ انکے پاس آیا۔

5) - ھو الّذی جعل الشّمس ضیاءً وّ القمر نوراً وّ قدّرہ منازل لتعلمو عدد السّنین و الحساب ط ما خلق اللہ ذٰلک الّا بالحق ج (سورۃ یونس، آیت نمبر 5 ، پارہ 11، رکوع 6)

ترجمہ :- وہی ہے جس نے سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اسکے لئے منزلیں ٹھہرائیں کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب

جانو اللہ نے انہیں نہ بنایا مگر حق کی نشانیاں۔ (یعنی چاند اور سورج کو اللہ تعالیٰ نے حق کی نشانیاں بنایا ہے)۔

6) - اقتربتِ السّاعة وانشق القمر O وان یّروا ایةً یّعرضوا ویقولوا سحر مّستمرّ O وکذّبوا واتّبعوآ اھواءَ ھم۔ (سورۃ القمر، آیت نمبر 1، 2، 3 پارہ 27، رکوع 8)

ترجمہ :- ساعت قریب آگئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو جادو جاری کیا گیا ہے۔ انہوں نے جھٹلا دیا اور اپنی خواہشاتِ نفس کی پیروی کی۔

7) - فقد جآءَ کم بیّنة مّن رّبّکم و ھدًی وّ رحمة ج فمن اظلم ممّن کذّبَ بایٰتِ اللہ و صدف عنھا ط سنجزی الّذین یصدفونَ عن ایٰتنا سوٓءَ العذاب بما کانوا یصدفون۔ (سورۃ الانعام، آیت نمبر 158، پارہ 8، رکوع 7)

ترجمہ :- پس بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلی نشانی، ہدایت اور رحمت آئی۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلا دیا اور ان سے منہ پھیرا۔ ہم عنقریب انکو جو ہماری نشانیوں سے منہ پھیرتے ہیں برے عذاب کا بدلہ انکے منہ پھیرنے کی وجہ سے دینگے۔

8) - فلمّا جآءَ ھم مّوسیٰ بایٰتنا بیّنتٍ قالو ما ھذآ سحر مّفترًی وّ ما سمعنا بھٰذا فیٓ ا بآئنا الاوّلین o (سورۃ القصص، آیت نمبر 36، پارہ 20، رکوع 7)

ترجمہ :- پھر جب موسیٰ انکے پاس ہماری روشن نشانیاں لیکر آئے تو انہوں نے کہا یہ گھڑا ہوا جادو ہے۔ ہم نے اسکے بارے میں اپنے گذشتہ آباؤاجداد سے نہیں سنا۔

بعض اولیاء اللہ اور مفسرینِ کرام کے مطابق مندرجہ ذیل آیات بالخصوص امام مہدیؑ کی آمد پر ظہور پذیر ہونے والی نشانیوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

9) - سنریھم ایٰتنا فی الاٰفاقِ و فیٓ انفسھم حتّیٰ یتبیّن لھم انّه الحق ط (سورۃ حٰم السجدہ، آیت نمبر 53، پارہ 25، رکوع 1)

ترجمہ :- عنقریب ہم انکو اپنی نشانیاں دکھائینگے کائنات میں اور انکے اپنے وجود میں یہانتک کہ ان پر مکمل واضح ہو جائیگا کہ بے شک وہ حق ہے۔

10) - والّذین کفروا بایٰت اللہ ولقآئہٖ اولٰئک یئسوا من رّحمتی و اولٰئک لھم عذاب الیم o

(سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 23، پارہ 20، رکوع 15)

ترجمہ :- اور جنہوں نے اللہ کی نشانیوں اور اسکی ملاقات کا انکار کیا وہ میری رحمت سے ناامید ہوگئے اور انکے لئے دردناک عذاب ہے۔

11) - ھل ینظرون الا ان تاتیھم الملٰئکۃُ او یاتی ربُّک او یاتی بعض ایٰت ربّک ط یوم یاتی بعضُ ایٰتِ ربّک لا ینفع نفساً اِیمانھا لم تکن اٰمنت من قبل او کسبت فیؔ ایمانھا خیراً ط قلِ انتظروٓا انّا منتظرون .

(سورۃ الانعام، آیت نمبر 159، پارہ 8، رکوع 7)

ترجمہ :- وہ کیا انتظار کرتے ہیں مگر یہ کہ انکے پاس فرشتے آئیں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی بعض نشانیاں آئیں۔ جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں آئینگی تو کسی کو اسکا ایمان لانا نفع نہ دیگا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا۔ فرمادیجئے تم انتظار کرو بیشک ہم سب انتظار کرنے والے ہیں۔

ومن کان فی ھٰذہٖٓ اعمٰی فھوَ فی الاٰخرۃِ اعمٰی و اضلُّ سبیلاً 0 (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 72، پارہ 15، رکوع 8)

ترجمہ :- اور جو اس دنیا میں اندھا ہوا پس وہ آخرت میں بھی اندھا اور گمراہ ہے۔

لہٰذا سمجھدار اور عقلمند وہی ہیں جو اللہ کی اِن نشانیوں کے منتظر رہیں اور اُن پر غور کر کے اپنے امام کو پہچانیں۔ ورنہ روایات کے اختلافات میں پڑ کر وہ محروم ہی رہ جائینگے۔

امام مہدیؑ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

(1) - من لم یعرف امام زمانہ فقدمات میتۃ جاھلیۃ (حدیثِ نبویؐ)

ترجمہ :- جس شخص نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(2) - عن علیؓ عن النبیؐ قال لو لم یبق من الدھر الا یوم لیبعث اللہ رجلا من اھل بیتی یملا ھا عدلا کما ملئت جورا . (ابوداؤد، السنن 4 : 107، رقم 4283)

ترجمہ :- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا ! اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے گا

(تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز فرما دیگا اور) میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (مہدیؓ) کو پیدا فرمائیگا جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دینگے جسطرح وہ (ان سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔

(3) - عن حذیفةؓ قال قال رسولؐ اللہ المھدی رجل من ولدی وجھہ کالکوکب الدرّی. (الحاوی للفتاوی)

ترجمہ :- حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ! حضرت امام مہدی علیہ السلام میری اولاد میں سے ایک مرد ہوگا، جس کا چہرہ اس ستارہ کی مانند ہوگا جو موتی کی طرح چمک رہا ہے۔

(4) - عن عبداللہ ابن عمرؓ قال قال رسولؐ اللہ یخرج المھدی وعلی راسہ غمامة فیھا مناد ینادی ھذا المھدی خلیفة اللہ فاتّبعوہ. (الحاوی للفتاوی)

ترجمہ :- حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام اس حال میں ظہور کرینگے کہ آپ کے سر مبارک پر بادل سایہ فگن ہوگا اور اس میں ایک پکارنے والا پکارے گا " یہ مہدی اللہ کا خلیفہ ہے اسکی اتباع کرو"

(5) - عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسولؐ اللہ المھدی منی اجلی الجبھة اقنی الانف یملا الارض قسطا و عدلا کما ملئت ظلما و جورا و یملک سبع سنین. (ابوداؤد، السنن 4 : 107، رقم 4285)

ترجمہ :- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ! مہدی مجھ سے ہونگے ۔ اُنکا چہرہ خوب نورانی، چمکدار اور ناک ستواں وبلند ہوگی ۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینگے جسطرح پہلے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

(6) - عن جابرؓ قال قال رسولؐ اللہ یکون فی آخر امتی خلیفة یحثی المال حثیا و لا یعدہ عدا . (سیوطی، الحاوی للفتاوی)

ترجمہ :- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ! میری امّت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال لبالب بھر بھر کے دیگا اور اسے شمار نہیں کریگا۔

(7) - عن جابرؓ عن النبیؐ قال یکون فی امتی خلیفة یحثی المال فی الناس حثیا لا یعدہ عدا ثم قال والذی نفسی بیدہ لیعودن . (حاکم، المستدرک 4 : 501، رقم 8400)

ترجمہ :- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ! میری امّت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال

لبالب بھر بھر کے تقسیم کریگا اور اسے شمار نہیں کریگا۔

مندرجہ بالا دونوں احادیث میں مال سے مراد ضروری نہیں کہ مال و متاع دنیا ہو بلکہ دل کی دولت مراد ہو جیسا کہ احادیث میں ہے کہ اصل تونگری دل کی غناءِ (دل کی امیری) ہے۔ اور امام مہدیؑ دلوں کی دولت بے شمار تقسیم فرمائینگے اور ہر دل غنی ہوگا۔ اسکی ایک اور دلیل یہ ہے کہ انکی آمد سے پہلے دنیا تباہی سے دوچار ہو چکی ہوگی اور زندہ رہ جانے والوں کے دلوں سے دنیا کی محبت ختم ہو چکی ہوگی اور انکا دھیان دنیا کے بجائے خدائے تعالیٰ کی جانب ہوگا اور امام مہدیؑ بے حساب لوگوں کو دینِ الہیٰ میں داخل کر کے انہیں اللہ سے واصل کرینگے۔ بے شمار، بے حساب اور لبالب کے الفاظ اسلیئے استعمال ہوئے ہیں کہ حضرت آدمؑ سے لے کر انکے ظہور تک اس سے پہلے لوگوں کو اللہ سے واصل کرنے کی ایسی کوئی مثال کسی نبی یا ولی کے حصے میں نہیں آئی ہوگی۔

(8) عن ام سلمہؓ زوج النبیؐ قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اهل المدینة ها ربا الی مکة فیاتیه ناس من اهل مکة فیخرجونه وهو کاره فیبایعونه بین الرکن و المقام و یعث الیه بعث من الشام فیخسف بهم بالبیداء بین مکة و المدینة فاذا رائی الناس ذالک اتاه ابدال الشام و عصائب اهل العراق فیبایعونه ثم ینشو رجل من قریش اخواله کلب فیبعث الیهم بعثا فیظهرون علیهم و ذالک کلب و الخیبة لمن لم یشهد غنیمة کلب فیقسم المال و یعمل فی الناس بسنة نبیه ویلقی الاسلام بجرانه الی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی و یصلی علیه المسلمون . (ابوداؤد، سنن 1074، رقم 4286)

ترجمہ :- حضرت ام سلمہؓ رسول اللہؐ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک بادشاہ کی وفات پر (جانشینی کے معاملے میں) اختلاف ہوگا۔ ایک شخص مدینہ سے مکہ چلا جائیگا۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدیؑ پہچان لینگے) انکے پاس آئینگے اور انہیں گھر (بیت) سے نکال کر رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیمؑ کے درمیان ان سے بیعت ہو جائینگے۔ پھر ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کیلیئے روانہ ہوگا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین میں دھنسا دیا جائیگا۔ اسکے بعد شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپؑ سے بیعت ہو جائینگے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص جسکی ننہال قبیلہ کلب میں سے ہوگی خلیفہ مہدی اور انکے اعوان و انصار سے جنگ کیلیئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہونگے یہی

(جنگ) کلب ہے۔اور خسارہ ہے اس شخص کیلئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو۔خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کرینگے اور لوگوں کو انکے نبی کی سنت پر چلائینگے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائیگا۔امام مہدیؑ دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال اس دنیا میں رہینگے۔

مندرجہ بالا حدیث کے علاوہ بے شمار دیگر احادیث میں امام مہدیؑ کا ظہور خانہ کعبہ سے ہونے کا ذکر ملتا ہے جن میں اُنکی بیعت خانہ کعبہ کے رکن اور مقامِ (ابراہیم) کے درمیان کرنے کا ذکر ہے۔کئی مفسرین نے ان احادیث میں رکن سے مراد رکنِ یمانی بتایا ہے۔یاد رہے کہ خانہ کعبہ کے چاروں کونوں کے نام اس طرح ہیں رکنِ عراقی، رکنِ شامی، رکنِ یمانی اور حجرِ اسود۔ان تمام احادیث میں بیعت کرنے کے مقام کو صراحت کیساتھ بیان کیا گیا ہے کہ وہ رُکن اور مقام کے درمیان ہوگی۔یعنی صرف یہ نہیں کہا گیا کہ بیعت خانہ کعبہ کے اندر ہوگی بلکہ مخصوص اُسی جگہ کا بار بار ذکر ہے۔اس سے اس بات کو بھی تقویت ملتی ہے کہ خانہ کعبہ کے اس حصے (رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان) کو اُس دور میں کوئی خصوصی اہمیت حاصل رہیگی۔

(9) - عن عن ام سلمہؓ قالت قال رسولؐ الله یبایع رجل من امتی بین الرکن و المقام کعدة اهل بدر فیاتیه عصب العراق و ابدال الشام . (حاکم، المستدرک، 4 : 478، رقم 8328)

ترجمہ :- حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میری امت کے ایک شخص سے رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد کے مثل (یعنی 313) افراد بیعت کرینگے۔بعدازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئینگے۔

مندرجہ بالا کے علاوہ کئی احادیث میں ایک جماعت کا (کہیں اسکی تعداد بمثل اہلِ بدر 313 بتائی گئی ہے) آپؑ کو پہچان کر رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت ہونے کا ذکر ملتا ہے۔یاد رہے کہ پہچان وہی کر سکتا ہے جس نے پہلے سے دیکھا ہوا ہو۔دراصل یہ اُنہی لوگوں کیلئے ہے جو امام مہدیؑ کی غیبت (روپوشی) سے قبل کے فیض یافتہ ہونگے۔جنکی تعداد روایات کے مطابق گھٹتے گھٹتے 313 یا 40 رہ جائیگی جو امام کی واپسی کے حقیقی قائل و منتظر ہونگے۔وہ امام کی دوبارہ آمد پر انہیں فوراً پہچان لینگے اور اُن سے بیعت ہو جائینگے۔اسی طرح احادیث میں یہ نہیں کہا گیا کہ خانہ کعبہ میں موجود سب لوگ انکی بیعت کرینگے بلکہ صرف ایک جماعت کے بیعت ہونے کا ذکر ہے

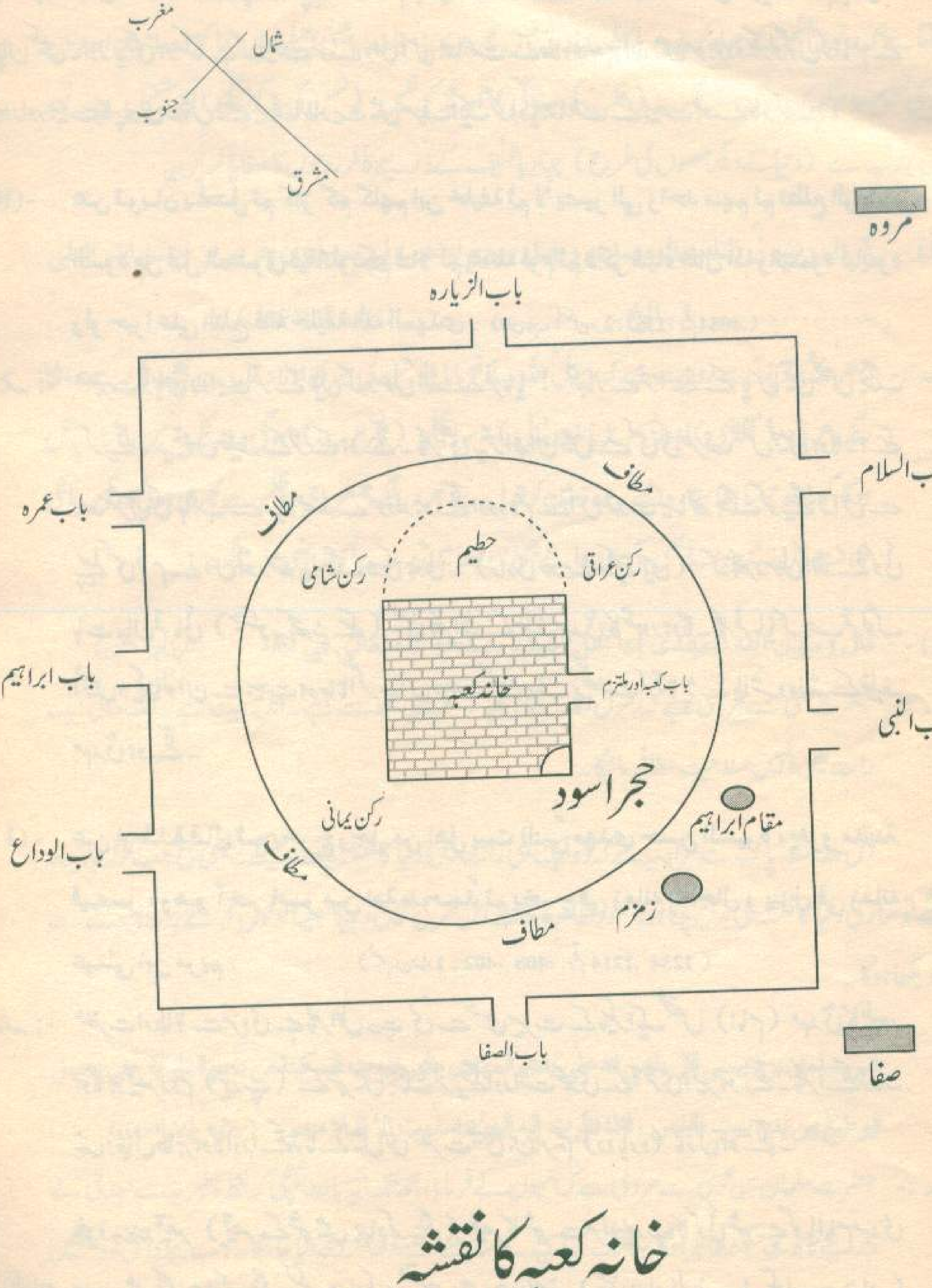

خانہ کعبہ کا نقشہ

جبکہ کعبۃ اللہ میں موجود دیگر لوگ چونکہ پہلے سے امام مہدیؑ سے وابستہ نہ ہونگے اسلیئے وہ انہیں بحیثیت امام مہدیؑ نہ پہچان سکیں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بیعت کرنے والی اُس جماعت کے علاوہ کعبۃ اللہ میں موجود دیگر لوگوں کو امام کے ظہور اور بیعت کا پتہ ہی نہ چل سکے کیونکہ احادیث میں صرف ایک گروہ یا جماعت کے بیعت ہونے کا ذکر ہے۔

(10)- عن ثوبانؓ يقتتل ثم كنز كم كلهم ابن خليفة ثم لا يصير الى واحد منهم ثم تطلع الرايات السود من قبل المشرق فيقاتلونكم قتالا لم يقاتله قوم ثم ذكر شياءً فقال اذا رائيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فانه خليفة الله المهدى. (ابن ماجہ، السنن، 2: 1367، رقم 4084)

ترجمہ :- حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ! تمہارے خزانے کے پاس تین شخص جنگ کرینگے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہونگے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اسکے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہونگے اور وہ تم سے اس شدت کیساتھ جنگ کرینگے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہؐ نے کوئی بات بیان فرمائی (جسکو یہ سمجھ نہ سکے) یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت ہوجانا اگرچہ اس بیعت کیلیئے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدیؑ ہونگے۔

(11) - عن ارطاة قال ثم يخرج رجل من اهل بيت النبىؐ مهدى حسن السيره ، يغزو مدينة قيصر ، وهو آخر امير من امة محمدؐ ثم يخرج فى زمانه الدجال و ينزل فى زمانه عيسىٰ ابن مريم . (نعیم بن حماد 1 : 402، 408، رقم 1214, 1234)

ترجمہ :- حضرت ارطاۃ سے مروی ہے پھر اہلِ بیتِ نبیؐ سے حسن سیرت کے پیکر ایک شخص (امام) مہدیؑ کا ظہور ہوگا جو قیصر روم (یورپ) کے شہر میں جنگ کرینگے اور امت محمدی کے آخری امیر ہونگے۔ پھر انکے زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا اور انکے زمانے میں ہی حضرت عیسیٰؑ بن مریم (دوبارہ) نازل ہونگے۔

یغزو مدینۃ قیصر (قیصر کے شہر میں جہاد کرینگے) قیصر کا شہر سے مراد یورپ کا کوئی شہر ہے گویا امام مہدی علیہ السلام یورپ میں بھی جہاد کرینگے۔ لیکن جہاد کی دو قسمیں ہیں جہادِ اصغر (یعنی جہاد بالسیف یا تلوار سے جہاد)

اور جہادِ اکبر (یعنی جہاد بالنفس یا اپنے نفس سے جہاد) ۔حدیث میں یہ صراحت نہیں ہے کہ وہ کونسا جہاد کرینگے ہوسکتا ہے کہ دونوں قسم کے جہاد کریں، پہلے جہاد بالنفس پھر جہاد بالسیف ۔یعنی پہلے وہاں جا کر روحانیت اور دینِ الٰہی کی تعلیم عام کریں جو کہ تصفیہ قلب (قلب کی صفائی) اور تذکیہ نفس (نفس کی پاکیزگی) پر مشتمل ہے۔ بعد ازاں یورپ سے (دنیا کے دیگر حصوں کی طرح) جہادِ بالسیف کے ذریعے کافر روحوں کا صفایا کریں۔

(12) - قال رسولؐ اللہ المھدی رجل من ولدی ، لونہ لون عربی و جسمہ اسرائیلی .... الخ . (سیوطی، الحاوی للفتاوی)

ترجمہ :- حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ! مہدی میری اولاد میں سے ایک مرد ہے۔ انکا رنگ عربی (گندمی) اور جسم (یا خدوخال) اسرائیلی (غیر عرب) ہوگی۔ انکے دائیں رخسار پہ تل ہوگا گویا وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دینگے جسطرح وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔ انکی خلافت میں زمین والے بھی، آسمان والے بھی اور فضا میں پرندے بھی راضی ہونگے۔

(13) - قال رسولؐ اللہ المھدی منا اھل البیت یصلحہ اللہ تعالیٰ فی لیلۃ . (ابنِ ماجہ، السنن)

ترجمہ :- حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ! مہدی مجھ سے ہے۔ اہلِ بیت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک رات میں انہیں صلاحیت عطا فرمائیگا۔

اس حدیثِ پاک سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک ہی رات میں دنیا کا نقشہ پلٹ دینگے۔ یعنی صبح جب لوگ بیدار ہونگے تو ساری دنیا کا نقشہ ہی بدل چکا ہوگا اور نظامِ کائنات اس طرح نہیں رہیگا جیسا لوگوں کہ نے رات سونے سے قبل دیکھا ہوگا۔

(14) عن سلمان بن عیسی قال بلغنی انہ علی یدی المھدی یظھر تابوت السکینۃ من بحیرۃ طبریۃ حتی یحمل فیوضع بین یدیہ بیت مقدس ، فاذا نظرت الیہ الیھود اسلمت الا قلیلا منھم . (سیوطی، الحاوی للفتاوی)

ترجمہ :- حضرت سلمان بن عیسی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا، مجھ تک یہ بات پہنچی کہ بحیرہ طبریہ سے مہدیؑ کے ذریعے تابوتِ سکینہ ظاہر ہوگا یہانتک کہ آپؑ کے سامنے اسے اٹھا کر رکھ دیا جائیگا۔ جب یہود اس کو دیکھیں

گے تو چند لوگوں کے سوا تمام ایمان لے آئینگے۔

تابوتِ سکینہ کیلئے مشہور ہے کہ یہ ایک صندوق ہے جس میں کچھ انبیاء (حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ اور حضرت عیسیٰؑ وغیرہ) کی تصاویر اور مختلف تبرکات بند ہیں جن میں لباس (جبہ)، تلوار اور ایک پرچم بھی شامل ہے۔ اولیاءاللہ کے نزدیک اس صندوق (تابوتِ سکینہ) کا راز حجرِ اسود کے اندر بند ہے جو امام مہدیؑ کے ظہور پر دنیا کے سامنے منکشف ہوگا۔

وقال لهم نبيهم انّ اية ملكه ان يّاتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم و بقية مّما ترك ال موسٰى و ال هٰرون تحمله الملٰئكة انّ فى ذالك لاٰية لكم ان كنتم مؤمنين O (سورۃ البقرۃ، آیت 248، پارہ 2، رکوع 16)

ترجمہ :- اور ان سے اُنکے نبی نے فرمایا اسکی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے۔ اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکے کی۔ اٹھاتے لائینگے اسے فرشتے۔ بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔

(15) - حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ کی حیثیت سے ظہور کرینگے اور "یختم الدین بہ کما فتح بنا" یعنی جس طرح میرے ذریعہ سے دین کا آغاز ہوا اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعے دین ختم ہوگا۔ (کنوز الحقائق) یہ اس جانب اشارہ ہے کہ انبیاء کے ذریعے ظاہر ہونے والے تمام مذاہب اللہ کے اصل دین دینِ الٰہی اور دینِ فطرت میں ضم ہو جائینگے۔

روایات برائے امام مہدیؑ

(1) - امام مہدیؑ کعبۃ اللہ میں ظاہر ہونگے۔ (ارجح المطالب)

کئی احادیث میں امام مہدیؑ کے خانہ کعبہ سے ظہور کا تذکرہ ملتا ہے جس میں ایک خاص جماعت کا آپؑ کو پہچان کر خانہ کعبہ کے رکن یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت ہونے کا ذکر ہے۔

(2) - امام مہدیؑ کا چہرہ چاند میں نظر آئیگا۔ (امام جعفر صادقؑ) (مجالس سنیہ)

یہ خاص الخاص نشانی بھی امام مہدیؑ کی پہچان کیلئے زبردست معاون بنے گی کیونکہ قرآن میں چاند کو اللہ کی نشانی کہا گیا ہے۔ حضور پاکؐ بھی چاند کی طرف رُخ کرکے اور اُسکی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا فرمایا کرتے تھے اور مسلمانوں کو بھی خاص مواقع پر چاند کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ مذاہب کی علامات میں بھی جسطرح صلیب عیسائی مذہب کی نشاندہی کرتی ہے، چاند مذہب اسلام کی نمائندگی کرتا ہے۔ جس پرچم یا جس مقام پر چاند تارے کا نشان بنا ہو، اسے مسلمان ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

(3) - حجرِ اسود بھی شناخت میں مددگار رہوگا۔ (اولیاء کرام)

اولیاء اللہ کی کتابوں میں کئی جگہ اِس بات کا تذکرہ ملتا ہے کہ خانہ کعبہ میں موجود حجرِ اسود بھی امام مہدیؑ کی شناخت میں مددگار رہوگا۔ کئی لوگوں کا گمان ہے کہ حجرِ اسود جنت کا کوئی پتھر ہے جو کہ لوگوں کی انتہائی نادانی اور غلط فہمی ہے۔ کیونکہ جنت میں جانے کے بعد وہاں کے پتھر انسان کے پیروں میں ہی رہینگے نہ کہ انکے سر پر اور نہ اُن پتھروں کی تعظیم کی جائیگی۔ یاد رہے حجرِ اسود حضرت آدم جنت سے اپنے ساتھ لائے تھے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ جنت کی بے شمار نعمتوں کو چھوڑ کر حضرت آدمؑ وہاں کی سرزمین سے صرف ایک پتھر اٹھا لائیں۔ حجرِ اسود جنت میں حضرت آدم کی تخلیق سے پہلے ہی موجود تھا اور اُسے وہاں بھی ایسا ہی تعظیمی مقام حاصل تھا۔ حضرت آدمؑ کو بھی اسکی تعظیم کا حکم تھا جسکی وجہ سے وہ اُس کی اہمیت سے واقف تھے اور اسی بنا پر اُسے اپنے ساتھ ہی زمین پر لے آئے تھے۔ حجرِ اسود کو روزِ ازل سے ہی تعظیم دی گئی ہے۔ روزِ ازل الست بربکم کا عہد نامہ جو اللہ تعالیٰ نے روحوں سے لیا تھا، اُسے تحریر کرکے حجرِ اسود کے منہ میں رکھ دیا گیا تھا اور اُسے کہا گیا کہ اسے نگل لے، اُس وقت حجرِ اسود انسانی شکل میں تھا۔ حجرِ اسود کے بارے میں ہمیشہ سے ہی ایک پُر اسراریت رہی ہے۔ اولیاء کی کتابوں میں اس بات کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ تابوتِ سکینہ (ایک صندوق جس میں گذشتہ کچھ انبیاء کی تصاویر اور تبرکات موجود ہیں) کا راز بھی حجرِ اسود کے اندر ہی بند ہے۔ اسلئے اسے جنت کا ایک عام پتھر کہنا بے ادبی ہے کیونکہ کسی عام پتھر کو دنیا کی سب سے پاک اور معتبر جگہہ پر نسب نہیں کیا جا سکتا۔ خانہ کعبہ جیسی معتبر جگہہ پر اسے نمایاں کرکے لگانا اور ہر طواف کی ابتدا اسکو بوسہ لیکر شروع کرنے کا حکم ہی اسکی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ احادیث کے مطالعے سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حضور پاکؐ نے حجرِ اسود کی انتہائی تعظیم کی اور یہ کیسے ہوسکتا ہے

کہ محبوبِ خدا ایک عام پتھر کو اتنی تعظیم دیں خواہ وہ پتھر جنت ہی کا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جنت کے پتھر حضور پاک کی شان سے بڑھ کر نہیں ہوسکتے۔ اسی طرح حضور پاکؐ کے دور میں (اعلانِ نبوت سے قبل) خانہ کعبہ کی تعمیرِ نو کے وقت حجرِ اسود کو نسب کرنے کے معاملے پر مختلف قبائل کے درمیان تلواریں نکل آئیں تھیں اور ہر قبیلے کی خواہش تھی کہ حجرِ اسود کو نسب کرنے کا اعزاز اُسے ملے۔ اس بات سے یہ بھی ثابت ہے کہ قبلِ اسلام بھی لوگ حجرِ اسود کی عظمت سے اچھی طرح واقف تھے۔

(4) - امام مہدیؑ کی پشتِ مبارک پر مہرِ مہدیت ہوگی۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

دنیا میں جتنے بھی انبیاء خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے انکی پشت پر منجانب اللہ ایک مہرِ نبوت ثبت ہوتی، جو انکے نبی ہونے کی حتمی پہچان ہوتی تھی۔ اس مہر کیساتھ اس نبی کا کلمہ بھی لکھا ہوتا تھا۔ اگر وہ کوئی اولوالعزم پیغمبر (ہر ہزار سال کے بعد آنے والا پیغمبر) ہوتا تو اسکے اپنے دین کا کلمہ ورنہ اس سے پہلے آنے والے اولوالعزم پیغمبر (یا جس کی امت میں وہ مبعوث ہوا اُس پیغمبر) کا کلمہ ہوتا تھا۔ حضور پاک کی پشتِ مبارک پر کلمہ شریف اور اسکے ساتھ مہرِ نبوت تھی۔ اسی طرح امام مہدیؑ کی پشتِ مبارک پر بھی منجانب اللہ کلمے کیساتھ مہر ثبت ہوگی۔ یہ مہرِ مہدیت جس پر بھی ہو، چاہے بچہ ہو، جوان ہو یا بوڑھا اسے مہدی تسلیم کرنا ہوگا۔ یہ مہر اس طرح کی ہوگی کہ ہر شخص کہہ اٹھے گا کہ بے شک یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ جسطرح حضور پاکؐ کے دور کے عالموں نے وحی کا کلام منگوا کر اس پر بھرپور تحقیق کی اور بالآخر اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ انسان ایسا کلام نہیں لکھ سکتا اور بے شک یہ اللہ ہی کا کلام ہے۔ اِسی طرح مہرِ مہدیت کو دیکھ کر بھی سب ہی عالم، سائنسدان، دانشور، محقق اور دیگر لوگ کہہ اٹھیں گے کہ یہ انسان کا کام نہیں، بے شک یہ اللہ ہی کی جانب سے ہے۔ احادیث میں امام مہدی کیلئے خلیفۃ اللہ کا لفظ بھی بہت کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ اولیاء اللہ کی کچھ کتابوں میں امام مہدی کے نام کیساتھ اِس لفظ کا بھی بہت تذکرہ ملتا ہے۔ کچھ کتابوں کے مطابق انکے جسم پر مہر کے ساتھ مہدی خلیفة الله بھی لکھا ہوگا۔

(5) - مہدی اس وقت تک ظاہر نہیں ہونگے جب تک سورج کیساتھ کسی نشانی کا طلوع نہ ہو۔

(مصنف عبدالرزاق، بحوالہ عقیدہ ظہورِ مہدی از مولانا مفتی نظام الدین شامزی)

ایک حدیث میں ہے کہ لا یخرج المهدی حتی تطلع مع الشمس اية یعنی مہدی اس

وقت تک ظاہر نہیں ہونگے جب تک سورج کیساتھ کسی نشانی کا طلوع نہ ہو۔ کئی کتابوں میں تذکرہ ہے کے سورج کے قریب یا اسکے اندر ایک چہرہ دکھائی دیگا۔ موجودہ حالات کے تحت اس نشانی سے متعلق نشاندہی صرف خلائی تحقیقاتی ادارے ہی کر سکتے ہیں کیونکہ عام آدمی سورج کی طرف براہِ راست نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ O-Zone میں شگاف کی وجہ سے سورج کی حدت میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے اسلئے عام آدمی کا براہِ راست سورج کو دیکھنا تقریباً ناممکن ہے البتہ تحقیقاتی اداروں کے پاس ایسے آلات، دوربینیں اور کیمرے موجود ہیں جن میں اس صورت کی نشاندہی ہو سکے۔

(6) - امام مہدی علیہ السلام لوگوں کو اسمِ ذات اللہ عطا کریں گے۔ (قیامت نامہ از شاہ رفیع الدین)

(7) - خدا کے دین کی خدمت دلیل سے کرے گا۔ (حافظ ابن حجرؒ، فتح الباری، بحوالہ عقیدہ ظہورِ مہدی از مولانا مفتی نظام الدین شامزی)

امام مہدیؑ کے علم کیلئے مشہور ہے کہ بڑے بڑے عالم، سائنسدان اور محقق جنکو اپنے اپنے علوم پر بہت ناز ہوگا جب امام مہدیؑ کی گفتگو سنیں گے تو انکی زبانیں گنگ ہو جائینگی۔ بڑے بڑے علماء اُن سے بحث کرنے پہنچیں گے لیکن زچ ہو کر رہ جائینگے۔ اسی طرح سائنسدانوں کے نظریات (Theories) کو وہ چیلنج کرینگے اور انکی دلائل سے بھر پور گفتگو سن کر سائنسدان بھی مبہوت ہو کر رہ جائینگے۔

(8) - تمام انبیاء اپنا تصرف امام مہدیؑ کے حوالے کرینگے۔

اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء برحق ہیں اور انکا فیض بھی برحق اور جاری ہے۔ یہ جسے چاہیں سلسہ اویسیہ کے ذریعے اپنا فیض اپنی امت یا دنیا میں موجود کسی بھی شخص تک پہنچا سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ سلسہ اویسیہ میں لوگوں کو اولیاء و انبیاء کی ارواح سے فیض پہنچتا ہے۔ جسطرح حضرت اویس قرنیؓ کو حضور پاکؐ کی روح سے فیض تھا۔ آپؐ کی روح مبارک نے آکر حضرت اویس قرنیؓ کو نہ صرف کلمہ پڑھایا بلکہ انہیں اپنا خاص الخاص روحانی فیض بھی عطا فرمایا۔ حالانکہ حضرت اویس قرنیؓ سرزمینِ حجاز سے کوسوں دور مقیم تھے اور ظاہری یا جسمانی طور پر کبھی حضور پاکؐ سے نہیں ملے۔ اسی طرح دیگر انبیاء کی ارواح بھی اپنے کسی امتی کو اگر چاہیں تو اس دنیا میں آکر روحانی فیض پہنچا سکتی ہیں۔ لیکن امام مہدیؑ کی آمد کے بعد یہ سلسہ بھی بند ہو جائیگا اور فیض کا صرف اور صرف ایک ہی راستہ امام مہدیؑ کے ذریعے باقی رہ جائیگا۔

(9) - ان کی لڑائی کا نعرہ لفظ امت ہوگا۔ (مولا مشکل کشا حضرت علیؑ) (مستدرک حاکم، بحوالہ عقیدہ ظہورِ مہدی از مولانا مفتی نظام الدین شامزی)

یعنی انکی دعوت کسی خاص فرقے یا خاص مذہب کی طرف نہیں بلکہ اجتماعیت کی طرف ہوگی۔ یہی انکی خاص پہچان ہوگی کہ انکی رسائی تمام مذاہب اور انکے پیشواؤں تک ہوگی۔ وہ کسی ایک مذہب تک محدود نہیں رہینگے بلکہ ہر مذہب والوں کے پاس جاکر اپنی تعلیم عام کرینگے اور لوگوں کو اجتماعیت کی طرف بلائینگے۔ تمام مذاہب کے لوگ انہیں اپنے ہی مذہب اور عقیدے کی ہستی سمجھ کر قبول کرینگے۔ اسطرح امام مہدیؑ کی رسائی تمام مذاہب اور اُنکی عبادت گاہوں تک ہوگی۔ وہ مسجدوں، مندروں، گرجاؤں، کلیساؤں اور گردواروں میں جاکر مختلف مذاہب کے لوگوں کو رشد وہدایت کا پیغام دینگے۔ امت سے مراد اجتماعیت ہے جبکہ فرقہ کسی مذہب کا ایک ٹکڑا یا حصہ ہوتا ہے۔

(10) - پیرانِ پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنے پوتے حضرت جمال اللہ المعروف حیات الامیر سے فرمایا کہ امام مہدیؑ کے زمانے تک زندہ رہنا اور ان کو میرا سلام عرض کرنا۔

یہ غوث پاکؓ کی طرف سے امام مہدی علیہ السلام کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کی ایک انوکھی مثال ہے۔

(11) - امام مہدیؑ علمِ لدنّی سے بھرپور ہونگے۔ امام مہدیؑ کے پاس حضور اکرمؐ کا کرتہ، تلوار اور جھنڈا ہوگا۔ امام مہدیؑ کے پاس تابوتِ سکینہ ہوگا جسے دیکھ کر یہودی ایمان لائینگے مگر چند۔ امام مہدیؑ خانہ کعبہ کا خزانہ (تاج الکعبہ) تقسیم فرمائینگے۔ (پیر مہر علی شاہ)

حضرت امام مہدی علیہ السلام علم لدنی سے بھرپور ہوں گے۔ (شاہ رفیع الدین، 14 ستارے مؤلفہ مولانا سید نجم الحسن کراروی)

علمِ لدنّی وہی علم ہے جسے سیکھنے کیلئے حضرت موسیٰؑ، حضرت خضرؑ کے پاس تشریف لے گئے تھے۔ یہ علمِ روحانیت ہے جسے علمِ طریقت یا سینے کا علم بھی کہا جاتا ہے۔ نہ سمجھنے والے کیلئے نہ صرف علمِ شریعت سے مختلف بلکہ اُسکے متضاد بھی نظر آتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ ایک نبی ہوکر بھی اسے پوری طرح سمجھ نہ پائے اور محض تین مختصر واقعات کے بعد علیحدہ کردیئے گئے۔ اسی لئے اسکو سمجھنا اتنا آسان بھی نہیں ہے (سوائے اُنکے جنہیں اللہ تعالیٰ اسکی توفیق عطا فرمائے)۔

حضور پاکؐ نے بھی اس علم کو عام نہیں فرمایا۔ آپکی عمومی تعلیم شریعت پر مشتمل تھی جو ہر عام و خاص تک پہنچی جن میں کافرو منافق بھی شامل ہیں۔ لیکن علمِ طریقت صرف اپنے حقیقی جانثار اصحابہ کو تعلیم فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کو حضور سے صرف علمِ شریعت ملا وہ بعدازاں منحرف ہو کر منافق و خوارج ہو گئے۔ لیکن جن اصحابہ کرام کو علمِ شریعت کیساتھ علمِ طریقت بھی ملا وہ آخر تک آپ کے جانثار ہی رہے۔ 1400 سالوں سے یہ علمِ طریقت سینہ بہ سینہ صرف مخصوص لوگوں کو جو اسکی طلب کرتے ہیں ملتا آیا ہے۔ جن اولیاء نے اس علم کو عام لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی سرمد شہید کی طرح یا تو اُنکی گردنیں قلم کر دی گئیں، یا شاہ منصور حلاج کی طرح سولی پر لٹکا دئے گئے، یا پھر شاہ شمس سبزواریؒ کی طرح اُنکی کھال کھینچ دی گئی۔ لیکن امام مہدیؑ کا معاملہ بالکل مختلف ہوگا۔ وہ اس علمِ لدنّی کو دنیا میں اس طرح عام کر دینگے جسطرح انبیاء نے علمِ شریعت کو عام لوگوں میں پھیلایا جن میں منافق اور خوارج بھی شامل تھے۔ یعنی انکا علمِ لدنی کا فیض بلا تخصیص، ہر خاص و عام کو ملیگا یعنی ہر اس شخص کو ملیگا جو اُن تک پہنچ گیا۔ احادیث میں جو امام مہدیؑ کے مال لبالب تقسیم کا ذکر ملتا ہے وہ اسی جانب اشارہ ہے کہ وہ خاص الخاص فیض جو برسوں مجاہدوں، چلّوں اور بے شمار امتحانات اور قربانیوں کے بعد اولیاء کو ملتا تھا وہ امام مہدیؑ تک پہنچنے والے ہر شخص کو بغیر کسی محنت کے ہی مل جائیگا، شرط امام مہدیؑ تک پہنچنے کی ہوگی۔ یہ بھی ایک حیرت انگیز اور انوکھی بات ہوگی کہ 1400 سالوں سے ولیوں تک محدود رہنے والا خاص الخاص فیض منافق و خوارج بھی بہت آرام سے حاصل کر لینگے۔ گو یہی لوگ بعدازاں امامؑ کے غیبت (روپوشی) میں چلے جانے کے بعد امامؑ کے متعلق مشکوک بھی ہو جائینگے۔ لیکن علمِ باطن تک کسی منافق کی رسائی امام مہدیؑ کے لامحدود اختیارات کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ آمدِ مہدیؑ سے قبل منافق تو کجا سخت ترین امتحانوں، آزمائشوں اور چلّوں سے گزرنے والے اولیاء کو بھی اس فیض کے حصول کی گارنٹی نہیں ہوا کرتی تھی۔ یہ علمِ لدنّی تو امام مہدیؑ کیلئے علمِ عام کی طرح ہوگا جسے وہ سب لوگوں میں تقسیم فرمائینگے۔ اسکے علاوہ اُنکے پاس اپنے خاص علوم (علومِ مہدیؑ) بھی ہونگے جو وہ صرف اپنے مقربین کو عطا فرمائینگے۔ ان علومِ مہدیؑ کا سوائے امام مہدیؑ کی ذات کے کسی کو علم نہیں کہ وہ کس طرح کے ہونگے اور انکی تعلیم سے کیا حاصل ہوگا؟ کیونکہ علمِ لدنی سے انسان خدا تک پہنچ جاتا ہے اس سے آگے مزید علم کی ضرورت کیونکر پڑیگی؟

(12) - امام مہدی کی رگوں میں دودھ ہوگا۔ (اولیاء کرام)

اولیاء کی کتابوں میں اس بات کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ امام مہدیؑ کی آخری نشانی یہ ہوگی کہ ان کی رگوں میں خون کے بجائے دودھ نکلے گا۔ یہ دراصل اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اندر سے مطلق نور ہونگے۔ لیکن یہ پہچان صرف

اولیاء یا اُن لوگوں کیلئے ہے جنکے اپنے اندر کچھ نور ہوگا، جیسا کہ ابنِ ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ امام مہدی علیہ السلام میں بہت زبردست نور ہوگا اور جسکے دل میں ذرا سا بھی نور ہوگا وہ امام مہدی علیہ السلام کو ضرور پہچان لے گا۔ (کنز الحقائق)

(13) - حضرت امام مہدیؑ کے جھنڈے پر **البیعۃ للہ** لکھا ہوگا اور آپؑ اپنے ہاتھوں پر خدا کیلئے بیعت لینگے۔ (ینابیع المودۃ)

کیونکہ امام مہدیؑ ذاتِ خدا کی نمائندگی کر رہے ہونگے۔ اسلئے **اللہ** کا لفظ اُنکے جھنڈے میں موجود ہوگا۔

(14) - مشہور ہے کہ جب دنیا میں چالیس (40) مومن کامل رہ جائینگے تب آپکا ظہور ہوگا۔

(14 ستارے، از مولانا سید نجم الحسن کراروی)

اس روایت سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ ظہور کے وقت امام مہدیؑ کے ماننے والوں کی حقیقی تعداد بہت ہی کم رہ جائیگی جبکہ بقیہ لوگ یا تو اپنے عقائد سے منحرف ہو کر کسی اور طرف متوجہ ہو جائینگے یا پھر شہید کر دئے جائینگے۔

(15) - حضرت امام مہدی علیہ السلام انبیاء سے بہتر ہیں۔ (اسعاف الراغبین)

تمام انبیاء نے صرف اپنے علاقے کے لوگوں کو فیض دیا بقیہ علاقے والوں کے لئے علیحدہ نبی بھیجے گئے۔ حتیٰ کہ نبی آخر الزماں سے ظاہری جسمانی فیض صرف اصحابہ کرام ہی کو ہوا جنکی اکثریت علاقہ عرب سے تعلق رکھتی تھی بقیہ علاقے کے لوگوں کو انکا فیض (یا دینِ اسلام میں داخلہ) انکی ظاہری زندگی کے بعد ملا۔ جبکہ امام مہدیؑ کے دور میں تمام مذاہب اور دنیا کے تمام لوگوں کو ان سے ظاہری جسمانی زندگی اور انکی ظاہری موجودگی میں ہی براہ راست فیض ملیگا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ دورِ جدید کی تمام ترقی (کمپیوٹر، انٹرنیٹ، موبائل فون اور جہاز وغیرہ) امام مہدیؑ کی سہولت کے لئے معرضِ وجود میں آئی ہے تاکہ وہ دنیا کے کونے کونے میں پہنچ سکیں یا لوگ انکی طرف پہنچیں اور ان سے مالک الملک کا خاص الخاص فیض حاصل کر سکیں۔ اسکے علاوہ بیک وقت کروڑہا لوگوں سے رابطے اور خطاب کیلئے ٹی وی اور انٹرنیٹ وجود میں آئے۔ الغرض موجودہ دور کی تمام سہولیات اور ترقی امام مہدیؑ کیلئے ہوئی ہے۔

(16) - آپ کا چہرہ حضور پاک سے مشابہہ اور آپکے اخلاق حضرت رسول اللہ کے اخلاق حسنہ سے پوری طرح مشابہت رکھتے ہونگے۔ (اکمال الدین)

آپؑ کا سخت سے سخت دشمن بھی آپؑ کے اخلاقِ حسنہ کی تعریف سے انکار نہیں کر پائیگا۔

(17) - آپکا نام معہ آپکے والد گرامی کے نام پکارا جائیگا۔

یعنی امام مہدیؑ کے نام میں اُن کے ذاتی نام کیساتھ انکے والد یا قبیلے کے کسی بزرگ جن سے انکو دنیاوی یا نسلی نسبت ہوگی بھی شامل ہوگا۔ یاد رہے کہ مہدی تو صرف ایک لقب ہے کوئی نام نہیں۔ یعنی اُنکا لقب امام مہدیؑ جبکہ ذاتی نام کچھ اور ہوگا جس میں انکے والد یا کسی بزرگ کا نام بھی شامل ہوگا۔

(18) - آپؑ کیساتھ تین سو تیرہ مجاہدین ہونگے۔ آپؑ ان سے خفیہ رابطے میں ہونگے۔

غیبت کے دوران آپ کے جو مخلصین دنیا میں بچ جائینگے امام علیہ السلام اُن سے رابطے میں رہینگے جنکا دیگر لوگوں کو علم نہ ہوگا اور وہ امامؑ کو مرحوم ہی سمجھتے رہینگے۔

(19) - جسطرح حضور پاکؐ کی آمد پر نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا اسی طرح امام مہدیؑ کی آمد پر ولایت کا سلسلہ بھی ختم ہو جائیگا۔

امام مہدیؑ کی آمد کے بعد ولایت کا سلسلہ ختم ہو جائیگا۔ اسکے علاوہ 360 اولیاء (غوث، قطب، ابدال وغیرہ) پر مشتمل عملہ جسے رجال الغیب کہا جاتا ہے اور جو حضور پاکؐ سے احکامات لیکر دنیا کا نظم ونسق چلاتا ہے، انکا سلسلہ بھی اپنے اختتام کو پہنچے گا۔ امام مہدیؑ کی آمد کے بعد نہ کوئی غوث ہوگا نہ کوئی قطب اور نہ کوئی ابدال۔ آپؑ سے منسلک لوگ صرف امام مہدیؑ کے حواری کہلائینگے۔ اور انکا درجہ ہر غوث، قطب وابدال سے کئی گنا بڑا ہوگا۔

(20) - جب امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا تو ہر آدمی یہ کہے گا کہ ہم انہیں جانتے ہیں۔

یعنی انکی شخصیت لوگوں کے لئے نئی نہ ہوگی اور ہر شخص انہیں کسی نہ کسی حوالے سے جانتا ہوگا۔ امام مہدیؑ غیبت (روپوشی) سے قبل دنیا میں اتنے مشہور ہو چکے ہونگے کہ دنیا کا ہر شخص انہیں کسی نہ کسی حوالے سے ضرور جانتا ہوگا۔ چاہے وہ وجہ انکی تعلیم ہو یا کچھ اور۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے حجت پوری کرنے کیلئے اُنکی شہرت کسی نہ کسی طرح دنیا کے ہر شخص تک پہنچائی جائے گی۔ جن لوگوں نے ان سے فیض لینے کے بجائے انہیں ستایا ہوگا انکی شرمندگی کا کوئی عالم نہ ہوگا۔

(21) - آپؑ کے حلیہ کے متعلق علماء نے لکھا ہے کہ آپؑ کا رنگ گندم گوں قد درمیانہ ہے۔ آپؑ کی پیشانی کشادہ، ابرو گھنے اور ناک ستواں اور بلند ہے۔ آپؑ کی آنکھیں بڑی اور چہرہ نہایت نورانی ہے۔ آپؑ کے داہنے رخسار پر ایک تل ہے جو ستارہ کی مانند چمکتا ہے۔ آپؑ کے دانت چمکدار اور کھلے ہوئے ہیں اور آپؑ کی زلفیں کندھوں پر پڑی رہتی ہیں آپؑ کا سینہ مبارک چوڑا اور کندھے کھلے ہوئے ہیں اور آپؑ کی پشت پر اسی طرح مہر امامت ثبت ہے جس طرح پشت رسالت مآبؐ پر مہر نبوت ثبت تھی۔ (اعلام الورای، غایۃ المقصود جلد اول اور نور الابصار)

(22) - امام مہدیؑ کی مخالفت میں تمام مذاہب میں سے بد بخت لوگ (روحیں) بغضِ مہدیؑ میں ایک ہو جائینگے۔

(23) - امام مہدیؑ جملہ انبیاء واولیاء واصفیاء کے کمالات کے مظہر ہونگے۔ (ارجح المطالب)

(24) - امام مہدیؑ سے آسمان وزمین دونوں راضی ہونگے۔

(25) - حضرتِ مہدی کے لئے زمین اپنے خزانوں کو اگل دیگی اور مال شمار نہیں کیا جاسکے گا۔ (بحار النوار)

(26) - اصحابِ کہف حضرت امام مہدیؑ کے وزراء ہونگے۔ (سیرتِ حلبیہ، از علامہ حلبی)

(27) - حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بعض تصانیف میں فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام آخری زمانہ میں اصحاب کہف کے ساتھ ظاہر ہوں گے اور امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ تعاون کرینگے بلکہ ان کے لشکریوں میں سے یہی حضرات بہترین عسکری متصور ہوں گے۔ (فیوض الرحمان اردو ترجمہ روح البیان پارہ 15، سورۃ الکھف)

(28) - امام محمد باقرؑ سے مروی ایک اور حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کیلئے صعب کو ذخیرہ کر رکھا ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا حضرت صعب کیا ہے؟ فرمایا جس میں رعد (گرج)، صاعقہ (بجلی) اور برق (تیزی) ہے۔ پس آپ کا صاحب اس پر سوار ہوگا اور اسباب میں چڑھے گا، سات آسمانوں اور سات زمینوں کے اسباب تک پہنچے گا۔ پانچ آباد ہیں اور دو ویران۔

(29) - امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرتِ مہدی کی مدد رعب کے ذریعے کی گئی ہے اور فتح سے آپؑ کی تائید کی گئی ہے۔ آپؑ کے لئے زمین لپیٹ دی جائے گی۔ خزانے ظاہر ہونگے۔ مشرق تا مغرب آپؑ کی حکومت ہوگی۔ زمین میں کوئی خرابی نہ رہے گی۔ (بحار النوار)

غیبتِ امام مہدیؑ

احادیث اور روایات میں حضرت امام مہدیؑ کے لئے ہمیشہ ظہور کا لفظ ہی استعمال ہوا ہے اور ظہور اُس کا ہوتا ہے جو پہلے سے موجود ہو لیکن لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو۔ امام مہدی کی دنیا میں آمد تین ادوار پر مشتمل ہوگی۔ ایک وہ دور جس میں وہ پہلی بار دنیا میں تشریف لائینگے اور اپنے مشن کی تبلیغ فرمائینگے، اس دور میں دنیا کی بیشتر آبادی اپنی ہٹ دھرمی کے سبب امام مہدیؑ کی تعلیمات اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر توجہ نہیں دیگی۔ دوسرا وہ دور جس میں وہ کچھ وقت کیلئے اپنی کسی حکمت کے تحت غیبت (لوگوں کی نظروں سے روپوشی) اختیار کرلینگے۔ اس غیبت کو احادیث میں امرِ خدا یا خدا کا ایک راز کہا گیا ہے۔ اس روپوشی کے دوران انسانیت پر مختلف مصائب وآفات آئینگی جن میں نت نئی بیماریاں، پریشانیاں، زلزلوں اور سیلابوں کا آنا، آخری عالمی جنگ، یاجوج ماجوج کا نکلنا، قحط سالی اور بے سکونی وغیرہ شامل ہیں جو کہ لوگوں کو منجانبِ خدا سزا ہوگی۔ اِن آفات ومصائب کے بعد لوگ دنیا کو بھول کر خدا کی جانب متوجہ ہوجائینگے اور خدا سے امام مہدیؑ کے جلد ظہور کی دعائیں مانگیں گے۔ اس دوران کچھ لوگ امام کی روحانیت سے بھرپور تعلیمات اور اللہ کی جانب سے ظہور پذیر ہونے والی منفرد نشانیوں پر صحیح طور پر غور کر کے شاید انہیں پہچان لیں۔ تیسرا اور آخری دور جب وہ اپنی روپوشی ترک کر کے ایک عظیم شان وشوکت سے دوبارہ دنیا کے سامنے ظہور فرمائینگے۔

ذیل میں امام مہدیؑ کی غیبت کی بابت کچھ احادیث اور روایات درج کی جاتی ہیں؛

1) - **عن جابرؓ عن النبیؐ قال یکون فی امتی خلیفة یحثی المال فی الناس حثیا لا یعده عدا ثم قال والذی نفسی بیده لیعودن .** (حاکم، المستدرک 7 : 501، رقم 8400)

ترجمہ :- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ! میری امّت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کریگا، شمار نہیں کریگا۔ اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جسکی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غیبت اختیار کرلینے کے بعد) ضرور لوٹے گا۔

2) - حضور پاکؐ نے فرمایا............ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس نے مجھے حق کیساتھ بشیر ونذیر بنا کے بھیجا، یقیناً وہ لوگ جو اُن کی امامت کے قول پر پختہ اور ثابت قدم رہیں کبریت احمر (خالص سرخ سونا) سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ پس جابر بن عبداللہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ جو القائم المھدی آپ کی اولاد سے

ہوگا کیا اُسکے لئے غیبت بھی ہوگی؟ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہاں اور مجھے میرے رب کی قسم ہے ضرور ہوگی اور اس عرصہ غیبت میں اللہ تعالیٰ مومنین کو خالص اور کافرین کو مٹا دے گا۔ اے جابر یہ اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک خاص راز ہے۔ (فرائد السمطین)

3) - حضورؐ نے فرمایا......... ہمارا بارہواں جانشین امام مہدیؑ طویل مدت تک غائب رہ کر ظہور کریگا۔ (غایۃ المقصود)

4) - امیر المومنین حضرت علیؑ کا فرمان......... تمام عبادتوں سے افضل امام مہدی کی آمد کا منتظر رہنا ہے۔ (بحار الانوار)

5) - حضرت امام حسینؑ سے روایت.......... جو بارھویں امام کی غیبت کے زمانے میں دشمنوں کی اذیت اور انکے حقائق کو جھٹلانے پر صبر کرے اور برداشت سے کام لے، گھبرائے نہیں وہ ایسے ہے جسطرح اس نے رسول اللہ کی ہمراہی میں جہاد کیا اور اسکا اسے ثواب ملیگا۔ (اکمال الدین)

6) - حضرت امام جعفر صادقؑ کا قول.......... خدا کی قسم آپ کا امام ایک زمانے میں آپ سے غائب ہوگا اور آزمائش ہوگی یہاں تک کہ لوگ کہیں گے کہ یا تو وہ مرگیا یا پھر کسی وادی میں چلا گیا ہے۔ تحقیق مومنین کی آنکھیں اس پر گریاں ہونگی۔ (اکمال الدین واتمام النعمہ)

7) - حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت.......... اس صاحب الامر کے لئے ایسی غیبت ہوگی جس میں ہر باطل پرست شک میں مبتلا ہو جائیگا۔" یہ (غیبت) امر خدا ہے اور خدا کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔

8) - امام جعفر صادقؑ سے روایت.......... ہماری نسل سے امام مہدیؑ ہونگے پھر وہ غائب ہو جائینگے۔ انکی غیبت کے زمانے میں انکے ماننے والے مصائب میں مبتلا ہونگے اور انکے امتحانات ہوتے رہینگے اور تاخیر کی وجہ سے انکے دلوں میں شکوک پیدا ہوتے رہینگے۔ (ینابیع المودۃ)

9) - امام جعفر صادقؑ سے روایت.......... امام مہدیؑ کو اسلئے غائب کیا جائیگا تاکہ خداوندِ عالم اپنی مخلوق کا امتحان کرکے یہ جانچے کہ نیک بندے کون ہیں اور باطل پرست کون لوگ ہیں۔ (اکمال الدین)

10) - امام محمد باقرؑ سے روایت.......... لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا جب اُنکا امام ان سے غائب ہوگا،

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہمارے امر پر اس زمانے میں ثابت قدم رہینگے کم ترین ثواب اور بدلہ جو اللہ ان کو دیگا وہ ہوگا کہ خدا کی طرف سے ان کو آواز آئے گی ! اے میرے بندو اور اے میری کنیزو تم میرے سردار پر ایمان لے آئے ہو اور میری غائب حجت کی تم نے تصدیق کی ہے تمہیں اچھے اجر اور ثواب کی بشارت ہو میں تمہارے اچھے اعمال قبول کروں گا اور برے اعمال سے درگزر کروں گا تمہارے گناہ بخش دوں گا اور تمہاری برکتوں سے بارش برساؤں گا اور اپنے بندوں کی مصیبتوں کو ٹالوں گا اگر تم نہ ہوتے تو میں ان پر اپنا عذاب بھیجتا۔ راوی نے سوال کیا کہ اس زمانے میں کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا کہ اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور گھروں میں رہو۔ (اکمال الدین)

11) - حضرت امام محمد تقیؑ کا ارشاد............ میرے بعد میرا بیٹا علیؑ امام ہے اس کا حکم میرا حکم ہے اس کی بات میری بات ہے، اس کی اطاعت میری اطاعت ہے، اس کے بعد اس کا بیٹا حسنؑ امام ہے اس کا حکم اس کے والد کا حکم ہے اس کی بات اس کے والد کی بات اس کی اطاعت اس کے والد کی اطاعت ہے اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا یابن رسول اللہ حسنؑ کے بعد امام کون ہے؟ حضرت نے بہت زیادہ گریہ فرمانے کے بعد کہا امام حسن عسکریؑ کے بعد امام ان کے بیٹے قائم منتظر ہیں۔ راوی نے عرض کیا یابن رسول اللہ انکو قائم کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا اس لئے قائم کہتے ہیں کہ جب ان کا ذکر ختم ہوجائے گا، آپ کی امامت کے بہت سے قائل اپنے عقیدے سے ہٹ جائینگے تو اس وقت آپ قائم ہونگے یعنی قیام کرینگے دوبارہ آپ کا نام زندہ ہوگا، خاموشی کے بعد قیام کی وجہ سے قائم کہا گیا ہے۔ راوی نے سوال کیا اور آپ کو منتظر کیوں کہا جاتا ہے فرمایا اسکی وجہ آپ کا غائب ہونا ہے جو ایک طولانی عرصہ ہوگا۔ آپکے جو مخلصین ہونگے وہ آپ کا انتظار کرینگے شک کرنے والے آپ کا انکار کرینگے۔ منکرین آپ کے ذکر کا مذاق اڑائیں گے جو آپ کے ظہور کے وقت کا تعین کرینگے وہ جھوٹے ہونگے اور جو جلدی کرینگے وہ ہلاک ہونگے جو آپ کے امر اور معاملے میں سر تسلیم جھکائیں گے وہ نجات پائینگے۔ (اکمال الدین)

12) - حضرت امام محمد تقیؑ سے منقول............ ہمارا قائم مہدی ہے ان کے غائب ہونے کے دوران اُنکا انتظار کرنا واجب ہے۔ (تحف العقول)

13) - امام جعفر صادقؑ سے روایت .... جو شخص آپ علیہ السلام کے لئے (ظہور کا) وقت معین کرے اس سے ڈرو مت اور اسے جھٹلا دو کیونکہ ہم نے کسی ایک کیلئے وقت معین نہیں کیا۔ (الغیبہ شیخ طوسی)

14)- امام مہدیؑ کی مثال غیبت میں ایسی ہے جیسا کہ ابر میں چھپے ہوئے آفتاب کی۔ (اعلام الوریٰ، مجالس المومنین، کشف الغمہ)

15) - امام علیہ السلام ہر مقام پر پہنچتے اور ہر جگہہ اپنے ماننے والوں کے کام آتے ہیں۔ (غایۃ المقصود)

16) - خداوند سے یہ دعا مانگی جائے کہ خدایا مجھے ایمان کی حالت میں حضرت قائم علیہ السلام کی ملاقات نصیب فرما کیونکہ جب حضرت ظہور فرمائیں گے خدا کا غضب بن کر آئیں گے۔ (روضۃ کافی)

وہ لوگ جنکے دلوں میں امام مہدیؑ کی غیبت کے بارے میں شک ہے اُن پر جنابِ رسول اللہ کی یہ حدیث صادق آتی ہے کہ جس نے ظہورِ امام مہدیؑ کا انکار کیا اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد مصطفیٰؐ پر نازل کی گئی اور وہی مومن خالص باقی رہ جائے گا جس نے اُنکی امامت پر اعتقاد اور یقین رکھا خواہ غیبت کتنی ہی طویل ہو۔ پس جس نے بھی غیبتِ امام اور اسکے بعد اُنکے ظہور کا انکار کیا وہ مضمحل ہو کر مٹ جائے گا۔ اسلئے اُنکے ماننے والوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ غیبت کے دوران استقامت سے اُنکے ظہور کا انتظار کریں۔ اور یہ نہ کہیں کہ ظہور کیوں نہیں ہو رہا یا اب تو ظہور ہو جانا چاہئے تھا کیونکہ یہ اُنکی مصلحت وحکمت میں مداخلت اور اعتراض کرنے کے مترادف ہے۔ اسی طرح امام مہدیؑ کے ظہور کے متعلق کوئی وقت معین کرنا فی الحقیقت اپنے آپ کو علمِ غیب میں خدا کا شریک قرار دینا ہے (14 ستارے، از مولانا سید نجم الحسن کراروی)۔ حضورؐ کا یہ فرمان کہ وایاکم والشک (تم اپنے آپ کو شک سے بچاؤ)، یعنی جب غیبت طویل ہو جائے تو امام کے بارے میں شک نہ کرو اور یہ نہ کہو کہ اگر امام موجود ہوتے تو ضرور ظاہر ہو جاتے، کیونکہ یہ بات کہنا ایک قسم کا کفر ہے۔ روایات میں یہ بھی لکھا ہے کہ ظہور کے بعد آپ سختی سے پیش آئیں گے، کسی سے توبہ طلب نہیں کرینگے اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کرینگے۔ اسلئے غیبت کے دوران اُنکے متعلق اپنا عقیدہ صحیح رکھیں اور اُنکا ثابت قدمی سے انتظار کریں جیسا کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہ کا ارشاد ہے کہ اُنکا انتظار ہی افضل اور اصل عبادت ہے۔

انتظارِ مہدی میں باریکی یہ ہے کہ انتظار صرف وہی کریگا جسکو اُنکی دوبارہ آمد کا یقین ہوگا۔ جو اُنکی واپسی کے بارے میں مشکوک ہو چکا ہوگا وہ کبھی بھی انتظار نہیں کریگا۔ بالفاظ دیگر اُنکا انتظار کرنے میں ایمان سلامت رہیگا۔

احادیث وروایات میں ہے کہ جیسے جیسے دن گزرینگے اور غیبت طول پکڑتی جائیگی اُنکے بے شمار عقیدتمند اور چاہنے والے بھی اپنے عقیدے پر قائم نہ رہ سکیں گے۔ بعض روایات کے مطابق ظہور کے وقت صرف چالیس (40) اور بعض کے مطابق تین سو تیرہ (313) افراد ہی حقیقی طور پر اپنے عقیدے پر قائم رہ پائینگے۔

جسطرح حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھانے کے بعد بنی اسرائیل نے انہیں مردہ سمجھ لیا تھا کیونکہ انکے سامنے موت کی تمام علامات نظر آئیں تھیں جس میں خون کا نکلنا، جسم کا تڑپنا اور بالآخر ساکت ہوجانا جسکی وجہ سے انہوں نے یقین کرلیا کہ وہ وفات پاچکے لیکن درحقیقت انہیں آسمان پر اٹھالیا گیا تھا۔ جسکی تصدیق اللہ تعالیٰ نے کئی سوسال بعد قرآن کے ذریعے کی۔ قرآن کے نازل ہونے سے پہلے اُنکے متعلق یہی عقیدہ پایا جاتا تھا کہ وہ مصلوب ہوکر وفات پاچکے ہیں کیونکہ لوگوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے انکی موت کا منظر دیکھا اور کسی نے انہیں آسمان پر جاتے نہیں دیکھا۔ یعنی انکے آسمان پر اٹھائے جانے کے منظر کا کوئی گواہ نہ تھا، اسی وجہ سے انکو یقینِ کامل ہوا کہ وہ وفات پاچکے۔ درحقیقت بنی اسرائیل کے سامنے حضرت عیسیٰؑ کا ایک ہمشکل جسم سامنے رہا جس پر موت کے تمام مراحل طے کروائے گئے اور یقین دلوایا گیا کہ انکو موت واقع ہوگئی۔ امام مہدیؑ کا معاملہ بھی اسی طرح بے حد پراسرار ہوگا اور لوگ انہیں مُردہ سمجھ کر بھلادینگے۔ اسی طرح غیبت (روپوشی) سے واپسی میں دیر لگانے کی بنا پر بھی مزید کئی لوگ آہستہ آہستہ مشکوک ہوتے چلے جائینگے حتیٰ کہ انہیں بے حد چاہنے والے بھی مشکوک ہوکر اُنکی واپسی سے منحرف ہوجائینگے۔

امام مہدیؑ دین کی تجدید کرینگے

☆ **ان اللہ یبعث لھٰذہِ الا مّۃ علیٰ راس کلّ ماءۃ سنۃِ من یّجدّ دلھا دینھا .**

ترجمہ :- بے شک اللہ تعالیٰ ہر ہر صدی کے شروع میں کسی ایسے شخص کو بھیجتا ہے جو انکے لئے انکے دین کی تجدید کرتا ہے۔

☆ **عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فیما أعلم عن رسولَ اللہ قال اَن اللہ عزّو جلّ یبعث لھذہ الامّۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یّجدّد لھادینھا.** (ابوداؤد)

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسولؐ اللہ سے جو کچھ مجھ کو معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا خدائے عزّوجل اس امت کے لئے ہرنئی صدی پر ایک شخص بھیجتا ہے جو اسکے دین کی تجدید کرتا ہے۔

مکتوبات مجدِّ دالف ثانیؒ میں ہے کہ   اے فرزند! یہ وہ وقت ہے جبکہ پہلی امتوں میں سے ایسے ظلمت سے بھرے ہوئے وقت میں اولوالعزم پیغمبر مبعوث ہوتا تھا اور نئی شریعت کو زندہ کرتا تھا۔ اور اس امت میں جو خیر الامم ہے اور اس امت کا پیغمبر خاتم الرسلؐ ہے اسکے علماء کو انبیائے بنی اسرائیل کا مرتبہ دیا ہے اور علماء کے وجود کیساتھ انبیاء کے وجود سے کفایت کی ہے اسی واسطے ہر صدی کے بعد اس امت کے علماء میں سے ایک مجدّ د مقرر کرتے ہیں تا کہ شریعت کو زندہ کرے خاص کر ہزار سال کے بعد جو کہ اولوالعزم پیغمبر کے پیدا ہونے کا وقت ہے اور ہر پیغمبر پر اس وقت کفایت نہیں کی ہے اسی طرح اس وقت تام المعرفت عالم و عارف درکار ہے جو گزشتہ امتوں کے اولوالعزم پیغمبر کے قائم مقام ہو۔ (مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ، دفتر اوّل حصہ چہارم، مکتوب 234)

<u>سو سالہ اور ہزار سالہ مجدّ د کا فرق</u> :- جاننا چاہئے کہ ہر سو سال کے بعد ایک مجدّ د گذرا ہے لیکن سو سال کا مجدّ د اور ہے اور ہزار سال کا مجدّ د اور جسطرح سو اور ہزار کے درمیان فرق ہے اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ دونوں مجدّ دوں کے درمیان فرق ہے اور مجدّ د وہ ہوتا ہے کہ جو فیض اس مدّت میں امتوں کو پہنچنا ہوتا ہے اسی کے ذریعے پہنچتا ہے خواہ اس وقت کے اقطاب و اوتاد ہوں اور خواہ ابدال نجباء۔ (مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ، دفتر دوم، مکتوب 4)

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب کے ایک مکتوب کا خلاصہ......... سرور کائناتؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا لہذا اب دین کی اصلاح کیلئے ہر صدی میں ایک مجدد آئیگا تو چونکہ نبوت کا زمانہ ختم ہو گیا لہذا امامت کا زمانہ باقی رہیگا یہ امام یا مجدد لوگوں کو قرآن مجید کے احکام کے مطابق ان سے برائیوں کو دور کر کے ان کو پاکیزہ بنا دیگا جیسا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت مجدّ دالف ثانی رحمۃ اللہ علیہما نے کیا لہذا جنہوں نے ان آئمہ اور مجددین کو پہچان لیا اور انکا اتباع کیا وہ ہدایت پر آ گئے اور جنہوں نے انکو پہچان کر انکا اتباع نہیں کیا تو گویا دین کا اتباع نہ کیا اور وہ جہالت کی موت مر گئے۔

<u>امام کی تعریف</u> :- حضرت مولانا محمد قاسم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہر دور میں جس طرح آب و ہوا اور زمانوں کے اختلاف کے باعث انسان بیمار ہو جاتے ہیں اسی طرح مختلف زمانوں میں روحانی طور پر ماحول کے حالات کے باعث لوگوں کو مذہبی بیماریاں بھی لاحق ہوتی رہتی ہیں لہذا قدرت کی حکمت کے تحت لوگوں کے علاج کیلئے اللہ تعالیٰ کوئی شخص بھیجتا ہے جو ان کی اصلاح کرتا ہے اسکو امام کہتے ہیں۔

<u>مجدّ د کی تعریف</u> :- اور چونکہ بگڑے ہوئے زمانے کے خلاف وہ دین کے پرانے احکامات لوگوں میں جاری کرتا ہے جو بگڑے ہوئے لوگوں کو نئے معلوم ہوتے ہیں۔ اسلئے اس کو مجدد کہا جاتا ہے۔

امام مہدی علیہ السلام :- ایک وقت آئے گا جب امام مہدی علیہ السلام بھی پیدا ہونگے اور اس وقت جو انکا اتباع نہ کریگا اور امام پہچان کر اُنکی پیروی نہ کریگا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ امام مہدی علیہ السلام جو اتباع سنت محمدیہ کے تبلیغی مشن پر آئینگے وہی کچھ فرمائینگے جو اہلسنت والجماعت کے عقائد صحیحہ میں موجود ہے یہ دوسری بات ہے کہ مسلمانوں کا کوئی خاص فرقہ انکو اپنے ڈھب کا نہ پاکر یہودیوں کی طرح سے جو کہ پیغمر آخرالزماںؐ کے انتظار میں تھے اور پھر ان سے برگشتہ ہو گئے تھے ایسے ہی وہ فرقہ امام مہدی علیہ السلام سے برگشتہ ہو جائے۔

قاسم العلوم یعنی مکتوبات مولانا قاسم نانوتوی مع اردو ترجمہ انوار النجوم از پروفیسر انوار الحسن شیر کوٹی (خلاصہ مکتوب دوم از پروفیسر انوار الحسن)

مندرجہ بالا کی گفتگو سے پتہ چلتا ہے کہ ہر سو سال کے بعد ایک مجدّد اور ہر ہزار سال کے بعد ایک خاص الخاص مجدّد آتا ہے جو زمانے کے مطابق دین میں تجدید کرتا ہے۔ یہ اصول تو ہر صدی کے لئے ہیں لیکن موجودہ صدی کچھ زیادہ ہی خصوصیت کی حامل ہے کہ اس وقت قربِ قیامت کے متعلق جتنی بھی احادیث موجود ہیں تقریباً سب ہی پوری ہو چکی ہیں اسلئے صدی کے اِس سرے پر آنے والی شخصیت امام مہدیؑ ہی کی ہوگی۔ جس طرح حضور پاکؐ کی ختمِ نبوت کے بعد مسلمانوں میں مجدّد آتے رہے اور ماحول کے مطابق دین میں تجدید کرتے رہے امام مہدیؑ کے آنے کے بعد اُن مجدّدوں کی تجدید ختم ہو جائیگی اور تمام مذاہب کے مطابق امام مہدیؑ کی اپنی تجدید ہوگی۔ کچھ کتابوں میں ہے کہ وہ ایک نیا دین لیکر آئینگے۔

امام مہدیؑ نیا دین (دینِ الٰہی) لائینگے

روزِ ازل جب اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کو تخلیق کیا اس وقت کوئی بھی مذہب نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے الستُ بربّکم (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) کا سوال پوچھا۔ تمام ارواح نے یک زبان ہو کر جواب دیا بے شک (قالو بلیٰ)۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے اُنکو دنیا کی لذّات کا نظارہ دکھایا تو بے شمار روحیں اسکی طرف لپکیں (یعنی اللہ سے کئے اپنے وعدے کو توڑ کر کسی اور جانب متوجہ ہوئیں)۔ جبکہ کچھ ارواح اللہ کی جانب ہی متوجہ رہیں اور لذّاتِ دنیوی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ یہیں سے ان ارواح کے دین کی بنیاد پڑی۔ اِسی دین کو دینِ فطرت کہا گیا ہے۔ اس میں ایک طبقہ جس نے اللہ کو چُنا اور دوسرا جس نے زبان سے تو اللہ کو چُنا لیکن عملی طور پر اُسے ترک کیا یا اُسکو چھوڑ کر کسی اور طرف متوجہ ہوئیں (جس کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں فرمایا)۔

دنیا کی تخلیق کے بعد دونوں اقسام کی ارواح اس دنیا میں آتی رہیں اور اوپر کئے گئے وعدے کے مطابق عمل کرتی رہیں۔ ضرورت اور حالات کے تحت اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھیجتا رہا جو اپنے ساتھ کتابیں لائے جس میں انسان کو اپنے وعدے کی یاددہانی کروائی جاتی رہی۔ جن روحوں نے اللہ کو چُنا تھا وہ تو انبیاء کیساتھ لگ گئیں اور انکے کہنے کے مطابق عمل کرکے اوپر کئے گئے وعدے کو دنیا میں بھی نبھایا۔ دوسرے طبقے کی ارواح نے اِن انبیاء کی باتوں کو نہ صرف یہ کہ تسلیم نہیں کیا بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی بابت گفتگو کرنے پر سخت تکلیفیں بھی پہنچائیں۔ ان میں سے کچھ ارواح کسی وجہ سے نبیوں کے دین میں داخل بھی ہوئیں لیکن کافر ہونے کے باعث نبی کے دین پر پوری طرح عمل نہ کر پائیں اسی قسم کی ارواح کو منافق قرار دیا گیا۔ یعنی بظاہر تو وہ نبی کے دین میں داخل نظر آئیں لیکن اس دین پر حقیقی عمل سے دور ہی رہیں۔ اس قسم کی ارواح کو نبیوں نے جاسوس ارواح کہا۔ یعنی تعلق تو کافر طبقے سے تھا لیکن مقیم نیک ارواح کے درمیان رہیں۔

روزِ ازل ارواح کا ایک تیسرا طبقہ بھی تھا۔ یہ وہ روحیں تھیں جو اللہ کی ذات اور دنیا کی لذّات (ماسویٰ اللہ) کے درمیان تذبذب کے عالم میں ہی رہیں اور مکمل فیصلہ نہ کر پائیں، نہ پوری طرح اللہ کی جانب متوجہ رہیں نہ ماسویٰ اللہ کی جانب لپکیں۔ اس قسم کی ارواح کی قسمت کا فیصلہ اِس دنیا میں انکے عمل پر چھوڑ دیا گیا۔ یعنی اگر کسی نیک روح نبی ولی یا مومن سے وابستہ ہو گئیں تو اللہ سے واصل ہو گئیں۔ اور اگر کسی کافر روح (جھوٹے نبی اور ولی وغیرہ) کے ہتھے چڑھ گئیں تو اُسی طبقے میں شامل ہو گئیں۔

جتنے بھی انبیاء آئے دونوں قسم کی روحوں سے اُنکا واسطہ رہا جس میں انہوں نے کافر ارواح سے اپنے اپنے طریقے کے مطابق مقابلہ بھی کیا لیکن اِن کافر ارواح کو مکمل طور پر ختم نہیں کر پائے بالفاظِ دیگر یہ کافر ارواح دنیا سے ختم نہ ہوئیں۔ لیکن آخری مسیحا جب اِس دنیا میں ظہور فرمائینگے تو وہ باطل کو مکمل طور پر اِس دنیا سے ختم کر دینگے اور دنیا میں صرف وہی اللہ کی پیاری برحق ارواح بچیں گی جنھوں نے روزِ ازل اللہ کو چُنا تھا۔ اور کیونکہ اُن سب کا دین روزِ ازل ایک ہی تھا لہٰذا امام مہدیؑ کے دور میں وہی روزِ ازل والا دین جسے قرآن مجید میں دینِ الٰہی، دینِ اللہ، دینِ قیّم، دینِ حق اور دینِ خالص وغیرہ کا نام دیا گیا ہے قائم ہو جائیگا۔ یہ دینِ الٰہی انبیاء کے لائے ہوئے تمام مذاہب کی روح اور جان ہے۔ اور انبیاء کے ذریعے نافذ ہونے والے سارے ہی ادیان اُسی اصل دینِ فطرت دینِ الٰہی سے نکلے ہیں اور اُسی کی شاخیں ہیں۔ اس دین میں کوئی فرقہ نہیں ہے۔

اِس بات کو اسطرح بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت ادریسؑ کے آنے تک سب انسانوں

کا ایک ہی دین تھا۔ اسکے بعد انبیاء آتے گئے اور مختلف دین بنتے چلے گئے۔ لیکن جب امام مہدیؑ آئینگے تو حضرت آدم کے دور کی طرح سب کا ایک ہی دین ہو جائیگا۔ لوگ اُنکے ذریعے اللہ سے واصل ہو کر قرآن کی مندرجہ ذیل آیت کے مصداق ایک ہی ہو جائینگے؛

کان الناسُ اُمَّۃً وّاحدہ . (سورۃ البقرۃ، آیت 213 ، پارہ 1، رکوع 10)

ترجمہ :- لوگ امت واحدہ تھے۔ (یعنی انبیاء کے آنے سے پہلے لوگ ایک دین پر تھے)

☆ عن ابی ھریرہؓ قال قال رسولُ اللہ انا اولی الناس بعیسی بن مریم فی الدنیا والآخرۃ والا نبیاء اخوۃ لعلات امھاتھم شتیٰ ودینھم واحد . (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء رقم 663)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ! میں دنیا و آخرت میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰؑ بن مریم کا دوست ہوں تمام نبی باہم مثل علاتی (رشتہ دار) بھائی کے ہیں۔ مائیں توانکی جدا جدا ہیں مگر دین سب کا ایک ہے۔

☆ حضور علیہ السلام نے امام مہدی علیہ السلام کی بابت فرمایا ''یختم الدین بہ کما فتح بنا'' یعنی جس طرح میرے ذریعہ سے دین کا آغاز ہوا اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعے دین ختم ہوگا۔
(کنوز الحقائق، سیوطی اور الحاوی للفتاویٰ)

☆ حضرت امام محمد باقرؒ کا فرمان کہ اللہ تعالیٰ حضرت مہدیؑ کے ذریعے اپنے دین (دینِ الٰہی) کو ظاہر کریگا اسے غلبہ دیگا اگرچہ مشرکین اسے ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔ (بحار الانوار)

☆ امام مہدی علیہ السلام تمام مذاہب اور فرقوں کو اسم ذات اللہ پر اکٹھا کرینگے۔ (ارجح المطالب)

تمام مذاہب اور تمام آسمانی کتابوں میں مشترکہ طور پر یہ بات کہی گئی ہے کے دورِ آخر میں سب کا ایک ہی دین ہوگا۔ تمام پیشگوئیوں میں بھی یہی کہا گیا ہے کہ دورِ آخر میں سب لوگوں کا ایک ہی دین ہوگا اور لوگ امتِ واحدہ کی طرح ایک ہی دین پر عمل پیرا ہونگے۔ یہ دین تمام انبیاء کے ادیان کا نچوڑ ہوگا۔ اللہ کے اُسی دین کی بابت قرآن میں ہے؛

☆ ورایت النّاس ید خلون فی دین اللہ افواجاً . (سورۃ النصر ، آیت 2، پارہ 30، رکوع 35)

ترجمہ :- اور تم دیکھو گے لوگوں کو دینِ الٰہی میں فوج در فوج داخل ہوتے۔

☆ فاقم وجھک للدّین حنیفاً ط فطرت اللہ الّتی فطر النّاس علیھا ط لا تبدیل لخلق اللہ ط ذٰلک الدّین القیّم ق ولکن اکثر النّاس لا یعلمون ۔ (سورۃ الروم، آیت 30، پارہ 21، رکوع 7)

ترجمہ :- پس تم یک سو ہو کر اپنا منہ خالص دین کی طرف سیدھا کر لو، اللہ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا۔ اللہ کی تخلیق کو نہ بدلنا یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

یاد رہے کہ مغلِ اعظم اکبر بادشاہ کو بھی اسکے مصاحب میں سے کسی نے دینِ الٰہی کے بارے میں بتایا تھا کہ دنیا کے آخر میں امام مہدیؑ آئینگے اور تمام مذاہب کو ایک کر دینگے جس پر اس نے سوچا کہ کیوں نہ میں بھی ایسا تجربہ کر لوں اور اس نے کچھ باتیں اسلام سے، کچھ ہندو مت اور دیگر مذاہب سے لیکر ایک نیا دین ایجاد کیا جسکا نام اُس نے دینِ الٰہی رکھا (بعدازاں وہ دینِ اکبری کے نام سے مشہور ہوا)۔ لیکن چونکہ یہ اکبر بادشاہ کا اپنا تخیل تھا اسلئے کامیاب نہ ہو سکا اور مجدّد الف ثانیؒ نے اسکے خلاف بھرپور تحریک چلائی جس پر وہ اکبر بادشاہ کے زیرِ عتاب آئے اور پابندِ سلاسل بھی ہوئے۔ لیکن بالآخر وہ دینِ اکبری صرف تاریخ کی کتابوں میں رہ گیا۔ لیکن امام مہدیؑ جس دینِ الٰہی کو پھیلائینگے یہ منجانب خدا ہوگا اسلئے صحیح طور پر اور اپنی اصل روح کے مطابق نافذ ہوگا۔

گرونانکؒ کے دور میں بھی ہندو، سکھ اور مسلمان ایک دوسرے کے قریب آ گئے تھے لیکن یہ معاملہ بھی کچھ وقت کے لئے رہا (وہ بھی صرف 3 مذاہب کے درمیان) اور بعدازاں اپنے منطقی انجام کو پہنچا۔

دینِ الٰہی کو اللہ کا دین کہا جاتا ہے کیونکہ اللہ نہ مسلمان ہے نہ عیسائی کیونکہ وہ نہ نماز پڑھتا ہے نہ روزے رکھتا ہے وہ ان چیزوں سے پاک و مبرّا ہے۔ اسکا اپنا دین عشق و محبت ہے۔ اس نے اپنے محبوب سے عشق کیا اور اسی لئے دینِ الٰہی کو عشقِ الٰہی بھی کہتے ہیں جس میں اللہ خود عشق، خود عاشق اور خود ہی معشوق ہے۔ دینِ الٰہی ماسوائے عشق کے کچھ نہیں اور عشق کا مقام روح ہے۔ اسی لئے اسے روحوں کا دین بھی کہا گیا ہے۔ یاد رہے کہ محبت کا مقام قلب ہے اور عشق کا مقام روح ہے۔ جس انسان کی روح کو عشق میسّر آ جائے وہ دینِ الٰہی میں داخل ہو جاتا ہے خواہ اسکا جسمانی مذہب کچھ بھی ہو۔ امام مہدی کے دور میں تمام مذاہب ختم ہو کر اُسی ایک دینِ الٰہی میں ضم ہو جائینگے۔

امام مہدی علیہ السلام انبیاء کے لائے ہوئے کسی دین کی اشاعت کیلئے نہیں بلکہ دینِ الٰہی کے فروغ کیلئے

تشریف لائینگے۔ البتہ یہ خدائے ذوالجلال کی خاص کرم نوازی ہوگی کہ امام مہدیؑ کا ظہور مسلمانوں میں سے ہوگا لیکن اُنکی تعلیم تبلیغِ اسلام کیلئے نہ ہوگی۔ حضرت عیسیٰؑ بھی انکے پاس دینِ الٰہی کیلئے آئینگے کیونکہ اس دین میں نبی اور امّتی دونوں یکساں طور پر داخل ہو سکتے ہیں۔

کیونکہ آخری مسیحا امام مہدیؑ اسی دینِ فطرت کو دنیا میں فروغ دیکر نافذ کرینگے۔ لہذٰا انکی تعلیم ایسی ہوگی کہ ہر مذہب سے لوگ رفتہ رفتہ اُنکے قریب ہوتے چلے جائینگے۔ اُنکی تعلیم ایسی ہوگی کہ ہر مذہب والا اسے بلا چون و چرا تسلیم کرلے گا اور مذہب کے نام پر کوئی اختلاف یا ٹکراؤ نہیں ہوگا۔ ہر مذہب کی عبادت گاہ تک اُنکی رسائی ہوگی۔

دیدارِ الٰہی کا بیان

دورِ آخر میں دجّال کیلئے کہا گیا ہے کہ شیطان مجسم ہوکر دجّال کی صورت میں ظاہر ہوگا یعنی صورت دجّال کی ہوگی اصل میں شیطان ہوگا۔ اسی لئے اسکو استدراج کی ایسی طاقت حاصل ہوگی جو اس سے پہلے کسی کو نہ ملی۔ احادیث میں لکھا ہے کہ وہ لوگوں کو مسحور کرکے گمراہ کردیگا۔ احادیث میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ مردے کو بھی زندہ کرکے دکھادیگا۔ اسکی استدراج کی اسی طاقت کی بنا پر بہت سے لوگ اسکو مہدی سمجھتے ہوئے اسکے ہاتھوں پر بیعت کرکے گمراہ ہوجائینگے۔

نبی آخر الزماںؐ کے مبعوث ہونے تک شیطان انبیاء کو تنگ کرتا آیا ہے اور انکے کاموں میں رکاوٹ ڈالتا رہا ہے فرعون، ہامان، نمرود اور ابوجہل وغیرہ کی صورت میں شیطان کے نمائندے انبیاء کو ستاتے رہے لیکن شیطان خود مجسم ہوکر کسی نبی کے مقابلے میں نہیں آیا۔ لیکن امام مہدیؑ کیلئے کہا گیا کہ شیطان خود دجّال کی صورت میں مجسّم ہوکر اُنکے مقابلے کیلئے دنیا میں خروج کریگا۔ کیونکہ اُس دور میں شیطان مجسم ہوکر دنیا میں آئیگا اسی لئے تمام انبیاء مشترکہ طور پر دجّال کے فتنے سے لوگوں کو ڈراتے رہے ہیں۔ تمام آسمانی کتابوں میں بھی اُس فتنے کی شدّت کا تذکرہ موجود ہے۔ فرعون، ہامان اور نمرود جیسے طاقتور لوگ بھی اس دنیا میں آئے لیکن کسی نبی نے انکے نام سے اپنی امت کو نہیں ڈرایا لیکن دجّال سے اُن امتوں کو بھی کو ڈرایا گیا جو اسکے دنیا میں خروج کرنے سے کئی کئی ہزار سال پہلے دنیا میں آئیں اور انکے دجّال سے ٹکرانے کا کوئی امکان نہیں تھا لیکن پھر بھی انہیں دجّال سے ڈرایا گیا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ استدراج کی جو طاقت دجّال کو حاصل ہوگی اسکا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ شیطان کیلئے مشہور ہے کہ اُس نے ایک نبی حضرت ایوب علیہ السلام کا صرف جسم چھوا تھا تو اُس میں کیڑے پڑگئے۔ یہ صرف حضرت ایوب کا امتحان تھا جس میں وہ کامیاب رہے۔ لیکن

اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نبی جیسی بزرگ و برتر اور پاک وصاف ہستی کے جسم کو صرف چھونے سے اس جسم میں کیڑے پڑ گئے تو عام آدمی اسکے سامنے کس شمار میں ہوگا۔ احادیثِ نبویؐ میں ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ کر کے دکھائیگا، استدراج کی طاقت کے ذریعے ایسے دیگر کام انجام دیگا جسے لوگ معجزے سمجھتے ہوئے اس پر ایمان لے آئینگے۔ یہی وجہ ہے کہ عالموں اور عبادت گزاروں کی ایک کثیر تعداد گمراہ ہو کر اس پر ایمان لے آئیگی۔ اسکے پاس رزق کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہوگا وہ جسکو چاہے اُسے دیگا اور جسے نہ چاہے گا اسکا رزق بند کر دیگا۔ اسکی پیروی کرنے والوں کے سوا سب لوگ مصیبت میں مبتلا ہونگے۔ استدراج کی اسی انتہائی طاقت کے سبب لوگوں میں امام مہدیؑ اور دجال میں تمیز کرنا مشکل ہوجائیگا۔ احادیثِ نبویؐ کے مطابق دجّال باقاعدہ خدائی کا دعوٰی کریگا اور اُسکے پیروکار اُسکے استدراج کے کمالات دیکھ کر نہ صرف اُسکو خدا مانیں گے بلکہ اُسکو باقاعدہ سجدہ بھی کرینگے۔

دوسری طرف حدیثِ قدسی ہے کہ میں اپنے بندے کے اتنے قریب ہوجاتا ہوں کہ میں اسکے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اسکے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے میں اسکی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ یہ بات تو ایک عام مومن مسلمان کے بارے میں کہی گئی ہے کہ خدا اس میں اس طرح سما جاتا ہے کہ اسکا بولنا خدا کا بولنا، اسکا چلنا خدا کا چلنا اور اسکا پکڑنا خدا کا پکڑنا ہے، تو امام مہدیؑ جن کی عظمت گذشتہ صفحات میں بیان کی گئی ہے انکا کیا عالم ہوگا۔ خدا کا جلوہ مجسم ہو کر انکے روپ میں لوگوں کے سامنے آئیگا شاید اسی دور کیلئے علامہ اقبالؒ نے بھی فرمایا؛

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں ۔۔۔ کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

مشکواۃ شریف کے باب کتاب الفتن میں دیدارِ الٰہی کی بابت مندرجہ ذیل احادیث بیان کی گئی ہیں؛

☆ **عن جریر بن عبداللہ قال قال رسولُ اللہ انکم سترون ربکم عیاناً وفی روایۃٍ قال کنا جلوساً عند رسولُ اللہ فنظر الی القمر لیلۃ البدر فقال انکم سترون ربکم کما ترون ھٰذا القمر ولا تضامّون فی رویۃ .... الخ متفق علیہ .** (مشکواۃ شریف، کتاب الفتن، رقم 5411)

ترجمہ :- حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ! عنقریب تم اپنے رب کو ظاہری طور پر دیکھو گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اسے

دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (متفق علیہ)۔

قرآن مجید میں بھی ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

☆ والّذین کفروا بایٰت الله ولقآئہ اولئک یئسو من رّحمتی و اولئک لهم عذاب الیم ٥

(سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 23، پارہ 20، رکوع 15)

ترجمہ :- اور جنہوں نے اللہ کی نشانیوں اور اسکی ملاقات کا انکار کیا وہ میری رحمت سے ناامید ہوگئے اور انکے لئے دردناک عذاب ہے۔

☆ وما تاتیهم مّن ایة رّبّهم الّا کانو عنها معرضین ٥ فقد کذّبو ا بالحقّ لمّا جآءهم ط (سورۃ الانعام، آیت نمبر 4-5، پارہ 7، رکوع 7)

ترجمہ :- اور جب بھی انکے پاس انکے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ تو بیشک انہوں نے حق کو جھٹلا دیا جب بھی وہ انکے پاس آیا۔

☆ سنریهم ایٰتنا فی الآفاقِ و فیٓ انفسهم حتّیٰ یتبیّن لهم انّه الحق ط (سورۃ حٰم السجدہ، آیت نمبر 53، پارہ 25، رکوع 1)

ترجمہ :- عنقریب ہم انکو اپنی نشانیاں دکھائینگے کائنات میں اور انکے اپنے وجود میں یہانتک کہ ان پر مکمل واضح ہوجائیگا کہ بے شک وہ حق ہے۔

☆ یٰآیها الّذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلةٍ علی المومنین اعزة علی الکفرین یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لآئم ذٰلک فضل الله یوتیه من یشاء والله واسع علیم ٥ (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 54، پارہ 6، رکوع 12)

ترجمہ :- اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھر جائیگا تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کیساتھ آئیگا کہ اللہ ان سے پیار کرتا ہے اور وہ اللہ سے پیار کرتے ہیں۔ ایمان والوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرینگے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کرینگے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

☆ احادیثِ نبوی میں فرمان ہے کہ اس دور میں لوگوں کے نزدیک خدا کے حضور ایک سجدہ کرلینا دنیا ومافیها

سے زیادہ بہتر ہوگا۔ (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء) (مسلم، باب نزول عیسیٰ) (ترمذی، ابواب الفتن) (مسند احمد، مرویات ابی ہریرہؓ)

امام مہدیؑ کے پیغام رساں علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں؛

ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار، وہی مہدی وہی آخر زمانی
کھلے جاتے ہیں اسرار نہانی، گیا دورِ حدیثِ لن ترانی

یاد رہے کہ حضرت موسیٰ نے خدا سے دیدار کی خواہش ظاہر کی تھی جس پر خدا نے جواب دیا **لن ترانی** (تو مجھے نہیں دیکھ سکتا)۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ دیدار نہ کر سکنے کا دور اب گزر گیا۔ بالفاظِ دیگر اب دیدارِ الٰہی میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ علامہ اقبال کی بیشتر شاعری امام مہدیؑ کے دور ہی سے متعلق ہے جسکی وجہ سے انہیں امام مہدیؑ کی خبر دینے والا (پیامبرِ مہدی) کہا گیا ہے۔ اس سلسلے میں اُنکے کچھ مزید اشعار مندرجہ ذیل ہیں؛

☆ بٹھا کے عرش پہ رکھا ہے تُو نے اے واعظ — خدا وہ کیا ہے جو بندوں سے احتراز کرے
☆ دنیا کو ہے اس مہدی برحق کی ضرورت — ہو جس کی نگاہ زلزلہ عالم افکار
☆ کھول کر آنکھیں مری آئینہء گفتار میں — آنے والے دور کی دھندلی سی اک تصویر دیکھ
☆ گزر گیا دور ساقی کہ چھپ کے پیتے تھے پینے والے — بنے گا سارا جہاں میخانہ ہر کوئی بادہ خوار ہوگا
☆ زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدارِ یار ہوگا — سکوت تھا پردہ دار جسکا وہ راز اب آشکار ہوگا
☆ اس جلوہ بے پردہ کو پردوں میں چھپا دیکھ — ایامِ جدائی کے ستم دیکھ ادا دیکھ

امام مہدیؑ کی جو فضیلت مذاہب نے بیان فرمائی وہ کسی ولی نبی کے حصے میں نہیں آئی۔ حضور کی آمد پر ایک گرہن لگا، لیکن امام مہدیؑ کی آمد پر دو گرہن لگیں گے۔ کسی نبی ولی کی تصویر اسکے آنے سے پہلے ظاہر نہیں کی گئی لیکن امام مہدیؑ کی تصاویر بیک وقت چاند، سورج، دیگر ستاروں کے علاوہ بے شمار مقاماتِ مقدسہ پر ظاہر کی جائینگی۔ کسی شخصیت کے آنے پر اسطرح آسمانوں سے اعلان نہ ہوا کہ تمام مخلوق اپنے کانوں سے اپنی اپنی زبان میں سن سکے۔ باطل کو مکمل طور پر جڑ سے اکھاڑنے کا سہرہ بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے کسی کے حصے میں نہیں آیا ماسوائے مہدی آخرالزماں کے۔ دنیا کے تمام چھوٹے بڑے مذاہب کو یکجا کر کے ایک مذہب میں ضم کرنے اور تمام فرقوں کو ایک امتِ واحدہ میں تبدیل کرنے کا سہرہ بھی کسی معتبر ہستی کے حصے میں نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے دور میں کچھ مُردوں

کو زندہ کیا لیکن تخلیقِ آدم سے لیکر دورِ آخر تک کی تمام پچھلی محبت ارواح جنہوں نے اللہ کی خاطر بے حد تکالیف اٹھائیں انہیں زندہ کر کے اِسی دنیا میں خوشخبری دینا اور اسی طرح پچھلی تمام کافر ارواح جنہوں نے اللہ کے پیاروں کو تکالیف پہنچائیں انہیں اِسی دنیا میں زندہ کر کے سزا دینا کسی بڑی سے بڑی ہستی کے حصے میں نہیں آیا۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن تو سبھی نے اُٹھ کر اپنا اپنا حساب دینا ہے لیکن قیامت سے پہلے اسی دنیا میں سزا و جزا دینے کا اختیار بھی بتا رہا ہے کہ امام مہدیؑ کی صورت میں کونسی ہستی دنیا میں موجود ہوگی۔

روئے زمین کو ناانصافیوں، ظلم و جبر اور بے سکونی سے مکمل طور پر پاک کرنے کا اعزاز بھی اُسی ایک اکیلی ذات کیلئے محفوظ ہے۔ اُنکے دور کی خوشحالی بھی بے مثل و لاجواب ہوگی۔ روئے زمین کو جنت میں تبدیل کرنے کا اعزاز بھی اُنہی کے انتظار میں محفوظ رکھا گیا ہے۔ زمین کی بساط بھی اُنکے واپس جانے پر لپیٹ دی جائے گی گویا وہی اس کائنات کا اصل مہمانِ خصوصی ہے۔ اُن سے پہلے برگزیدہ ہستیوں کے جانے پر کاروبارِ کائنات پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ حضور پاکؐ اور دیگر ہستیوں کا امام مہدیؑ کو یاد کر کے رونا اور اُن سے ملنے کی آرزو میں تڑپنا بھی بہت کچھ سمجھاتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا آسمان پر اٹھایا جانا بھی اسی سلسلے کی کڑی تھی۔ حضرت عیسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی خواہش کی تھی، اللہ نے جواب دیا کیا تم نے موسیٰؑ کا حشر نہیں دیکھا۔ انہوں نے اسکا کوئی اور رستہ پوچھا تو رب نے کہا اسکے لئے تمہیں نبوت سے دستبردار ہونا پڑیگا۔ جس پر وہ بخوشی راضی ہوئے اور انہیں آسمانوں میں اٹھا لیا گیا۔ اگر اسلام یا کسی اور مقصد کیلئے اوپر گئے ہوتے تو وہ حضور پاکؐ کے دور میں لوٹ آتے کہ اسلام میں داخل ہونے کا اس سے بہتر کوئی اور موقع نہیں ہوسکتا تھا لیکن مزید 1400 سال انتظار کیا تو اسکی وجہ یہی دیدار کی خواہش تھی۔ بنی اسرائیل سے بھی اللہ نے نیچے زمین پر آنے کا وعدہ کیا تھا اور اسی وعدے کی بنا پر وہ آج تک بے چینی سے خداوند کے نیچے آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ امام مہدیؑ کے انتظار کو تمام عبادات سے افضل ترین عبادت کہا گیا۔

یہ تو کچھ اسرار و رموز ہیں جسکے صرف اشارے اللہ تعالیٰ نے قرآن و دیگر آسمانی کتابوں میں دیے یا انبیاء و اولیاء نے اللہ سے کلام کے بعد بیان فرمائے۔ بقیہ راز تو مہدیؑ آخر الزماں خود اپنی زبانِ مبارک سے کھولیں گے۔ جیسا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ کا فرمان کہ علم کے 27 میں سے صرف 2 حروف انبیاء کے ذریعے منکشف کئے گئے بقیہ 25 حروف وہ آخری مسیحا خود آکر بیان فرمائینگے۔

مندرجہ بالا تمام باتیں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ امام مہدیؑ کی انسانی صورت میں آنے والی ہستی

اصل میں کون ہوگی۔ وہ لوگ جنہوں نے قرآن یا دیگر آسمانی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا انہیں یہ باتیں دیومالائی قصے (Mythology) لگیں گی۔ لیکن اگر قرآن شریف اور دیگر آسمانی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو یہی اندازِ بیاں ملیگا اور ہر چیز واضح ہو جائیگی۔ یاد رہے کہ کمیونسٹ اور مذہب کے منکر لوگ (Athiest) آسمانی کتابوں میں درج واقعات اور اُنکے اندازِ بیاں کی وجہ سے اُنہیں دیومالائی قصے کہانیوں کی کتابیں قرار دیتے ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن شریف کے علاوہ دیگر آسمانی کتابیں (توریت، انجیل، زبور اور دیگر صحیفے) برحق ہیں اور یہ بھی اللہ کی جانب سے نازل کیے گئے ہیں اور مسلمان کیلئے اِن تمام آسمانی کتابوں پر یقین کرنا ایمان کی اولین شرائط میں سے ہے۔ گوکہ اِن آسمانی کُتب میں تحریف کردی گئی لیکن پھر بھی اُنہیں یکسر اور مکمل طور پر جھٹلایا نہیں جاسکتا بالفاظِ دیگر انہیں سوفیصد (100%) غلط یا جھوٹا نہیں کہا جاسکتا۔

اس ساری گفتگو کا اصل مقصد صرف لوگوں کی توجہ اُس ذات کی جانب مبذول کرانا اور انہیں احساس دلانا ہے کہ اُس عظیم المرتبت واعلیٰ ہستی کے ظہور کے لمحات بالکل سر پر کھڑے ہیں اور ہم دنیا ومافیھا میں مگن ہیں۔ واضح ہو اُس ذات سے اتنی زیادہ بے توجہی انسانیت کیلئے بہت بھاری پڑیگی۔ لوگوں کو اس ذمہ داری پر آمادہ کرنا ہے کہ وہ اپنی توجہ اس ذات کے انتظار میں گزاریں کہ وہ لمحات جنکا انتظار کروڑہا سالوں سے تھا سر پر پہنچ چکے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اس دنیا کے مال اور اولاد کی محبت کی خاطر بہت بڑے اور ہمیشہ کے نقصان سے دوچار ہو جائیں۔

حق وباطل کی تمیز

دورِ آخر میں خالقِ کائنات کی طاقت سے جو کام امام مہدیؑ کرینگے، استدراج کی طاقت سے وہی کام دجال بھی کر دکھائے گا۔ اور لوگوں میں تمیز کرنا مشکل ہوگا کہ مہدی کون ہے اور دجال کون؟ اسی لئے تمام انبیاء اس فتنے سے پناہ مانگتے تھے اور اسی بنا پر حضور پاک بھی سخت پریشان رہتے تھے اور امت کو اس فتنے سے بچانے کی بار بار دعا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی امت کو اس فتنے سے بچانے کیلئے کئی احادیث میں صراحت کیساتھ دونوں کا فرق بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ان میں سے جو کانا ہوگا وہ دجال ہوگا کیونکہ رب کانا نہیں۔

☆ انّ عبداللہ بن عمرؓ قال قام رسولُ اللہ فی النّاس فاثنیٰ علی اللہ بما ھو اھلہ ثم ذکر الدجال فقال انّی لا نذر کموہ وما من نبی الّا وقد انذرہ قومہ ولکنّی ساقول لکم فیہ

قولاً لم یقله نبی لقومه انّه اعور و انّ الله لیس باعور . (صحیح بخاری، کتاب الفتن، رقم 1998)

ترجمہ :- سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا، رسول اللہ لوگوں میں کھڑے ہوئے تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان ثناء بیان کی۔ پھر دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں اُس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اُس سے ڈرایا نہ ہو لیکن میں تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی یعنی وہ (دجّال) کانا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔

☆ عن انسؓ قال قال النبیؐ ما بعث نبی الّا انذر امته الاعور الکذاب الا انه اعور و انّ ربکم لیس باعور و ان بین عینیه مکتوب کافر فیه . (صحیح بخاری، کتاب الفتن، رقم 2002)

ترجمہ :- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ! کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں اور اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔

☆ عن عبدالله قال ذکر الدجّال عند النبیؐ فقال انّ الله لا یخفیٰ علیکم انّ الله لیس باعور و اشار بیده الیٰ عینه و انّ المسیح الدجّال اعور العین الیمنیٰ کانّ عینه عنبة طافیة . (صحیح بخاری، کتاب التوحید، رقم 2260)

ترجمہ :- نافع نے حضرت عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریمؐ کے حضور دجال کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور اپنے دستِ مبارک سے اپنی چشمِ پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے گویا اسکی آنکھ پکے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

☆ اخبرنا قتادة قال سمعت انساً عن النبیؐ قال ما بعث الله من نبی الّا انذر قومه الاعور الکذّاب انّه اعور و انّ ربکم لیس باعور مکتوب بین عینه کافر . (صحیح بخاری، کتاب التوحید، رقم 2261)

ترجمہ :- قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ! اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نے اپنی قوم کو کانے کذّاب سے ڈرایا کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ.................. لتصنع علیٰ عینی تغذّی و تجری باعیننا۔

بقول امام بخاریؒ (کتاب التوحید، باب 1247) ان آیات میں خدا کی آنکھ سے مراد اُسکا علم ہے۔

دجال کی ایک آنکھ سے مراد ایک علم ہے یعنی علمِ ظاہر (یا علمِ کتاب وشریعت) میں تو اسکو کمال حاصل ہوگا لیکن دوسری آنکھ (علمِ باطن، سینے کا علم یا علمِ طریقت) سے یکسر عاری ہوگا۔ جبکہ امام مہدیؑ کے پاس دونوں آنکھیں یا دونوں علوم (علمِ ظاہر و علمِ باطن) موجود ہونگے۔ یعنی امام مہدیؑ کی تعلیم روحانیت سے بھرپور ہوگی اور ہر منصف مزاج شخص کیلئے قابلِ قبول ہوگی خواہ اسکا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

امام مہدیؑ کا وطن

(1) - نبی پاکؐ کے تعلق کی وجہ سے عرب ممالک سے ہماری مذہبی اور جذباتی وابستگی ہے اور اسی وجہ سے ہم دین سے متعلق ہر اچھی بات کو خطّہ عرب سے جوڑ دیتے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ اسی مذہبی اور جذباتی وابستگی کی بناء پر لوگوں میں عموماً یہ خیال پایا جاتا ہے کہ امام مہدیؑ کا تعلق کسی عرب مملکت سے ہوگا۔ لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ امام مہدی کا ظہور خانہ کعبہ سے ہوگا۔ اس حدیث کے مطابق امام مہدی کی پہچان اور تصدیق تو خانہ کعبہ سے ہوگی۔ لیکن اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انکا وطن بھی سرزمینِ عرب کا کوئی ملک ہوگا۔ اگر احادیث پر غور کیا جائے تو اس میں ہند کے علاقے کا بکثرت ذکر ملتا ہے حالانکہ حضور پاکؐ کے دور میں اسلام ہند تک نہیں پہنچا تھا۔ احادیث وروایات پر تحقیق کرنے سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ امام مہدیؑ کا وطن ہند کا کوئی علاقہ ہوگا جسکا اشارہ کئی احادیث میں بھی ملتا ہے۔ مثلاً ایک حدیث ہے کہ مجھے ہند سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔ اس سے مراد کئی لوگ یہ لیتے ہیں کہ حضور پاکؐ نے اپنے چاہنے والوں کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ایسا کہا ہے لیکن ہند (برصغیر پاک و ہند) میں رہنے والے حضور پاکؐ سے محبت یا چاہت میں اصحابہ کرام سے تو نہیں بڑھ سکتے اسلئے اگر محبت کرنے والوں کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا تو یہ حق صرف اور صرف انکے اصحابہ کرام ہی کا ہوسکتا تھا جو کہ عرب ممالک سے تعلق رکھتے تھے اور وہ ہند سمیت دنیا کے کسی بھی علاقے کے لوگوں سے زیادہ حضور پاکؐ کے جانثار اور آپؐ سے محبت کرنے والے تھے۔ یہ اشارہ دراصل مستقبل میں آنے والی عظیم الشان ہستی امام مہدیؑ کی طرف ہی تھا کہ انکا تعلق ہند کے علاقے سے ہوگا۔ اسکی تصدیق علامہ اقبال کے اس شعر سے بھی ہوتی ہے کہ

میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے   میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

(2) - مزید تصدیق مندرجہ ذیل احادیث سے ہوتی ہے،

☆ **اذا رأیتم الرایات السود قد جائت من قبل خراسان فائتو ھا فان فیھا خلیفة الله المھدی .** (رواہ احمد والبیہقی فی دلائل النبوة والمشکواة فی باب اشراط الساعة)

ترجمہ :- جب تم خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے آتے دیکھو تو ان کی طرف آ جاؤ کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی علیہ السلام ہوں گے۔

☆ **اذا رأیتم الرایات السود قد اقبلت من خراسان فاتوھا ولو حبوا علی الثلج فانّ فیھا خلیفة الله المھدی.** (الحاوی للفتاوی جلد 2)

ترجمہ :- حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیبؐ نے فرمایا کہ جب تم خراسان سے کالے جھنڈے آتے دیکھو تو ان کی طرف آ وٴ اگر چہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے بیشک اللہ کے خلیفہ مہدی علیہ السلام ان میں جلوہ افروز ہونگے۔

مندرجہ بالا احادیث بتاتی ہیں کہ امام مہدی کا وطن خُراساں کے قریب کسی علاقے میں واقع ہوگا۔ دورِ نبوی میں ملکِ فارس کی سرحدیں دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں ۔ اس وقت کا خُراسان موجودہ ایران کے مشرقی حصے، وسطی ایشیائی ریاستوں کے کچھ حصے، افغانستان اور پاکستان کے بیشتر علاقوں پر مشتمل تھا۔ اُس وقت کے خُراسان کے مشہور شہروں میں نیشاپور، ہرات، بلخ وغیرہ شامل تھے۔ (موجودہ خراساں جو اِس وقت ایران کا ایک مغربی صوبہ جسکا دارالحکومت مشہد ہے، دورِ نبوی کے خراسان کے نصف سے بھی کم ہے)۔ یعنی دورِ نبوی میں پاکستان کا بیشتر علاقہ خراسان میں شامل تھا۔

(3) - مزید تصدیق مندرجہ ذیل احادیث سے بھی ہوتی ہے،

☆ **عن ثوبان مولیٰ رسولؐ الله قال قال رسولؐ الله عصابتان من امتی احرزھما الله من النار . عصابة تغزو الھند و عصابة تکون مع عیسیٰ ابن مریم علیھما السلام.** (سنن نسائی، مسندِ احمد)

ترجمہ :- حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا ! میری امت میں سے دو جماعتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ

تعالیٰ نے (جہنم کی) آگ سے محفوظ فرمادیا۔ ایک وہ جو ہندوستان میں جہاد کریگی اور دوسری وہ جو حضرت عیسیٰ ابنِ مریم کیساتھ ہوگی۔

☆ مسلمانوں کا ایک لشکر ہندوستان میں جہاد کریگا اور اللہ کے نزدیک مقبول و مغفور ہوگا۔ جب یہ لشکر کامیاب و کامران واپس ہوگا تو ملک شام میں حضرت عیسیٰؑ کو پائیگا۔ (ابونعیم)

دورِ آخر میں دو ہی معروف ہستیاں اس دنیا میں حق کو غالب کرنے میں مصروف ہونگی ایک امام مہدی علیہ السلام اور دوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ مندرجہ بالا احادیث میں انہی دو جماعتوں کا ذکر ہے ایک جماعت امام مہدیؑ کے ساتھ اُنکے وطن (ہند کے علاقے) میں حق کے مخالفوں کے ساتھ برسرِ پیکار ہوگی۔ جبکہ دوسری وہ جو دنیا کے کسی اور علاقے میں حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ جہاد میں مصروف ہوگی۔ کئی لوگ اس حدیث سے مراد دو ملکوں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ہونے والی جنگوں کو لیتے ہیں حالانکہ یہ جنگیں سیاسی بنیاد پر ایک خطہ زمین (کشمیر) کیلئے لڑی گئیں۔ صرف ملکِ ہندوستان سے لڑنا مراد ہوتی تو محمود غزنوی نے بھی ہند پر حملے کئے لیکن ان سب جنگوں کی بنیاد حق و باطل نہیں تھا۔ یہ سب جنگیں سیاسی نوعیت کی تھیں اور دنیاوی مقاصد کیلئے لڑی گئیں اسے حق و باطل کے درمیان جنگ نہیں کہا جاسکتا۔ حدیث کے الفاظ بھی یہ ہیں کہ جس نے ہند میں یا ہند کے جہاد میں حصہ لیا نہ کہ ہندوالوں سے جہاد کیا۔ حدیث میں جس جنگ کا ذکر ہے وہ دو ملکوں کی جنگ نہیں ہوگی نہ وہ سیاسی، معاشی، خطہ زمین یا انا کی لڑائی ہوگی بلکہ اس وقت دنیا دو (2) واضح طبقوں حق اور باطل میں بٹ چکی ہوگی اور یہ خالصتاً اُنہی دو طبقوں کے درمیان جنگ ہوگی جس میں دونوں ممالک کی اللہ سے محبت کرنے والی ارواح امام مہدیؑ کا ساتھ دینگی اور دونوں ممالک کی اللہ سے بغض رکھنے والی ارواح دجال کا ساتھ دینگی۔ یہ معرکہ ابھی ہونا باقی ہے۔ اس حدیث میں صرف یہ اشارہ دیا گیا ہے کہ حق و باطل کے درمیان وہ آخری جنگ ہند کے علاقے میں ہوگی۔ اور ان جنگوں میں امام مہدیؑ کا ساتھ دینے والوں کے مقام و مرتبہ کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں ملتا ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئیگا جب میری امت والے ہندوستان کے کافروں سے جنگ کرینگے۔ اس جنگ میں حصہ لینے والوں کا بڑا اونچا مقام ہے۔ (مستدرک حاکم)

(4) - حدیثِ نبویؐ ! میں عرب میں سے ہوں لیکن عرب مجھ میں سے نہیں، میں ہند میں سے نہیں لیکن ہند مجھ میں سے ہے۔

مندرجہ بالا حدیث میں حضور پاکؐ نے مستقبل میں امام مہدیؑ سے تعلق کی وجہ سے ہند کی عرب علاقوں پر فضیلت بیان فرمائی ہے۔ اس حدیثِ پاک میں امام مہدیؑ کی آمد پر عرب اور ہند کے علاقوں کے ردِّ عمل کو بھی بیان فرمایا ہے کہ ہند والے (اکثریت) تو مہدیؑ کا ساتھ دینگے لیکن عرب والے انکے مخالفین میں سے ہونگے۔ اسکی وجہ شاید یہ ہو کہ عرب کے حکمرانوں کو خطرہ ہوگا کہ امام مہدیؑ انکی مملکتیں چھین لینگے، روایات میں اسکا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ وہ عربوں سے انکی حکومتیں چھین لینگے اور ساری دنیا کے واحد اور متفقہ حکمران ہونگے۔

(5) - علامہ محمد اقبال جنہیں امام مہدیؑ کا پیامبر (اطلاع دینے والا) بھی کہا جاتا ہے اور اُنکا بیشتر کلام امام مہدیؑ ہی کے دور کی اطلاع و تشریح پر مشتمل ہے۔ اُنکے کچھ اشعار مندرجہ ذیل ہیں؛

☆ پھر اٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے — ہند کو پھر ایک مردِ کامل نے جگایا خواب سے

☆ تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند — اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی

☆ کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ — مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

☆ نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو — تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

(6) - 14 ستارے (از سیّد نجم الحسن کراروی) میں غانم ہندی نامی ایک شخص کا بیان ہے کہ میں امام مہدی علیہ السلام کی تلاش میں ایک مرتبہ بغداد گیا ایک پل سے گزرتے ہوئے مجھے ایک صاحب ملے اور وہ ایک باغ میں لے گئے اور انہوں نے مجھ سے ہندی زبان میں کلام کیا اور فرمایا تم اس سال حج کے لئے نہ جاؤ ورنہ نقصان پہنچ جائے گا۔ وہ امام مہدی علیہ السلام تھے۔

(7) - ہندوستان میں ایک شخص عبداللہ نامی پیدا ہوگا جسکی بیوی آمنہ ہوگی، اسکے ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکا نام محمد ہوگا وہی کوفہ جا کر حکومت کریگا۔ (ارشاد الطالبین، از ملّا اخوند درویزہ)

(8) - بھارت کے مشہور مہامنت دھرم اچاریہ ڈاکٹر شیو شکتی سروپ جی نے 1974 میں بحالت خواب حضرت

رسول اللہؐ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا (آپکا اسلامی نام اسلام الحق رکھا گیا) اور اسی وقت آپ سے کہا گیا کہ اب اس ملک کوکلمہ پڑھاؤاور یہ کہ اس صدی کے خاتمے تک اس سرزمین سے سب کچھ ختم ہو جائیگا اور دوبارہ خلافت کا اس ملک سے آغاز ہوگا۔

(9) - ولی کامل حضرت صوفی برکت علی لدھیانوی مدظلہ العالی نے مردِ کامل کا وصیت نامہ (مورخہ 12 جنوری 1993ء) میں اہلِ پاکستان کے لئے خوشخبری اور اہم پیغام دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور سیدنا رسول اللہ کے صدقے ہم یہ بشارت دیتے ہیں کہ وہ وقت انشاءاللہ آنے والا ہے کہ پاکستان کی ہاں اور ناں میں دنیا کے فیصلے ہوا کریں گے پاکستان کو مردِ کامل کی سربراہی کا شرف نصیب ہونے والا ہے۔ صاحبان نصیب اس کا وسیلہ بنیں گے۔ رکاوٹ ڈالنے والے تباہ ہو جائینگے۔

(10) - ایک اور ولی کامل حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کرمانویؒ نے بھی اپنی ایک پیشگوئی میں برصغیر پاک و ہند پر (عالمگیر بادشاہ کے بعد) ایک درویش کی حکومت کا تذکرہ کیا ہے۔

(11) - صوفی باصفاء، بزرگ صحافی، ادیب اور عارف شاعر جناب محمد علی ماہی اپنی کتاب روح المعانی میں باب الاشارہ میں قرآن پاک کی سورۃ طٰہٰ سے نتائج اخذ کرتے ہوئے لکھتے ہیں چودھویں صدی ہجری کے بعد پھر ایک دفعہ عالمگیر سطح پر نورِ محمدی چمکنے کیلیئے آثار نمودار ہونگے۔ اس مقتدرہ قیامت کے نتیجے میں ازل سے مقدر اصل اور کامل پاکستان جو کہ موجودہ پاکستان، ہندوستان۔ سری لنکا، بنگلہ دیش، برما اور وادی جموں وکشمیر پر مشتمل ہوگا، باقی دنیا پر ہر طرح کا حقیقی وکامل اور دائمی فوق پا جائیگا۔ سب سے پہلی اسلامی سیاسی حکومت اسی پاکستان میں قائم، کارفرما اور جلوہ گر ہوگی۔ اسکو کُل دنیا کے باقی سب ملکوں پر ہر طرح کی سرداری اور فضیلت بخش دی جائیگی۔ اس سلسلے میں 1997 اور 1999 کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔

(12) - پاکستان کے سابق معروف بیوروکریٹ اور صوفی دانشور مرحوم قدرت اللہ شہاب نے بھی اس بات کی تصدیق فرمائی تھی کہ پاکستان بننے سے قبل انہیں بشارت دی گئی کہ کوئی عظیم الشان ہستی اس علاقے سے ظہور کرنے والی ہے اور اسکی پہچان کیلیئے ایک علیحدہ مملکت تشکیل دی جانی ہے۔

(13) - پاکستان نجوم سوسائٹی کے صدر، غازی نجوم کالج راولپنڈی کے پرنسپل اور مشہور پیشن گو غازی منجم کہتے ہیں کہ انبیاءکی تائید میں آنے والا بادشاہ پنجاب سے ظاہر ہوگا۔ پنجاب سے عظیم قوت ابھرے گی جو دنیا میں اسلامی پرچم بلند کردے گی ۔ دنیا تب سمجھے گی کہ راقم کی پیشن گوئیوں کے عین مطابق اور حقیقی طور پر 1401 ہجری مطابق 1981-82 میں وہ ظاہر ہو گئے تھے مگر دنیا والے پہچان نہ سکے بلکہ بعض لوگ خود بخود کہیں گے کہ ہم ہی اندھے تھے کہ وہ عظیم شخص سامنے ہی چلتا پھرتا نظر آتا تھا مگر ہم پہچان نہ سکے۔ مندرجہ ذیل میں غازی منجم کی مشہور کتاب مہدی مسیح کی صدی سے مختلف اقتباسات پیشِ خدمت ہیں؛

"عہدِ حاضر کے عالمِ انسانیت کو ہم بڑے فخر اور اعتماد سے ہدیہ مبارک وتہنیت پیش کرتے ہیں کہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند " سلطانِ عالم نگہبانِ جہاں کے جلوہ افروز ہونے کی ساعتیں قریب سے قریب تر آرہی ہیں۔ یہ سلطانِ ذی جاہ سیارہ شمس کی بدولت پاکستان میں اسلام کو حقیقی شان وشوکت بخشے گا اور اِسکی عظیم روحانی برکات اور ملّی حسنات سے دنیا فیضیاب ہوگی۔ میرا گمانِ غالب اور میرا مشاہدہ افلاک یہ باور کراتا ہے کہ یہ مایہ ناز شخصیت اور یگانہ روزگار پیشوا اور خطرات میں گھری ہوئی انسانیت کا نجات دہندہ 1401 ہجری کے اختتام تک حدِ عقرب پنجاب سے جلوہ افروز ہوگا۔ میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اسکی موجودگی کی ایسی نشانیاں بھی ہیں جو عالمِ انسان کے سامنے تو ہیں مگر سب کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ وہ اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ 4 فروری 1962ء کو تمام سیاروں کا اجتماع ہوا۔ اور یہ اجتماع علاقہ پنجاب میں ہوا جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ پنجاب دنیا کا مرکز ہوگا۔ اور یہیں سے ساری دنیا کیلئے شاہی حکم جاری ہونگے۔

بالآخر اسی مذکورہ ہستی کے تابع ہونے کیلئے تمام مذاہب کے لوگ اسے تلاش کرینگے اور کہیں گے کہ وہ ہمارا ہے پھر اس پر تمام قوموں کے درمیان جھگڑا پڑیگا۔ یعنی عیسائی کہیں گے کہ وہ ہمارا مسیح ہے، یہودی کہیں گے ہمارا خداوند ہے، ہندو کہیں گے ہمارا کالکی اوتار ہے اور مسلمان اسے اپنا مہدی قرار دینگے۔ غرضیکہ تمام مذاہب والے اسکو اپنا تصوّر کرینگے۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی کہتے ہیں کہ تمام دنیا پر ہماری حکومت ہوگی اور عیسائی سمجھتے ہیں کہ مسیح آئیگا تو تمام دنیا پر اُنکی حکومت ہوگی۔ ایسے ہی ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ کالکی اوتار ان میں سے ہوگا اور ہندو ساری دنیا پر چھا جائینگے تب دھرم کی حکومت ہوگی مگر حقیقتاً وہ شخصیت نہ تو مسلمانوں کیلئے ہوگی اور نہ کسی ایک مذہب کی ہوگی بلکہ وہ تمام لوگوں کیلئے یکساں ہوگا۔ کیونکہ وہ صرف خدا کا ہوگا اور خدا کا ہی قانون جاری کریگا۔

میری عاجزانہ گزارش یہ ہے کہ کوئی بھی آسمانی کتاب یہودیوں کی ہے نہ عیسائیوں کی اور نہ ہی مسلمانوں کی ملکیت ہے تمام کتابیں آسمانی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پاک نبیوں کے ذریعے تمام دنیا کے باشندوں کے مستقبل کیلئے ہدایات واخبار کی غرض سے عطا کی گئیں۔

دنیا کی ریت ہے جب کوئی شخص نئی اور انوکھی بات کرتا ہو تو دنیا اسے جھوٹا مغز پھرا ضرور کہتی ہے۔اسی لئے بعض لوگ مجھے ایسا ہی کیوں نہ سمجھیں؟ جبکہ میں یہ لکھتا ہوں کہ شاہِ خاورِ دُنیا کا رہبر ظاہر ہونے کو ہے۔اور وہ ظاہر بھی پنجاب سے ہوگا۔دنیا کی ایک ریت یہ بھی ہے کہ کسی بھی انوکھی بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی جاتی اسی لئے بعض نے میری مذکورہ بات کو تسلیم نہیں کیا۔کیونکہ میری انوکھی باتیں ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔

پاکستان کی بہت سی ایسی عجیب باتیں ہیں جو عوام کے سامنے تو آئیں مگر یہ بھول گئے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ بعض لوگ روحانیت کے قائل ہی نہیں۔اسلئے وہ نہیں سمجھ سکے کہ پاکستان کی ایک انوکھی اور منفرد حیثیت کیوں اور کس طرح ہے؟ جبکہ میں برس ہا برس سے اعلان کر رہا ہوں کہ وہ شخصیت جو دنیا کی رہبری کریگی ساری دنیا پر اسکی بادشاہت قائم ہے حقیقت میں یہ پاکستان اسی نے بنایا ہے۔اسی لئے پاکستان کی پنہائیوں میں ایسی قوت کارفرما ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی قوت جو بھی اس سے ٹکرائے گی نقصان خود اسی کا ہوگا نیز ٹکرانے والی قوت کمزور ہو جائیگی۔اور اس سے پاکستان کو قوت حاصل ہوگی مگر بعض دنیا والے سوچتے کم ہیں اور منطق زیادہ بگھارتے ہیں۔

جس شخصیت کو میں نے دنیا کا بادشاہ لکھا ہے اسکی اتنی بڑی حیثیت ہونا اور اسکا پنجاب سے ظاہر ہونا صرف علمِ نجوم سے ہی ثابت نہیں کیا بلکہ اس عظیم ہستی کو آسمانی کتابوں سے بھی ثابت کیا گیا ہے۔آسمانی کتابوں کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ پنجاب سے ہی ظاہر ہوگا وہ شخص اپنی عظیم حیثیت کا مدعی خود نہ ہوگا۔بلکہ لوگ اسے خود پہچاننے لگیں گے اور اسکو ہر مذہب والے صرف اپنا رہبر کہیں گے۔یعنی ہندو کہیں گے یہ ہمارا ہے یہودی عیسائی اور مسلمان کہیں گے کہ یہ ہمارا ہے۔میں نے اپنی پیشگوئیوں میں اسکی تفصیل لکھی ہے کہ وہ ایسا ہوگا۔وقت آئیگا تو سب کو معلوم ہو جائیگا اور وہ ہر مذہب کیلئے رہبر ہوگا۔میں نے اس ہستی کی شناخت کیلئے دنیا کے علماؤں سیاستدانوں اور پوپ پادریوں کو مطلع کر دیا ہے کہ دنیا کے جو لوگ یا قومیں میری کی گئی نشاندہی کو بوگس تصور کر کے اسے نظر انداز کر دینگے اور میری جدوجہد پر توجہ نہیں دینگے بعد میں ندامت انکا مقدر ہوگا۔

اہلِ پاکستان پر اللہ کا خاص کرم ہے اس ملک کو روحانی ہستیوں نے بنایا ہے اور انہی روحانی ہستیوں کے تحت

اب بھی ہے۔ میں پاکستان کی حقیقی قوت جو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے اور اسلام کی ترقی کے وہ مخفی راز جنہیں وہ نہیں جانتے پورے ثبوت کیساتھ پیش کردونگا اور میں یہ ثابت کردونگا کہ پاکستان خدا کا اپنا ملک ہے اور یہ روحانی قوتوں کا مسکن ہے۔

یسعیاہ نبی باب 18 میں پنجاب کا واضح ذکر اس طرح کیا ہے، آہ پروں کے پھڑ پھڑانے کی سرزمین جو گوش (ایتھوپیا) کی ندیوں کے پار ہے، اے تیز رفتار ایلچیو! اسکی قوم کے پاس جاؤ جو زور آور اور خوبصورت ہے۔ اس قوم کے پاس جو ابتدا سے اب تک مہیب ہے۔ ایسی قوم جو زبردست اور فتحیاب ہے۔ جس کی زمین ندیوں سے منقسم ہے۔ نیز یسعیاہ نبی باب 41 کسی نے مشرق سے اسکو برپا کیا۔ اس طرح انجیل متی باب 24 میں مشرق کا ذکر خصوصی طور پر کیا ہے۔ عوام کو بار بار مطلع کر رہا ہوں کہ کوش سے مشرق میں ندیوں میں منقسم یہی ایک خطہ ہے جسکا نام پنج آب ہے۔ کتاب مقدس میں اسی کے لوگوں کو زور آور اور خوبصورت مہیب زبردست اور فتحیاب لکھا ہے۔ بائبل میں پنجاب کا ذکر کئی جگہ پر کیا گیا ہے۔

شاہِ خاور ہم میں موجود ہے مگر وہ ابھی تک مخفی ہے۔ اس بزرگ اور عظیم ہستی کی نشانیاں ہمارے سامنے ہیں مگر عام لوگ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اسکی موجودگی کی نشانیاں بہت واضح اور دنیا بھر کے سامنے ہیں روحانی طور پر جو کچھ اس شخص سے ہوا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہی دنیا کے سامنے ہے۔ حالانکہ آنکھیں تو ہیں پر دیکھ نہیں سکتے۔ کان بھی ہیں پر سن نہیں سکتے۔ عقل بھی ہے پر سمجھ نہیں سکتے۔ گو اسکے سمجھنے کیلئے بڑی بصیرت کی ضرورت بھی نہیں۔

مکاشفہ 16 / 19 کے عین مطابق میں یقین سے کہتا ہوں کہ جب وہ دنیا والوں کے سامنے آئیگا تو لازم ہے کہ اسکی پوشاک اور ران پر لکھا ہوا ملے گا **بادشاہوں کا بادشاہ** اور **خداوندوں کا خداوند**۔

(14) - مشہور پیشن گو ایم ایم ملک نے 13 اگست 1993 کو ہفت روزہ تصویرِ پاکستان میں پیشگوئیاں کرتے ہوئے کہا کہ آخر کوئی بڑی تبدیلی آنے والی ہے اور کوئی طاقتور انسان اس ملک میں استحکام لائے گا۔

(15) - بدھ مت کے پیروکار لوب سنگ رمپا جنہوں نے مختلف کتابیں لکھیں، انکی ایک کتاب زندگی کے ابواب (Chapters Of Life) میں لکھا ہے کہ دنیا کی رہبری کرنے والی ہستی کا وطن مشرقِ وسطیٰ ہے۔ یہ عالمی لیڈر 2005 میں منظرِ عام پر آئیگا۔

(16) - مشہور امریکی پیشن گو خاتون جین ڈکسن کہتی ہیں کہ ساری دنیا میں انقلاب کا باعث بننے، ساری دنیا کو

واحد عقیدے پر متحد کرنے اور خدائے تعالیٰ کی دانائی اور حکمت کا سبق دینے والی ذات 05 فروری 1962 کو مشرقِ وسطیٰ کے ایک کسان کے گھر میں پیدا ہوچکی ہے۔ یاد رہے کہ پاکستان مشرقِ وسطیٰ کے دہانے اور خلیج کی ریاستوں کے بالکل قریب واقع ہے بالخصوص اسکے شہر کراچی اور گوادر وغیرہ۔ مغربی ممالک پاکستان کو مشرقِ وسطیٰ میں ہی شمار کرتے ہیں۔

(17) - بانی وسرپرست ادارہ منہاج القرآن پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 25 مئی 1989 کو تاسیسِ انقلاب کانفرنس موچی دروازہ لاہور سے خطاب کرتے ہوئے کہا ! اس اعلانِ لاہور کے ذریعے پہلی بات واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اللہ ربّ العزت کی مدد ونصرت سے اور حضور نبی آخرزماں کی رحمت کے تصدق سے انشاء اللہ بیسویں صدی مکمل ہونے سے پہلے سرزمینِ پاکستان پر انقلاب مکمل ہوچکا ہوگا۔

(18) - امیر تنظیمِ اسلامی پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد پندرہ روزہ ندا لاہور میں لکھتے ہیں کہ مشرق اوسط کے مشرقی جانب کے ممالک کا تذکرہ بھی احادیث مبارکہ میں موجود ہے ان ممالک کے مسلمان حضرت امام مہدیؑ کی مدد ونصرت کیلئے میدان میں نکلیں گے، حضرت عیسیٰ کے ہمرکاب ہوکر جہاد کرینگے اور یہی وہ حدیث مبارکہ ہے جس کی روشنی میں علامہ اقبال نے فرمایا تھا " میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے۔ میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے " برِ صغیر کے علاقے سے حضورؐ کو ٹھنڈی ہوا آئی تھی۔ اسلام کے علمی غلبے کا آغاز یعنی خلافتِ اسلامیہ کے قیام کا نقطہ آغاز انہی غیر عرب ممالک میں سے کوئی ملک بنے گا۔ یہ ممالک عرب کے مشرقی علاقے میں واقع ہیں جس میں پاکستان اور افغانستان بھی شامل ہیں یہیں سے مہدیؑ کے لشکر کو اسلام کے غلبہ کیلئے اصل قوت مہیا ہوگی۔

(19) - یاد رہے کہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اور اس پاک سرزمین کا نظریہ بھی ایک ولی کامل علامہ اقبالؒ نے دیا تھا اور اسکی تشکیل میں اولیاء اللہ کی مدد اور نصرت بھی شامل رہی ہے۔ اور یہ ملک 27 رمضان (شب قدر) کی مبارک ومقدس رات کو معرضِ وجود میں آیا ہے۔

مندرجہ بالا احادیث، علامہ اقبال کے اشعار، واقعات اور پیشگوئیاں صاف ظاہر کررہی ہیں کہ اس ذاتِ

عالیشان کا وطن یہی سرزمینِ پاکستان ہے اور حق و باطل کے درمیان آخری معرکہ بھی اسی سرزمین (برصغیر پاک و ہند) پر لڑا جائیگا جو دو ملکوں کے درمیان نہیں بلکہ دو طبقوں حق و باطل کے درمیان ہوگا۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں (اقبال)

☆

امام مہدیؑ کا سنِ ظہور

روایتِ اوّل : علامہ شیخ مفید، علامہ سید علی، علامہ طبری اور علامہ شبلنجی رقم طراز ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے وضاحت فرمائی ہے کہ آپ طاق سن میں ظہور فرمائیں گے۔ (جیسا کہ 2003, 2005, 2007 عیسوی یا 1429, 1427, 1425 ہجری وغیرہ)۔

روایتِ دوم : رسالہ الحافظ لاہور ماہ فروری 1920، میں جناب مولانا آغا مہدی صاحب نے امام مہدیؑ کے سنِ ظہور سے متعلق ایک مضمون لکھا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ علامہ مجلسی نے رسالہ رجعت میں تفسیرِ عیاشی سے امام محمد باقرؑ کا ایک قول نقل کیا ہے جس میں امام محمد باقرؑ نے قرآن کے حروفِ مقطعات (آلرا) کو بنیاد بنا کر وقتِ ظہورِ امام کی خبر دی تھی امام محمد باقر کے الفاظ یہ تھے:

☆ یقومنا قائمنا عند القفانما بآلرا. (تفسیر عیاشی و تفسیر صافی)

خروج می کند قائم اہلبیتؑ نزد منقضی شدن این۔ حروف بآلرا

ترجمہ :- ہمارے قائم الرا کے حروف کے اختتام پر ظہور فرمائینگے۔

علامہ مجلسی نے دراصل قرآن کی پانچ سورتوں (سورۃ ھود، سورۃ ابراہیم، سورۃ حجر، سورۃ یونس اور سورۃ یوسف) کے آغاز میں موجود حروفِ مقطعات (الر) کو بنیاد بنایا جسکے اعداد 1155ھ بنے جو عرصہ ہوا گزر چکے۔ جبکہ اس میں سورۃ رعد کے شروع میں موجود المرا کو بھی شمار کیا جانا چاہئے تھا۔ جس سے تمام اعداد کا مجموعہ 1426ھ بنتا ہے۔ اسلئے قوی احتمال ہے کہ آئندہ 1426 ہجری تک امام زمانہ ظہور فرمالیں۔

روایتِ سوم : حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد:

اذانفد عدد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فانه یکون او ان خروج المهدی من بطن امه. (فتوحاتِ مکیہ، از حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی)

ترجمہ :- جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف کے عدد کے مطابق صدیاں ختم ہوں گی تو پھر مہدی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونگے۔

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ نے اسے یوں نظم فرمایا؛

اذا نفد الزمان علی حروف بسم اللہ فالمھدی قاما

ودوراۃ الخروج عقیب صوم الا ابلغہ من عندی سلاما

ترجمہ :- جب بسم اللہ کے حروف کے مطابق زمانہ گزر جائے تو امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور ظہور کا دور بھی بعد رمضان کے ہوگا۔ جب تشریف لائیں تو انہیں میری طرف سے سلام عرض کرنا۔

(روح البیان پارہ 18، سورۃ النور، آیت نمبر 32، از علامہ محمد اسمٰعیل حقی) (اردو ترجمہ بنام فیوض الرحمٰن، از علامہ فیض احمد اویسی)

بسم اللہ کے اعداد 1900 بنتے ہیں۔ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ نے ہجری یا عیسوی سن کی صراحت نہیں فرمائی ہے وہاں صرف بسم اللہ کے حروف کے اعداد کے مطابق سال گزر جانے کا ذکر ہے۔ اس میں سنِ ظہور زیادہ سے زیادہ 2000ء بنتا ہے جو گزر چکا۔ ہوسکتا ہے اس میں ظہور کے بجائے امام مہدی سے متعلق کسی اور بات کی طرف اشارہ ہو۔

روایتِ چہارم : احادیثِ نبوی کی بنیاد پر۔

دنیا کی عمر سات دن ہے میں اس کے پچھلے دن میں مبعوث ہوا ہوں۔ (حدیث شریف)

میں امید کرتا ہوں کہ میری امت کو خدائے تعالیٰ نصف دن اور عنایت فرمائے گا۔ (حدیث شریف)

انّ یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون . (القرآن)

ترجمہ :- تیرے رب کے ہاں ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار برس کے برابر ہے۔

مندرجہ بالا احادیث اور آیتِ قرآنی کی روشنی میں اِس امت کی زیادہ سے زیادہ (Maximum) عمر 1500 برس ثابت ہوئی۔ گویا اسکے بعد قیامت آجائیگی۔ اس وقت 1424ھ چل رہا ہے اور 1500ھ آنے میں صرف 76 سال باقی ہیں۔ قیامت سے قبل کئی مراحل طے ہونے ہیں جن میں امام کا ظہور کرنا، باطل کو نیست و نابود کر کے دنیا میں امن قائم کرنا اور کچھ عرصہ تک دنیا میں قیام اور حکومت کرنا شامل ہیں۔ ان مراحل کیلئے درکار وقت کو اگر 76 سالوں میں سے منہا کر لیا جائے تو بہت کم وقت بچتا ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ظہور کا معاملہ بس لمحوں کی بات ہے اور بہت تھوڑے عرصے میں امام ظہور فرمالینگے۔

روایتِ پنجم : شاہ نعمت اللہ ولی کاظمی المتوفی 837ھ نے اپنی مشہور پیشگوئی میں ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کیلئے 1380ھ کا حوالہ دیا ہے۔

قبلِ ظہور رونما ہونے والے واقعات

حادثات و سانحات کا عام ہونا : قبلِ ظہور جو واقعات رونما ہونگے ان میں فسق و فجور، فحاشی، منکرات، فتنہ و فساد، شراب خوری، سود

غرضیکہ ہر برائی کا کھلے عام ہونا، دین سے دوری، قرآن اور احکامِ الہٰی سے دوری اور ان کی خلاف ورزی وغیرہ شامل ہیں۔ اسکے علاوہ زلزلوں، سیلابوں، حادثات وسانحات سے ناگہانی اموات کی خبریں معمول بن جائینگی۔ جس میں سواریوں (جہازوں، بسوں، گاڑیوں، اور ریل گاڑیوں) کے ذریعے حادثات کے علاوہ دھماکوں اور ہتھیاروں سے لوگوں کی ناگہانی اموات کی خبریں روز کا معمول بن چکی ہونگی۔ غرض پورا عالم بدامنی، بے سکونی اور ظلم وستم سے بھر چکا ہوگا۔

<u>ماننے والوں کی تین گروہوں میں تقسیم</u> : امام مہدی کے غیبت (روپوشی) میں چلے جانے کے بعد آپؑ کے ماننے والے تین (3) حصوں میں تقسیم ہو جائینگے۔ ایک وہ جو امام کی واپسی کے متعلق شکوک وشبہات کا شکار ہوکر اور دشمنوں کے خوف سے اپنے عقائد سے ہٹ جائیگا، انکے لئے قرآن واحادیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائے گا۔ دوسرا وہ حصہ جو امام کے مخالفوں کے ظلم ستم کا شکار ہوکر شہید کر دیا جائیگا اور بدر واحد کے شہداء کا درجہ پائیگا۔ باقی ماندہ لوگ بتوفیقِ خداوندی اور امام مہدیؑ کی تائید ونصرت سے اس دنیا میں حق کو غالب کر کے فتحیاب ہونگے۔ کئی لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امامؑ کے ماننے والوں کی تین حصوں میں تقسیم سے متعلق احادیث امام مہدیؑ کے ظہور کے بعد کے دور کیلئے کہی گئی ہیں جبکہ ایسا اسلئے ممکن نہیں ہے کہ امامؑ کے ظہور فرما جانے کے بعد کسی کی مجال نہیں ہوگی کہ وہ اُن سے منحرف ہو جائے۔ یہ صرف اس دور کیلئے ہے جب تک امامؑ غیبت (روپوشی) میں رہینگے۔ اور اس روپوشی کا ایک مقصد یہ بھی ہوگا کہ غیر صالح لوگ اُنکی جماعت سے علیحدہ ہو جائیں۔

<u>آخری جنگِ عظیم (ملحمۃ الکبریٰ - Armageddon) کا واقع ہونا</u> : کچھ روایات کے مطابق امام مہدی کا ظہور آخری جنگِ عظیم (ملحمۃ الکبریٰ - Armageddon) کے قریب ہوگا۔ یہ ایک انتہائی ہلاکت خیز اور خوفناک جنگ ہوگی جس میں کرۂ ارض کی اکثر آبادی نیست ونابود ہو جائیگی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق جنگِ عظیم اوّل میں ایک کروڑ تین لاکھ اور جنگِ عظیم دوم میں چار کروڑ انسان مارے گئے جبکہ اس تیسری اور آخری عالمی جنگ میں مرنے والوں کی تعداد کا اندازہ 30 سے 50 کروڑ کے قریب لگایا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی ہلاکت خیز جنگ ہوگی کہ انسان تمام سابقہ جنگوں کو بھول جائیگا۔ اس عالمی اور ایٹمی جنگ میں وہ ممالک بھی محفوظ نہ رہ سکیں گے جو جنگ میں براہِ راست ملوث نہ ہونگے۔ سائنسدانوں کے جائزے کے مطابق ایٹمی جنگ کے نتیجے میں دس کروڑ ٹن گرد وغبار اُڑ کر فضاء میں پہنچ جائیگا جسکی وجہ سے زمین کو سورج سے روشنی اور حرارت کی فراہمی رک جائے گی۔ اصل جنگ سے زیادہ لوگ تابکاری کے اثرات اور قحط سالی سے مرینگے۔ روایات میں بھی لکھا ہے کہ جس دن ملحمۃ الکبریٰ یا جنگِ اکبر ظاہر ہوگی تو جو علاقے اسکی براہ راست زد سے بچ جائینگے وہاں پر سب سے پہلے گرم اور سرخ آندھی آئے گی۔ یہ جنگ اتنی ہلاکت خیز ہوگی کہ زمین تو زمین سمندروں میں رہنے والی مخلوق بھی اس سے ہلاکت کا شکار ہوگی۔

یہ جنگ پچھلی دو عالمی جنگوں کی طرح لڑی جائیگی یعنی اسکی بنیاد مذہب نہیں بلکہ کوئی دنیاوی مقصد ہوگا۔ اصل میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو انکے اعمال کا مزہ چکھانے کیلئے سزا دیگا تاکہ وہ گناہوں سے باز آکر اُسکی جانب متوجہ ہوں۔ اور واقعی اس ہلاکت خیز جنگ کے بعد لوگ دنیا کو بھول کر پوری طرح اللہ کی جانب مائل ومتوجہ ہو جائینگے۔ حق وباطل کا معرکہ اس جنگ کے ختم ہونے کے بعد ہوگا جو کہ مہدیؑ و عیسٰیؑ اور دجال کے درمیان ہوگا۔

یاد رہے کہ وقت و حالات اور سیاق و سباق کے حوالے سے حالیہ امریکہ عراق جنگ اور مشرقِ وسطیٰ کے موجودہ حالات میں ایسے آثار نمایاں نظر آ رہے ہیں کہ آگے چل کر یہی اُس تیسری اور آخری عالمی جنگ میں تبدیل ہو جائیں۔

بغداد و بصرہ کی تباہی : احادیث و روایات میں ظہورِ مہدی سے قبل شہر بغداد کی تباہی اور بصرہ شہر کے پانی میں ڈوب جانے کا ذکر بھی ملتا ہے۔

کسی حکمران کی موت پر جانشینی کا اختلاف ہونا : احادیث میں ہے کہ ایک بادشاہ کے انتقال پر اسکی جانشینی کے معاملے پر اختلاف پیدا ہوگا جو امام مہدیؑ کے ظہور تک جاری رہیگا۔ امیر تنظیمِ اسلامی پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد سمیت کئی لوگوں کا گمان ہے کہ یہ احادیث سعودی عرب کے موجودہ فرمانروا شاہ فہد کے متعلق کہی گئی ہیں جو اِس وقت سخت بیمار اور زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ ولی عہد عبداللہ بن عبدالعزیز اور شاہ فہد کے چھوٹے سگے بھائی سلطان بن عبدالعزیز کے درمیان جانشینی کے معاملے پر سخت اختلافات ہیں۔ اور انکا خاندان اس معاملے میں تقسیم ہو چکا ہے۔ ان دو شہزادوں کے درمیان کئی دفعہ سنگین نوعیت کی تکرار بھی ہو چکی ہے۔ امریکہ سمیت دیگر عالمی طاقتیں بھی اپنے اپنے مفادات کی خاطر اس معاملے میں پڑینگی جس سے یہ معاملہ اور زیادہ پیچیدہ ہوتا چلا جائیگا اور کسی متفقہ جانشین کا انتخاب نہ ہو پائے گا۔

مشرق کی جانب سے آگ کا نمودار ہونا : ظہور سے قبل کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حجاز کی مشرقی سمت سے ایسی بھیانک آگ نمودار ہوگی (یا بھڑکے گی) جو تین یا سات روز تک مسلسل رہے گی اور مخلوق کے خوف و ہراس کا سبب بن جائے گی۔ بروایت شبلنجی وہ آگ مغرب تک پھیل کر عالم کو تہس نہس کر دے گی۔ ایک اور روایت کے مطابق عدن کی گہرائی سے شدید آگ کا نمودار ہونا لکھا گیا ہے۔

گرہنوں کا لگنا : امام مہدی کے ظہور سے قبل رمضان کے مہینے میں کسوف (سورج گرہن) اور خسوف (چاند گرہن) ہونگے۔ رمضان المبارک کے ابتدا میں چاند اور بعد ازاں اُسی مہینے میں سورج کو گرہن لگے گا۔ رسولؐ اللہ کی حدیث کہ ایک رمضان کا مہینہ امام مہدیؑ کے ظہور سے قبل ایسا آنے والا ہے کہ اس میں سورج اور چاند دونوں کو گرہن لگیں گے (بروایت ابوداؤد)۔ دار قطنی میں محمد بن علی سے مروی ہے کہ مہدیؑ کے ظہور کیلئے دو ایسی علامتیں ہیں جو ابتداء پیدائش آسمان و زمین سے کبھی واقع نہیں ہوئیں اور وہ یہ ہیں کہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں سورج گرہن ہوگا۔

رمضان کے مہینے میں گرہنوں کا لگنا بھی امام مہدیؑ کے ظہور کی ایک بہت بڑی اور واضع نشانی ہوگی کیونکہ زمین و آسمان کی تخلیق سے لیکر آج تک تاریخ میں کبھی رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج دونوں کو ایک ساتھ گرہن اس سے پہلے کبھی نہیں لگا۔

سورج اور چاند گرہن کے بارے میں پیشگی معلومات کسی بھی فلکیاتی ادارے سے انٹرنیٹ کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ایسی ہی ایک کوشش میں معلوم ہوا کہ 09 نومبر 2003 کو مکمل چاند گرہن اور 23 نومبر 2003 کو مکمل سورج گرہن ہوگا (Ref: Observer's Hand-Book 2003, Royal Astronomical Society of Canada)۔ یاد رہے کہ یہ دونوں تاریخیں (سال 2003 میں آنے والے) اگلے ماہِ رمضان کی ہیں۔ (بحوالہ ندائے خلافت شمارہ 08 تا 14 اگست 2002)

چاند میں شبیہہ کا ظاہر ہونا : امام جعفر صادقؑ کے فرمان کے مطابق ظہور سے قبل امام مہدیؑ کا چہرہ چاند پر ظاہر ہوگا۔ کتاب مجالس السنیہ میں، بحوالہ نعمانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت کی گئی ہے کہ آسمانی چیخ سے پہلے رجب کے مہینہ میں ایک اور خاص

نشانی ظاہر ہوگی۔ راوی نے پوچھا وہ کیا تو جواب ملا کہ چاند میں ایک چہرہ چمکے گا اور آسمان میں ایک ہاتھ نظر آئے گا۔ (کتاب قیامت صغریٰ صفحہ 126، مصنفہ سید قمر عباس زیدی)

<u>سورج کے ساتھ کسی نشانی کا طلوع ہونا</u> : ایک حدیث میں ہے کہ لا یخرج المھدی حتی تطلع مع الشمس اٰیۃ یعنی مہدی اس وقت تک ظاہر نہیں ہونگے جب تک سورج کیساتھ کسی نشانی کا طلوع نہ ہو (مصنف عبدالرزاق، بحوالہ صفحہ نمبر 53، عقیدہ ظہورِ مہدیؑ، از مولانا مفتی نظام الدین شامزی)۔ کئی کتابوں میں تذکرہ ہے کہ سورج کے قریب یا اسکے اندر ایک چہرہ دکھائی دیگا۔ موجودہ حالات کے تحت اس نشانی سے متعلق نشاندہی صرف خلائی تحقیقاتی ادارے ہی کر سکتے ہیں کیونکہ عام آدمی سورج کی طرف براہِ راست نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ O-Zone میں شگاف کی وجہ سے سورج کی حدت میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے اسلئے عام آدمی کا براہِ راست سورج کو دیکھنا تقریباً ناممکن ہے البتہ تحقیقاتی اداروں کے پاس ایسے آلات، دوربینیں اور کیمرے موجود ہیں جن میں اس صورت کی نشاندہی ہو سکے۔

<u>حج کا موقوف ہو جانا</u> : امام مہدیؑ کے ظہور سے قبل حج موقوف ہو جائیگا یعنی عبادتِ حج ترک ہو جائیگی۔ ہو سکتا ہے کہ رسماً تو حج ہوتا رہے لیکن وہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول نہ رہے۔ شاید اس وقت لوگ حضرت علیؑ کے فرمان کے مطابق انتظارِ امام مہدیؑ کو ہی ترجیح دینگے۔ حج کے موقوف ہو جانے کی بابت صحیح بخاری میں مندرجہ ذیل حدیث بیان کی گئی ہے؛

☆ قال عبدالرحمٰن عن شعبة لا تقوم الساعة حتیٰ لا یُحجّ البیت . (صحیح بخاری، کتاب المناسک، رقم 1492)

ترجمہ :- عبدالرحمٰن نے شعبہ سے روایت کی کہ (امام مہدیؑ کے ظہور کی) ساعت قائم نہیں ہوگی یہانتک کہ بیت اللہ کا حج بند نہ ہو جائے۔

ترجمہ قیامت نامہ (از مولانا محمد ابراہیم داناپوری) میں بھی لکھا ہے کہ ظہورِ مہدی سے قبل حج موقوف ہو جائیگا۔

<u>اقوام میں امام مہدیؑ کی گفتگو کا عام ہونا</u> : دنیا میں بے سکونی اور ظلم و ستم بڑھ جانے اور اسکا کوئی حل نظر نہ آنے کے باعث لوگ امام مہدیؑ کی طرف رجوع ہونگے اور جگہ جگہ اُنکی ذات اور اُنکے ظہور کے نزدیک ہونے کے متعلق گفتگو عام ہوگی۔ اور اُنکے جلد ظہور ہونے کی دعائیں مانگی جائینگی۔

<u>امام مہدیؑ کے وجود سے انکار کرنے والوں کا ظاہر ہونا</u> : امام مہدیؑ کا تذکرہ بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ امام مہدیؑ کے وجود سے انکار کرنے والے لوگ بھی ظاہر ہونگے جو امام مہدیؑ کی شخصیت کے رد (انکار) میں دلیلیں دینگے۔

<u>حضرت عیسیٰؑ کا نزول</u> : حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہو کر امام مہدی سے بیعت ہونگے۔ اور باطل کو جڑ سے اکھاڑنے کی مہم میں امام مہدیؑ کا ساتھ دینگے۔ دجال بھی حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں ہی قتل ہوگا۔ مسلمانوں میں یہ خیال عام پایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ امام مہدیؑ کے ہاتھوں پر اسلام لائینگے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک نبی اپنا دین چھوڑ کر دوسرے نبی کے دین کا کلمہ پڑھے جبکہ اسکا اپنا دین بھی منجانب اللہ اور صحیح ہو۔ انبیاء کے ذریعے نافذ ہونے والے سارے ہی مذاہب صحیح اور برحق ہیں اور جیسا کہ حضور پاکؐ نے بھی تصدیق کی کہ مجھے پچھلے ادیان کو منسوخ کرنے کیلئے نہیں بلکہ انکی تصحیح کیلئے بھیجا گیا ہے کیونکہ ان مذاہب کی تعلیمات میں تحریف کر دی گئی

ہے۔ایک عام انسان یا امتی تو ایک نبی کے دین سے دوسرے نبی کے دین میں جا سکتا ہے لیکن نبی کا اپنے دین کو چھوڑ کر دوسرے نبی کے دین میں جانا منطقی طور پر سمجھ میں نہیں آسکتا کیونکہ دین کا مقصد اللہ کی جانب بلانا ہے اور اسکی ضرورت امت کو ہوتی ہے نہ کہ نبی کو وہ تو پہلے سے اللہ سے واصل معصوم اور پاک وصاف ارواح ہیں۔انبیاء کے ذریعے نافذ ہونے والے سارے ہی ادیان برحق ہیں (بشرط وہ اپنی اصل شکل اور تعلیم میں موجود ہوں)۔البتہ نبی کریمؐ چونکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب تھے اور انکو تمام انبیاء پر فضیلت حاصل تھی اسی لئے دنیا میں انکا لایا ہوا دین باقی انبیاء کے لائے ہوئے ادیان سے فضیلت والا قرار پایا۔اگر حضرت عیسیٰؑ دینِ اسلام کو قبول کرنے آتے تو اسکے لئے سب سے بہترین دور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دور تھا۔اسلام قبول کرنے کیلئے اس سے بہتر کوئی اور دور نہیں ہو سکتا تھا۔حضرت عیسیٰؑ اُس وقت بھی آسمانوں پر موجود تھے اور نیچے تشریف لا سکتے تھے لیکن 1400 سال مزید انتظار کیا تو اسکی وجہ کچھ اور تھی۔حضرت عیسیٰؑ دراصل امام مہدی کے ذریعے دینِ الٰہی میں داخل ہونے کیلئے آئینگے جس میں نبی اور امتی دونوں ہی داخل ہو سکتے ہیں۔

بعض روایات میں ہے کہ وہ خانہ کعبہ میں نزول کرینگے اور بعض روایات کے مطابق وہ دمشق کی جامع مسجد کے میناروں پر نازل ہونگے۔لوگ اِن احادیث سے یہ اخذ کرتے ہیں کہ جب وہ نازل ہونگے تو ساری دنیا انہیں دیکھ رہی ہوگی، لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ جس وقت وہ آسمانوں پر اٹھائے گئے تھے تو کوئی بھی انہیں نہ دیکھ پایا تھا (یعنی آسمانوں پر جاتے ہوئے انہیں کسی نے نہ دیکھا) اسی طرح واپسی میں بھی ضروری نہیں ہے کہ ساری دنیا انہیں اپنی آنکھوں سے اترتے ہوئے دیکھے۔وہ کسی بھی وقت چاہے رات کی تنہائی ہو یا دن کا اجالا اترینگے اور ضروری نہیں کہ وہ لوگوں کو نظر بھی آئیں۔اس انتظار میں رہنا کہ لوگ انہیں اپنی آنکھوں سے اترتے ہوئے دیکھیں گے غلط ہے۔اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کب کے نزول کر چکے ہوں اور اپنے کام میں مصروف بھی ہوں۔

بعض احادیث کے بطابق وہ <u>صلیب توڑ دینگے</u>، <u>خنزیر کو ہلاک کر دینگے</u> اور <u>جزیہ موقوف کر دینگے</u>۔اس کو بھی لوگ سمجھ نہیں پاتے۔صلیب توڑنے سے مراد لوگ عیسائی مذہب کا خاتمہ سمجھتے ہیں جو غلط ہے۔صلیب عربی لفظ صلب (سولی چڑھانا) سے نکلا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ جب وہ آئینگے تو قتل وغارت گری کو دنیا سے ختم کر دینگے۔صلیب (پھانسی) کو توڑنا سے یہی مراد ہے کہ اسکے بعد دنیا میں کوئی کسی کو قتل نہیں کریگا۔اسی طرح خنزیر کو ہلاک کرنے سے مراد کچھ لوگ اُس جانور کو لیتے ہیں جبکہ وہ تو بقیہ جانوروں کی طرح اللہ کی ایک مخلوق ہے اسکا کیا قصور کہ اسے قتل کیا جائے۔اس طرح تو بے شمار دیگر زہریلے اور خطرناک جانور بھی ہیں جن میں شیر، بھیڑیے، سانپ، بچھو اور مچھر وغیرہ شامل ہیں، وہ بھی ہلاک ہونے چاہئیں۔اصل میں اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ دنیا سے نجاست کو ختم کر دینگے اور دنیا پاک و پاکیزہ ہو جائیگی ہر برا کام دنیا سے ختم ہو جائیگا۔یہی معاملہ جزیہ کا ہے۔جزیہ اس شخص سے لیا جاتا ہے جسکا مذہب ملک میں رہنے والوں کی اکثریت سے مختلف ہوتا ہے۔سمجھنے کیلئے ایسا کہا جائے کہ اگر کوئی یہودی پاکستان میں آکر رہے گا تو اسے حکومتِ پاکستان کو جزیہ دینا پڑیگا، اسی طرح اگر کوئی مسلمان انگلینڈ میں رہے تو اُسے حکومتِ برطانیہ کو جزیہ دینا پڑیگا۔جزیہ موقوف کرنے سے مراد یہ ہے کہ اُنکے دور میں مذاہب میں فرق ہی نہیں رہیگا اور تمام روئے زمین کا ایک ہی مذہب ہوگا۔جب مذاہب میں فرق ہی نہ رہے تو جزیہ خود بخود ختم ہو جائیگا۔تمام مذاہب اور پیشگوئیوں میں بھی یہی لکھا ہے کہ دورِ آخر میں تمام دنیا کا ایک مذہب ہوگا۔

<u>نفسِ ذکیہ کا قتل</u> : خانہ کعبہ کے اندر یا قریب ایک مقدس شخصیت کو قتل کر دیا جائیگا۔خلیفہ منصور عباسی کے زمانے میں محمد بن عبداللہ بن

حسین بن علی بن ابی طالب کو خانہ کعبہ کے اندر شہید کیا گیا تھا۔ اُنکا نام محمد بن عبداللہ اور لقب نفسِ ذکیہ تھا۔ کئی کے مطابق نفسِ ذکیہ کی شہادت کی پیش گوئی انہی کیلئے تھی اور کئی کے مطابق زمانہ ظہورِ مہدی سے کچھ (بعض روایات میں 15) روز قبل کسی اور پاک ہستی کو خانہ کعبہ کے قریب شہید کردیا جائیگا۔

امام مہدیؑ کے حامی دوسرداروں کا ظاہر ہونا : ظہور سے قبل دو شخصیتیں (سید خراسانی اور شعیب بن صالح) ظاہر ہونگی اور ظلم وجور کے خلاف اُنکی تحریکیں زور پکڑیں گی۔ یہ دونوں شخصیتیں امام کی تحریک میں اہم کردار ادا کرینگی۔ سید خراسانی حسنی سادات میں سے ہونگے جو کوفہ میں امام علیہ السلام کا استقبال کرینگے۔

بعد از ظہور رونما ہونے والے واقعات

سفیانی کے فتنے کا واقع ہونا : سفیانی یزید بن معاویہ کی اولاد میں سے ایک شخص ہوگا جسکی والدہ کا تعلق قبیلہ کلب سے ہوگا اور وہ سیّدوں سے بغض کی بنا پر انکا قتلِ عام کریگا۔ فرمان نبوی ! ہاں تعجب ہے کہ میری امت میں سے کچھ لوگ قریش کے ایک آدمی کو قتل کرنے کیلئے بیت اللہ کا قصد کرینگے جبکہ اس نے بیت اللہ میں پناہ لی ہوگی یہاں تک کہ یہ لشکر جب بیداء (چٹیل میدان) تک پہنچے گا تو زمین میں دھنس جائے گا۔ سفیانی شام اور مکہ کے درمیان ایک خشک اور بے آب و گیا صحرا سے ایک لشکر تیار کرکے اٹھے گا وہ مختلف علاقوں (ملکوں) پر قبضہ کریگا اور قتلِ عام کریگا۔ وہ حضور امام مہدیؑ کے قتل کے لئے ایک لشکر بھیجے گا لیکن یہ لشکر بیداء کے مقام پر زمین میں دب کر مرجائے گا صرف دو آدمی زندہ بچیں گے اور ایک فرشتہ کے حکم پر ان میں سے ایک مکہ جا کر حضرت امام مہدیؑ کو خوشخبری دیگا کہ سفیانی کا لشکر زمین میں دھنس گیا ہے اور دوسرا اس واقعہ کی اطلاع شام جا کر سفیانی کو دیگا۔

یاجوج ماجوج کا نکلنا : امام مہدیؑ کے ظہور سے قبل کی علامات میں سے ایک یاجوج ماجوج کا خروج ہے۔ اس مخلوق کے کان اتنے لمبے ہیں کہ ایک کان کو بچھا کر اور دوسرے کو اوڑھ کر سوتے ہیں۔ یہ تیسری عالمی جنگ (ملحمۃ الکبرٰی یا آرماگیڈون) کے بعد نکلیں گے اور لوگوں کو کھانا شروع کرینگے۔ جنگ میں ہلاک ہونے والے افراد کی لاشیں بھی انہی کے ذریعے ٹھکانے لگیں گی۔ اسطرح قدرتِ خداوندی سے ان کروڑوں لاشوں کے ذریعے پھیلنے والی بیماریوں اور تعفن کی رکاوٹ کی جائیگی تاکہ امام مہدیؑ کے ظہور کے وقت تک زمین کی صفائی ہوجائے۔ یہ مخلوق بلا کی جنگجو ہے اور اُنکی کثرت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا اور مخلوقات میں ملائکہ کے بعد انہی کی کثرت بیان کی گئی ہے۔ یہ حضرت نوحؑ کے زمانے میں دنیا کے اخیر میں اُس جگہ پیدا ہوئے تھے جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ یہ اپنی جگہ سے نکل کر قریب کی انسانی آبادی میں گھس کر جانور، انسان، کھیتی باڑی غرضکہ جو کچھ سامنے آتا تھا سب کو چٹ کرجاتے تھے۔ وہاں کے لوگ ان سے سخت عاجز اور پریشان تھے۔ سکندر ذوالقرنین بادشاہ (جنکا ذکر قرآن میں بھی موجود ہے) جنہوں نے حضرت خضرؑ کی معیت میں چشمہ آبِ حیات تک سفر کیا تھا۔ انکی سلطنت تمام دنیا پر پھیلی ہوئی تھی۔ سکندر ذولقرنین نے یاجوج ماجوج کی مداخلت کو روکنے کیلئے دیوارِ چین تعمیر کروائی تھی تاکہ وہ دیوار کے پار انسانی آبادی کی طرف نہ آسکیں۔ بعد ازاں اسی بادشاہ نے ان کو دیوارِ چین کے نیچے ایک پہاڑ میں

قید کردیا تھا۔ یہ لوگ اپنی زبان سے پہاڑ کی دیواروں کو ساری رات چاٹتے ہیں جس سے وہ دیوار گھس کر اتنی پتلی ہوجاتی ہے کہ باہر سے روشنی جھلکنے لگتی ہے تب یہ آرام کرنے لیٹتے ہیں لیکن اس دیوار کو پھر سے بھر دیا جاتا ہے۔ یہ عمل تب سے جاری ہے لیکن ظہورِ مہدی سے قبل یہ دیوار کٹ جائے گی اور وہ نکل پڑینگے۔ بعدازاں حضرت امام مہدیؑ کی برکت اور حضرت عیسیٰؑ کی دعا سے نغف نامی ایک بیماری کے ذریعے ایک ہی رات میں انکا خاتمہ ہوگا پھر انکے مردار کو کھانے کیلئے عنقا نامی پرندہ پیدا ہوگا جو زمین کو ان کی گندگی سے صاف کریگا۔ (تفسیر صافی، مشکواۃ، صحیح مسلم، ترمذی، ارشادالطالبین، غایۃ المقصود، مجمع البحرین، قیامت نامہ)

کسی بزرگ کے بقول یہ پہاڑوں کو چاٹ کر اور سمندر کے نیچے سے راستہ بنا کر امریکہ کی ریاست اریزونا پہنچ کر باہر نکل چکے ہیں لیکن رائفلوں اور بندوقوں کی فائرنگ سے ڈر کر دوبارہ اسی غار میں دبکے ہوئے ہیں اور اب جنگِ عظیم کے بعد باہر آئینگے۔

<u>آسمان سے اعلان ہونا</u> : ظہورِ امام کے وقت آسمان سے ایک آواز آئے گی جسے پوری دنیا اپنی اپنی زبانوں میں سنے گی کہ خدا کا وعدہ آ پہنچا ہے۔ (لیکن اس سے پہلے توبہ کے تمام دروازے بند کردئے جائینگے یعنی اسکے بعد کسی کا ایمان لانا قبول نہ ہوگا)۔

<u>آسمان پر ہاتھ یا ہتھیلی کا ظاہر ہونا</u> : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں قرصِ (ٹکیہ) آفتاب کے نزدیک آسمان پر ایک ہاتھ ظاہر ہوگا (چودہ ستارے، ازمولانا سید نجم الحسن کراروی)۔ اسماء بنت عمیسؓ نے فرمایا جس دن امام مہدیؑ کا اعلان آسمانوں سے ہوگا اس دن کی علامت یہ ہوگی کہ آسمان سے لٹکا ہوا ہاتھ نظر آئیگا جسکو (تمام) لوگ دیکھیں گے۔

<u>سورج کا مغرب سے طلوع ہونا</u> : کہتے ہیں کہ قربِ قیامت میں سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ اس سلسلے میں حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے کہ سورج سے مراد امام مہدیؑ کی روشنی ہے جو مغرب کی طرف سے آئے گی۔

<u>بیت اللہ کا ویران ہونا</u> : احادیث میں اس بات کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ قبلِ قیامت خانہ کعبہ کو اٹھا لیا جائیگا۔ بعض روایات کے مطابق بیت اللہ معطل کردیا جائے گا۔ جو احادیث اس بارے میں ارشاد ہوئی ہیں ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں؛

☆ **یبایع رجل بین الرکن و المقام ولن یستحلوہ فلا تسأل عن ھلکة احدِ تجیء الحبشة فیخربونه خرابالا یعمر بعدہ ابداً وھم الذین یستخرجون کنزہ .**

ترجمہ :- نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی کی بیعت رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کی جائیگی اور وہ بیت اللہ میں لڑائی نہیں کرنا چاہیں گے (مگر مجبوراً وہ لڑینگے) اسکے بعد سب کی ہلاکت ہوگی پھر حبش آئیں گے اور بیت اللہ کو ویران کریں گے <u>اسکے بعد اس کی تعمیر نہیں ہوگی</u> اور یہی لوگ بیت اللہ کا خزانہ (تاج الکعبہ) نکالیں گے۔

☆ **عن ابی ھریرۃؓ عن النبیؐ قال یخرب الکعبة ذوالسویقتین من الحبشة .** (صحیح بخاری، کتاب المناسک، رقم 1490)

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا ! کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کریگا۔

☆ عن ابن عباس عن النبیؐ قال کانّی انظر اسود افحج یقلعها حجراً حجراً ۔ (صحیح بخاری، کتاب المناسک، رقم 1494)

ترجمہ :- حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا ! گویا میں اُس کالے بونے آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔

<u>دابۃ الارض کا ظاہر ہونا</u> : ایک عجیب وغریب اور تیز رفتار چوپایا (یا چلنے والی کوئی مخلوق) زمین سے نکلے گی۔ جن لوگوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا تھا انکے لئے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ؛

☆ و اذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابّۃ من الارض تکلّمھم انّ النّاس کانو باٰیٰتنا لا یوقنونo (سورۃ النمل، آیت نمبر 82، پارہ 20، رکوع 2)

ترجمہ :- اور جب بات اُن پر آپڑیگی۔ ہم زمین سے اُنکے لئے ایک چوپایہ نکالینگے۔ جو لوگوں سے کلام کریگا۔ (کیونکہ) بے شک لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہ رکھتے تھے۔ اور جب ان پر قول پورا ہوجائیگا۔

ایک محفل میں جب حضور پاک نے دابۃ (چلنے والا) کا ذکر کیا تو حضرت حذیفہؓ نے کہا یارسول اللہ وہ دابّہ کہاں سے نکلے گا؟ تو حضور صلعم نے فرمایا اس مسجد سے نکلے گا جو عزت واحترام میں اللہ کے نزدیک سب سے بڑی مسجد ہے یعنی مسجد الحرام (خانہ کعبہ کے اردگرد)۔ اس اثنا میں کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے ساتھیوں سمیت وہاں موجود ہونگے تو ناگاہ ان کے نیچے سے زمین کانپے گی جس طرح کہ چراغ کی لَو کانپتی ہے اور صفا پہاڑی کا وہ حصہ جو مقامِ سعی (دوڑنے کی جگہہ) سے ملا ہوا ہے پھٹ جائیگا اور اس سے ایک چلنے والا جانور نکلے گا۔ سب سے پہلے اسکا سر برآمد ہوگا جو چمکدار ہوگا اس پر پشم اور لمبے بال ہونگے۔ وہ اتنا تیز ہوگا کہ کوئی طلب کرنے والا دوڑ کر اسکو پکڑ نہ سکے گا اور کوئی بھاگنے والا اس سے بچ کر بھاگ نہ سکے گا۔ پھر عام لوگ جمع ہوجائیں گے مومن اور کافر۔ مگر مومن تو اسکا چہرہ یوں دکھائی دیگا جیسا کہ چمکتا ہوا تارہ ہے اور اسکی دو آنکھوں کے درمیان پیشانی پر لکھا جائے گا یہ مومن ہے لیکن کافر تو اسکی پیشانی پر آنکھوں کے درمیان ایک سیاہ نکتہ کندہ کیا جائے گا اور لکھا جائے گا یہ کافر ہے۔

<u>دجّال کا خروج</u> : انسان کو سب سے زیادہ جس فتنے سے ڈرایا گیا وہ دجال کا فتنہ ہے۔ یہ فتنہ تاریخِ انسانی کا سب سے بڑا فتنہ ہے جس سے تمام انبیاء اپنی اپنی امتوں کو ڈراتے رہے ہیں۔ حضور پاکؐ بھی ہر نماز میں اس فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ دجّال کو استدراج کی زبردست طاقت حاصل ہوگی اور لوگوں میں حق وباطل میں تمیز کرنا بہت دشوار ہوگا جبکہ وہی حق وباطل کا آخری معرکہ بھی ہوگا۔ جو کام امام مہدیؑ کرینگے استدراج کی طاقت سے وہی کام دجال بھی کر کے دکھائے گا۔ وہ اپنی شعبدے بازیوں سے دنیا کو مسحور اور گمراہ کردیگا۔ اسلئے امام مہدیؑ اور دجال میں تمیز کرنا لوگوں کیلئے بہت مشکل ہوگا اور بے شمار لوگ دجّال کے ہاتھوں اپنا ایمان گنوا بیٹھیں گے جس میں عالموں اور عبادت گزاروں کی ایک بڑی تعداد بھی شامل ہوگی۔ احادیث میں لکھا ہے کہ وہ مُردوں کو بھی اپنی طاقت سے زندہ کر کے دکھائے گا۔ جسکی وجہ سے ساری کافر دنیا اسکے گرد جمع ہوجائینگی۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ اسکے پاس اشیاءِ خوردونوش کا بڑا ذخیرہ ہوگا جسکو چاہے گا دیگا اور جو اسکی مخالفت کریگا اسکی خوراک بند کردیگا۔ غرض کہ دجّال مردُود کی پیروی کرنے والوں کے سوا سب لوگ مصیبت میں ہونگے (بخاری ومسلم)۔ عرب کی زمین کا کوئی علاقہ ایسا نہ رہے گا جو اسکے پاؤں تلے نہ آیا ہو، وہ کھاری زمین کے کنارے سرخ ٹیلے پر پڑاؤ ڈال دیگا (ابوداؤد)۔ مشکوٰۃ کی ایک اور حدیث میں ہے کہ اسکی دوزخ جنت اور اسکی جنت دوزخ ہے۔ اسکے ساتھ پانی اور آگ

ہوگی، جو لوگوں کو پانی نظر آئیگا وہ جلانے والی آگ ہوگی اور جو لوگوں کو آگ نظر آئیگی وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ جو تم میں سے اس صورتحال سے دوچار ہو تو اس میں گرے جو آگ نظر آتی ہے کیونکہ وہ میٹھا اور پاک پانی ہے۔

دجال کے خروج کی خبر جب امام مہدیؑ تک پہنچے گی تو وہ اسکی تصدیق کیلئے پانچ یا نو سوار روانہ کرینگے۔ ان سواروں کے حق میں حضور پاکؐ نے فرمایا تھا کہ وہ اُس دور کے افضل ترین لوگوں میں سے ہونگے اور میں اُنکے ماں باپ، قبائل کے نام حتیٰ کہ انکے گھوڑوں کا رنگ بھی جانتا ہوں۔ بالآخر حضرت عیسیٰ دجال کو جہنم رسید کرینگے۔ ترمذی اور ابوداؤد کی ایک روایت یہ ہے کہ ملحمۃ الکبریٰ (آخری جنگ عظیم) اور دجال کا نکلنا سات ماہ کے اندر اندر ہوجائیگا۔ دجال کا خروج بھی حجاز (مکہ و مدینہ) کے مشرق کی سمت سے ہوگا۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ:

☆ سمع رسولؐ اللہ وھو مستقبل المشرق یقول الا انّ الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشّیطان ۔ (صحیح بخاری، کتاب الفتن، رقم 1970)

ترجمہ :- حضرت ابنِ عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ سے سنا جبکہ وہ مشرق کی طرف منہ کر کے فرما رہے تھے ! خبردار ہو جاؤ کہ فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا گروہ نکلے گا۔

یہ اشارہ علاقہ نجد کی طرف تھا جہاں سے بعد میں ایک بہت بڑا فتنہ عبدالوہاب نجدی کی صورت میں نکلا جس نے علمِ باطن (روحانیت) کا یکسر انکار کر کے مسلمانوں کا رُخ صرف علمِ ظاہر یا علمِ شریعت تک محدود و مرکوز کر دیا۔ اسی تعلیم کی بعد میں کئی شاخیں نکلیں اور مختلف ممالک میں مختلف ناموں سے پھیل گئیں۔ ان شاخوں میں ایک ہی چیز مشترک ہے کہ وہ سب علمِ باطن یا تو منکر ہونگے یا اُس پر کوئی زور نہیں دینگے اور صرف علمِ شریعت ہی کو سب کچھ اور حرفِ آخر کہیں گے۔ دجال نجد کی اُسی تعلیم کا علم بردار ہوگا جس میں سارا زور علمِ شریعت پر ہوگا اور روحانیت کا سرے سے انکار ہوگا۔ اور اسی بنا پر اسے کانا، یعنی ایک آنکھ (علم) سے محروم کہا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ امام بخاری نے اپنی کتاب میں قرآن کی آیات کا حوالہ دیکر لکھا ہے کہ آنکھ سے مراد علم ہے۔ دو آنکھوں سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس علمِ شریعت کیساتھ ساتھ علمِ باطن بھی ہو۔

اسکے لئے یہ بھی مشہور ہے کہ وہ گدھے پر سوار ہوگا۔ علمِ روحانیت میں سانپ اور گدھے کو شیطان کی علامات تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسلئے ضروری نہیں کہ گدھے پر سواری سے مراد یہ سواری والے جانور کی طرف اشارہ ہو۔ موجودہ دور کو اگر دیکھا جائے کہ جب ایک عام آدمی بھی بڑی بڑی اور شاندار گاڑیوں میں سفر کرتا ہے تو اتنی بڑی طاقت رکھنے والی شخصیت اپنی سواری کیلئے گدھے کو کیونکر چنے گی۔ گدھے پر سواری سے یہی مراد ہے کہ وہ مکمل شیطان ہوگا۔

یہ فطرت کا اصول رہا ہے کہ جہاں فرعون پیدا ہوتا ہے موسیٰ بھی قریب ہی کہیں بھیجا جاتا ہے، جہاں نمرود ظاہر ہوتا ہے تو ابراہیم کو بھی کہیں اُسکے قریب ہی بھیجا جاتا ہے۔ اسی لئے امام مہدیؑ اور دجال کے وطن ایک دوسرے کے اریب قریب ہی ہونگے۔ بعض روایات کے مطابق اسکا وطن کوئی پہاڑی علاقہ ہوگا۔ بروایت اخون درویزہ دجال ہندوستان کے ایک پہاڑ پر نمودار ہوگا اور وہاں سے بلند آواز میں کہے گا " میں خدائے بزرگ و برتر ہوں، میری اطاعت کرو۔" یہ آواز مشرق و مغرب میں پہنچے گی۔ (14 ستارے، از مولانا سید نجم الحسن کراروی)

کافروں کو انکے کیئے کی سزا ملنا : دجّال کے حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں قتل کے بعد اسکے دیگر ساتھی شکست کھا کر بھاگیں گے مگر انہیں کہیں چھپنے کی جگہ نہیں ملیگی۔ وہ جہاں چھپیں گے پکڑے جائینگے۔ حتیٰ کہ درخت پکارینگے کہ اے مومن یہ کافر یہاں موجود ہے اور پتھر بھی پکارینگے کہ اے مومن کافر میرے پیچھے چھپا ہے آ اور اسے قتل کر (مسند احمد۔ طبرانی۔ حاکم)۔ اُسی وقت کیلئے قرآن میں کہا گیا ہے کہ؛

☆ یعرف المجرمون بسیمٰهم فیوء خذ بالنّواصی والاقدام ۝ (سورۃ رحمٰن، آیت نمبر 41، پارہ 27، رکوع 13)

ترجمہ :- مجرمین اپنی نشانیوں سے پہچانے جائینگے پس انہیں پیشانیوں اور قدموں سے پکڑ لیا جائیگا۔

امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ یہ آیت قائم علیہ السلام کے دور کے بارے میں اتری ہے کہ انکے اصحاب ان ظالموں کا قلع قمع کرینگے۔ اس طرح تمام باطل ارواح کا دنیا سے مکمل صفایا کردیا جائیگا اور دنیا ابدی امن وسکون کی طرف لوٹ جائیگی۔

پچھلے مومنین وکافرین کا زندہ کیا جانا : ظہور کے بعد آپؑ مومنین ترین ارواح اور کافرین ترین ارواح کو دوبارہ سے زندہ کرینگے تاکہ انکے کیئے کا پورا پورا بدلہ دیا جاسکے۔ ان زندہ کیئے جانے والوں میں قابیل سے لے کر امّتِ محمدیہ کے فراعنہ تک افراد زندہ کیئے جائینگے اور جو ظلم انہوں نے کیئے انکا مزہ چکھیں گے۔ (غایۃ المقصود)۔ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ؛

☆ و یوم نحشرُ من کلّ امّۃٍ فوجاً ممّن یُکذّبُ بایٰتنا . (سورۃ النمل، آیت نمبر 83، پارہ 20، رکوع 3)

ترجمہ :- اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایسے لوگوں کا ایک گروہ (فوج) اٹھائینگے جو ہماری نشانیوں کو جھٹلاتا تھا۔

مندرجہ بالا آیت کو کچھ لوگ قیامت کے دن کی طرف منسوب کرتے ہیں جبکہ قیامت کے دن تو ہر امّت اور ہر ایک انسان کو زندہ کیا جائیگا جبکہ مندرجہ بالا آیت میں لکھا ہے کہ ہر امّت سے صرف ایک گروہ کو زندہ کرینگے۔ یہ آیت امام مہدی کے دور کی بابت کہی گئی ہے کہ شدید ترین کافروں کو زندہ کر کے اس دنیا میں بھی انکے کیئے کا بدلہ انہیں دیا جائیگا۔ اسی طرح جن لوگوں نے اللہ کی خاطر شدید تکلیفیں جھیلیں انہیں بھی زندہ کر کے اسی دنیا میں خوشخبری دی جائیگی۔ امام مہدیؑ کے دور میں قیامت سے پہلے زندہ کیئے جانے کو رجعت بھی کہا جاتا ہے۔

امام مہدیؑ کے دور میں واپس آنے والی مشہور ہستیاں

امام مہدیؑ کے دور میں واپس آنے والی مشہور ہستیاں مندرجہ ذیل ہیں؛

حضرت عیسیٰ علیہ السلام : قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ؛

وقولهم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبّه لهم وانّ الذین اختلفوا فیه لفی شکّ منه ما لهم به من علم الا اتّباع الظنّ وما قتلوه یقینا . بل رّفعه الله الیه و کان الله عزیزا حکیما ۝ (سورۃ النساء، آیت نمبر 157، پارہ 6، رکوع 2)

ترجمہ :- اور انکا کہنا کہ بے شک ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ کو قتل کردیا ہے، حالانکہ انہوں نے نہ ہی اسے قتل کیا اور نہ ہی سولی پر

چڑھایا بلکہ اُن کے لئے شبیہہ بنادی گئی (انکے سامنے عیسیٰ کا ہم شکل جسہ ظاہر کردیا گیا)۔ اور بیشک جنہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا وہ ضرور اسکے متعلق شک میں مبتلا ہیں اُنکو اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے ماسوائے ظن (گمان) کی پیروی کے اور انہوں نے یقیناً اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف بلند کرلیا (عالم بالا میں بلوالیا) بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کو جب مصلوب کیا گیا تو اس ہمشکل جسم (جسّے) میں سے خون بھی بہا اور بعدازاں بے جان بھی نظر آیا یعنی جسم کی ظاہری موت کی تمام علامات اس میں نظر آئیں جسکی وجہ سے بنی اسرائیل کو یہ یقین ہوگیا کہ انکو موت واقع ہوگئی ہے جبکہ حقیقت میں وہ صرف دکھاوا اور ایک دھوکا تھا اور حضرت عیسیٰ اپنے جسم سمیت آسمانوں میں اٹھالئے گئے تھے اور اب قربِ قیامت میں اپنے اُسی اصلی جسم سمیت دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔

<u>حضرت ادریس علیہ السلام</u> : قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ؛

و اذکر فی الکتب ادریس انه کان صدیقاً نبیاً o ورفعنه مکان علیاً o (سورۃ مریم، آیت نمبر 56/57، پارہ 16، رکوع 7)

ترجمہ :- اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو بے شک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا۔ اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا۔

حضرت ادریسؑ کا واقعہ اس طرح درج ہے کہ آپ حضرت نوحؑ کے پردادا اور حضرت آدمؑ کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں۔ سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں، کپڑے سی کر پہننے کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہوئی۔ آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے۔ سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے، ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علمِ نجوم وحساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں۔ یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس (30) صحیفے نازل فرمائے۔ کتب الٰہیہ کی کثرت کے باعث آپکا نام ادریس ہوا جبکہ اصل نام اخنوخؑ تھا۔ حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریسؑ نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کہ کیسا ہوتا ہے تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ۔ انہوں نے اِس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اُسی وقت دوبارہ لوٹا دی۔ آپ زندہ ہوگئے اور فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ، چنانچہ یہ بھی کیا گیا پھر آپ نے مالک (داروغہ جہنم) سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر سے گزرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اُس (دوزخ) پر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت کی سیر کراؤ، وہ آپ کو جنت میں لے گئے۔ آپ دروازہ کھلوا کر جنت میں داخل ہوگئے۔ کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد ملک الموت نے کہا کہ اب آپ اپنے مقام پر تشریف لے چلئے۔ تب آپ نے فرمایا کہ اب میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤنگا۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو وحی فرمائی کہ انہیں یہیں چھوڑ دو اور وہ جنت میں ہی رہیں گے۔ چنانچہ آپ وہاں زندہ ہیں۔ شب معراج حضور پاک نے انہیں آسمانِ چہارم پر دیکھا تھا۔ اب قربِ قیامت وہ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور امام مہدی کے مقربین میں سے ہونگے۔

<u>حضرت الیاس علیہ السلام</u> : قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ حضرت الیاسؑ کو اللہ تعالیٰ نے دمِ صور (قیامت قائم ہونے) تک زندگی دی اور بحروبر میں ان کو رہنے کا حکم دیا۔ حضرت الیاسؑ اس دنیا میں ہی مقیم ہیں اور انکی ڈیوٹی جنگلوں میں ہے۔ اللہ کی راہ میں نکلنے والے لوگوں کو دوران

جاتا جنگلوں میں رزق حضرت الیاسؑ کے ذریعے ہی پہنچتا ہے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت الیاسؑ نے حضور نبی کریمؐ سے ملاقات کی تھی۔

الخصائص الصغریٰ میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرورِ عالمؐ کے ساتھ جنگ میں تھے حجر کے نزدیک فج الناقہ کے مقام پر ایک غیبی آواز سنائی دی۔ حضور سرورِ عالمؐ نے فرمایا اس آواز کو دیکھئے کون بول رہا ہے؟ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں آواز کی جانب بڑھا پہاڑ کے اندر ایک بزرگ کو بیٹھا پایا جنکے کپڑے سفید اور سر اور داڑھی مبارک کے بال بھی سفید تھے ان کا قد مبارک تقریباً تین سو گز تھا جب مجھے دیکھا تو فرمایا آپ نبی اکرمؐ کے قاصد ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا آپ حضور اکرمؐ کی خدمت اقدس میں واپس جا کر میرا سلام عرض کیجئے اور کہیں کہ آپ کا بھائی الیاسؑ پیغمبر آپکے دیدار کا مشتاق ہے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا میں نے واپس جا کر بارگاہِ رسالت میں حضرت الیاسؑ کا سلام و پیام پہنچایا تو حضور پاکؐ الیاس علیہ السلام کے ہاں تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا۔ جب آپ حضرت الیاسؑ کے قریب پہنچے تو آپؐ ان کے قریب تشریف لے گئے اور میں پیچھے ہٹ گیا۔ دونوں حضرات کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ اسی اثناء میں کوئی دسترخوان آسمان سے اترا اس میں کھانے کی چند اشیاء تھیں آپؐ نے مجھے کھانے کیلئے بلا لیا۔ اس میں کماۃ، انار، مچھلی، کھجوریں اور کرفہ تھا۔ میں نے کھا کر اجازت مانگی اور پیچھے ہٹ گیا۔ اسکے بعد آسمان سے بادل کی شکل میں کوئی شے اتری اور دسترخوان کو اٹھا کر لے گئی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ دسترخوان کیسا تھا جو آسمان سے اترا؟ آپؐ نے فرمایا میں نے اسکے متعلق الیاس علیہ السلام سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام ہر چالیسویں روز اسی طرح کا طعام اور سال کے بعد آبِ زم زم لاتے ہیں اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ بڑے مٹکے میں لاتے ہیں اور کبھی چھوٹے سے بوکے میں بھی مجھے پلا کے چلے جاتے ہیں۔ (فیوض الرحمان اردو ترجمہ روح البیان پارہ 15، سورۃ الکہف)

<u>حضرت خضر علیہ السلام</u> : حضرت خضرؑ بھی زندہ اور اسی دنیا میں موجود ہیں۔ انکی ڈیوٹی پانی پر ہے۔ انکے ماتحت پانی سے متعلق ایک بہت بڑا عملہ ہے۔ یہ عملہ ایک چھوٹی سی غیر مرئی مخلوق پر مشتمل ہے جو پانی کے اندر رہتی ہے لیکن انسان کو نظر نہیں آتی۔ انکے پاس پانی کو کنٹرول کرنے کے اوزار و آلات ہوتے ہیں۔ اور اسی عملے کے ذریعے پانی اور سیلاب سے تباہیاں آتی ہیں۔ لہریں بھی اسی مخلوق کے ذریعے پیدا ہوتی ہیں۔ سائنس آج تک یہ سمجھ نہیں سکی کہ سمندر کے کنارے اچانک لہریں کس طرح اٹھتی ہیں کوئی جواب سمجھ نہ آنے پر اسکا سبب ہوا کہہ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ سمندر کے قریب چاہے کتنا ہی بڑا تالاب یا سوئمنگ پول بنا لیں تب بھی اس میں سمندر کی طرح لہریں پیدا نہیں ہونگی حالانکہ ہوا اور دونوں کی **Location** ایک ہی ہے اور دونوں کے اوپر ہوا کا دباؤ بھی ایک جیسا ہے۔ اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ تالاب کے پانی میں وہ مخلوق موجود نہیں لیکن اگر وہی مخلوق اس تالاب کے اندر آجائے تو اس پانی میں بھی وہی لہریں بن سکتی ہیں جو سمندر کے کنارے بنتی ہیں۔ یہی مخلوق حضرت خضرؑ کی سربراہی میں دنیا میں موجود پانی (دریا و سمندر) کو کنٹرول کرتی ہے۔ دورِ آخر میں جب اللہ کا حکم ہوگا تو یہی مخلوق پانی کو سمندروں اور دریاؤں سے نکال کر آبادی کی طرف لے جائیگی۔ جس سے دنیا کے کئی علاقے غرق ہو جائینگے۔ سیلاب سے ہونے والی تباہیوں سے بڑے بڑے بند، عمارتیں اور پل خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتے ہیں لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ ان پلوں عمارتوں اور بندوں کو ہتھوڑوں سے توڑا گیا ہے۔ کیونکہ صرف پانی کے گزرنے سے ایسی تباہیاں نہیں آسکتیں چاہے اُس پانی کی مقدار کتنی زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ تباہیاں پانی سے نہیں بلکہ پانی کی اس مخلوق کے ذریعے ہوتی ہے جو اللہ کے حکم سے ایسا کرتی ہے۔

سکندر ذوالقرنین بادشاہ جسکی حکومت تقریباً پوری دنیا پر تھی (یونانی فاتح اعظم الیگزینڈر دی گریٹ نہیں) نے حضرت خضرؑ ہی کیساتھ چشمہ آبِ حیات تک سفر کیا تھا جسکا تفصیل سے کتابوں میں ذکر موجود ہے۔ وہاں پہنچ کر سکندر بادشاہ اور اسکے ساتھ جانے والے دیگر لوگ تو چشمہ آبِ حیات کا پانی پی نہ سکے تھے لیکن حضرت خضرؑ وہاں سے ہو آئے تھے۔ کہتے ہیں کہ سکندر ذوالقرنین بادشاہ نے حضرت خضرؑ کیساتھ دنیا کے آخری کونے تک سفر کیا تھا اور وہ اس جگہہ پہنچ گئے تھے جہاں سورج غروب ہوتا ہے لیکن دلدل ہونے کی وجہ سے وہاں سے آگے نہ بڑھ سکے۔ خضر علیہ السلام ایک موقعہ پر رسول اکرم کی تعزیت کے لئے بھی حاضر ہوئے۔

☆ حضرت خضرؑ نے چشمہ حیات میں غسل فرمایا اور اسکا پانی پیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت خضرؑ والیاسؑ ہر سال زمانہ حج میں ملتے ہیں۔ (خزائن العرفان بحوالہ خازن)

☆ تفسیر بغوی میں ہے کہ چار انبیاء علیہم السلام تا قیامت زندہ رہینگے دو (2) زمین پر اور دو (2) آسمان پر۔ زمین پر حضرت الیاس علیہ السلام جنگلوں میں اور حضرت خضر علیہ السلام دریاؤں میں ہیں۔ وہ ہر رات ذوالقرنین کی سدِ سکندری میں جمع ہوتے اور ان کی نگرانی کرتے ہیں۔ انکی خوراک گرفہ کماۃ ہے۔ جبکہ آسمانوں پر حضرت ادریس علیہ السلام و حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

<u>اصحاب کہف</u> : اصحاب کہف جنکی تعداد سات (07) کہی جاتی ہے اور انکا تذکرہ قرآن شریف میں بھی موجود ہے، جو کسی خوف کے تحت اور ایمان کی سلامتی کے لئے اپنے ملک سے نکلے تھے اور رات کو قیام کے لئے ایک غار میں داخل ہوئے تھے کہ صبح اٹھ کر سفر جاری رکھیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے انکو تین سو (300) سالوں تک اسی غار میں سلا دیا تھا۔ جب صبح وہ اٹھے اور ناشتے وغیرہ کے لئے باہر نکلے تو باہر کے حالات ہی بدل چکے تھے حتیٰ کہ جو کرنسی انکے پاس موجود تھی وہ بھی بیکار ہو چکی تھی۔ بعدازاں وہ پھر نیند میں چلے گئے۔ اب جب امام مہدیؑ کا دور آئے گا تو انہیں پھر سے جگایا جائے گا اور وہ امام مہدیؑ سے ملاقات کرینگے اور انکے بہترین معاونین میں سے ہونگے۔

<u>حضرت حیات الامیرؒ</u> : کتاب مہرِ منیر (سوانح حضرت پیر مہر علی شاہؒ، گولڑہ شریف، تالیف مولانا فیض احمد فیض) میں لکھا ہے کہ حضرت عبدالرزاقؒ کے فرزند اور حضرت پیرِ دستگیر سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانیؒ کے پوتے سید جمال اللہ المعروف پیر حیات الامیر زندہ پیر کو حضرت غوث اعظمؒ کی دعا سے حیاتِ جاوید حاصل ہوئی۔ وہ جناب غوث اعظمؒ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد ہی عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو گئے تھے۔ جناب غوث الاعظم اپنے اس پوتے کے حال پر بے حد شفقت فرماتے تھے۔ کتب خزینۃ الاصفیاء تحفۃ القادریہ اور اقتباس الانوار وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضرت غوث اعظم انکو گود میں لیکر پیار فرماتے اور کہتے بیٹا جب امام آخرالزماں حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاقات ہو تو میرا اسلام کہنا۔ کتاب تحفۃ الابرار میں بھی انیس القادریہ وغیرہ کتب کے حوالہ سے سید جمال اللہ (حیات الامیر) کے زندہ جاوید ہونے کا تذکرہ موجود ہے۔ بری امام لطیف (نور پور شاہاں، ضلع راولپنڈی)، سید مقیم شاہ (حجرہ شاہ مقیم، ضلع ساہیوال) اور بہت سے دیگر اولیائے کرام کا آپ سے فیض حاصل کرنا بیان کیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا انبیاء اور اصحاب کہف کے علاوہ بھی بے شمار ہستیاں ہیں جو مراقبہ روح کے ذریعے اللہ کے دیدار میں گئے اور اب

تک اسی حالت میں ہیں اور لوگوں نے انہیں مردہ سمجھتے ہوئے دفنا بھی دیا لیکن انہیں موت نہیں آئی تھی۔ اِن ہستیوں کے واقعات اولیاء کی مختلف کتابوں میں ملتے ہیں شاہ عبد اللطیف بھٹائی کے لئے بھی روایت ہے کہ انہیں دیدارِ الٰہیؑ (روح کے مراقبے) کے دوران ہی دفنا دیا گیا تھا۔ یہ ہستیاں بھی دورِ مہدیؑ میں دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گی اور امام مہدیؑ کی معاون اور مددگار ہونگی۔

مراقبہ روح : مراقبہ دراصل روحوں یا لطائف (انسان کے اندر موجود باطنی مخلوق) کی طاقت کو نور سے یکجا کر کے کسی مقام پر پہنچنے کا نام ہے۔ یہ انتہائی لوگوں کا کام ہے جنکے نفس پاک اور قلب صاف ہو چکے ہوں۔ روحوں اور لطائف کی بیداری اور روحانی طاقت سیکھے بغیر مراقبہ کرنا نادانی ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کا مراقبہ لگتا ہی نہیں یا پھر شیطانی وارداتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ صرف انبیاء کے خواب، مراقبے اور الہام صحیح ہوتے ہیں اور انہیں کسی تصدیق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن ولی کے بھی سو (100) میں سے چالیس (40) خواب، مراقبے یا الہام صحیح اور باقی غلط ہوتے ہیں اور ان میں بھی تمیز اور تصدیق کیلئے علمِ باطن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی لئے ولایت کو نبوّت کا چالیسواں (40) حصہ کہا گیا ہے۔ جب ولی کے بھی ساٹھ فیصد (60 %) مراقبے صحیح نہیں ہوتے تو عام آدمی کے مراقبے کا کیا حال ہوگا۔ اسلئے اس میں نظر آنے والی چیزیں قابلِ اعتبار نہیں۔ مراقبے کی کئی اقسام ہوتی ہیں اور ادنیٰ ترین مراقبہ قلب کی بیداری اور صفائی کے بعد ہی لگتا ہے۔ اسکے بعد روح کا مراقبہ ہے، یہ جنکو لگتا ہے اگر انہیں قبروں میں بھی دفنا دیا جائے تو انہیں خبر نہیں ہوتی۔ اصحابِ کہف کو بھی ایسا ہی مراقبہ لگا تھا جو 300 سو سال تک غار میں سوتے رہے۔ غوث پاکؓ جنگل میں چلوں کے دوران جب روح کے مراقبے میں جاتے تو وہاں سے گزرنے والے لوگ انہیں مردہ سمجھ کر نہلا دھلا کر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کے بعد قبر میں دفنانے لے جاتے لیکن دفنانے سے پہلے ہی وہ مراقبہ ٹوٹ جاتا۔ اسی طرح کے مراقبوں کے واقعات حضرت سخی سلطان حق باھوؒ کی زندگی میں بھی ملتے ہیں۔

حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ کی روح مبارک قوالی کے دوران اس شعر **کشتگان خنجر تسلیم را ہر زماں از غیب جان دیگر است** (جو خنجرِ تسلیم سے ذبح ہوتے ہیں۔ انکو ہر دور میں غیب سے نئی جان عطا ہو جاتی ہے) پر اکثر پرواز کر جایا کرتی تھی بعد ازاں ایک مریدِ خاص (جسکو کہ اس بات کی ہدایت تھی) آپ کے کان میں اذان دیتے جس سے روح واپس جسم میں لوٹ آیا کرتی تھی۔ آپکی اس مرید کو ہدایت تھی کہ اس عمل کے بعد روح کی واپسی کا تین دن تک انتظار کیا جائے اگر پھر بھی روح واپس نہ آئے تو تدفین کر دی جائے۔ بعد ازاں بوقتِ وصال اسی طرح تین دن تک آپکی روح کی واپسی کا انتظار کیا گیا جسکے بعد آپکی تدفین کر دی گئی۔ مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب میں بھی اس طرح کے واقعات ملتے ہیں کہ جیسا کہ ہندو سادھوؤں کو قبر میں دفنانے کے کئی دن بعد جب دوبارہ نکالا گیا تو اتنے عرصے وہ بغیر کھائے پیئے زندہ ہی ملے۔

امام مہدیؑ کے دور میں ترقی کا عالم

امام مہدیؑ کے دور میں روحانیت کے علاوہ علومِ طبیعات سمیت دیگر دنیاوی علوم میں بھی حیرت انگیز ترقی ہوگی اور حیرت انگیز انقلابات دیکھنے میں آئینگے۔ حالانکہ انکی آمد سے پہلے آفتوں اور جنگوں کی وجہ سے دنیا تقریباً تباہ ہو چکی ہوگی لیکن انکی آمد کے بعد دوبارہ سے

اور پہلے سے بھی بہتر ترقی ہوگی۔ اگر ہم ظہور کے بعد سے متعلق احادیث پر غور کریں تو کچھ ایسے امور کا ذکر ملتا ہے جو ماضی کی نسلوں کے لئے غیر مانوس تھیں جیسا کہ رابطے اور اتصال کے وسائل، ایک دوسرے کو دیکھنے کے وسائل وغیرہ لیکن دورِ حاضر میں ٹیکنالوجی کی ترقی نے یہ سب باتیں آسانی سے سمجھادی ہیں جیسا کہ انٹرنیٹ اور موبائل فون وغیرہ۔ کہا جاتا ہے کہ دورِ جدید کی تمام ترقی (کمپیوٹر، انٹرنیٹ، موبائل، ٹیلیوژن اور جہاز وغیرہ) امام مہدیؑ کیلئے ہوئی ہے چونکہ انہوں نے اپنا پیغام ساری دنیا تک پہنچانا ہے جو کہ گھوڑوں کے سفر سے ممکن نہ تھا اسلئے جہاز ایجاد ہوئے، لاکھوں کروڑوں لوگوں سے بیک وقت مخاطب ہونے کیلئے ٹیلیوژن اور ہدایات و پیغام رسانی کیلئے انٹرنیٹ ایجاد ہوا، دنیا بھر میں اپنے نمائندوں سے رابطے کیلئے موبائل فون وجود میں آیا۔ اس ٹیکنالوجیکل ترقی کو ذہن میں رکھتے ہوئے اگر ہم مندرجہ ذیل روایات پر غور کریں تو سب کچھ آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے۔

☆ امام جعفر صادقؑ سے روایت کہ جب ہمارا قائم قیام کریگا تو اللہ تعالیٰ ہماری سماعت اور بصارت میں مدد کریگا یعنی ان کے اور امامؑ کے درمیان کوئی بشری رابطہ نہیں ہوگا بلکہ جب حضرتؑ ان سے بات کرینگے تو وہ انکی بات سنیں گے اور جب وہ اپنی جگہ پر ہونگے تو وہ انہیں دیکھیں گے۔

☆ امام مہدیؑ کے زمانے میں مشرق میں مومن مغرب میں موجود اپنے بھائی کو دیکھے گا، اسی طرح جو مغرب میں ہوگا وہ مشرق میں موجود اپنے بھائی کو دیکھے گا۔ (بحارالانوار)

☆ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جب حضرت قائمؑ قیام فرمائینگے تو وہ زمین کے تمام اقالیم (مراکز) میں اپنا نمائندہ بھیجیں گے اور اس سے کہیں گے کہ تمہارا عہد نامہ تمہارے ہاتھ میں ہے پس جب تم پر کوئی معاملہ آجائے جسے تم سمجھ نہ سکو اور اسکے متعلق فیصلہ نہ کرسکو تو اپنے ہاتھ کی طرف دیکھ لو اور جو کچھ اس میں ہے عمل کرو۔ (غیبتِ نعمانی)

آپکی آمد سے روئے زمین پر انسانی حیات میں ہر لحاظ سے ایک بڑی تبدیلی آئے گی اور انسانی زندگی میں ایک انقلاب عظیم برپا ہوگا، اُنکا دور ایک منفرد اور سابقہ ادوار سے بالکل مختلف دور ہوگا۔ وہ تمام روئے زمین پر امن قائم کرینگے۔

☆ و للاٰخرة خیر لک من الاولیٰ. (سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر 4، پارہ 30، رکوع 18)

ترجمہ :- اور بیشک تمہارے لئے بعد کا دور پہلے سے بہتر ہے۔

دورانِ غیبت ہماری ذمہ داریاں

امام مہدیؑ کے غیبت میں چلے جانے کے بعد صرف دو طرح کے لوگوں کا ایمان سلامت رہیگا۔ ایک طویل حدیث کا خلاصہ کہ حضورِ اکرم سے اصحابہ کرام نے پوچھا کہ آقا جب دورِ فتن شروع ہوگا تو امت میں بہتر لوگ کون ہونگے، کن کا ایمان بچے گا، کون سلامت رہے گا؟ حضور نے فرمایا صرف دو اقسام کے لوگوں کا ایمان بچے گا وہی میری امت کے بہتر لوگ ہونگے اور سلامتی پائینگے باقی

سب تباہ و برباد ہو جائینگے، سب کا ایمان لٹ جائے گا۔ عرض کیا آقا وہ دو طبقے کون سے ہونگے؟ فرمایا پہلا اور سب سے بہتر طبقہ جو اپنی جان و مال کیساتھ متحرک ہو کر اللہ کیلئے میدان عمل میں نکل پڑینگے وہی سب سے افضل ہونگے۔ دوسرا طبقہ وہ جو دنیا چھوڑ کر صرف عبادت میں جنگلوں اور پہاڑوں کی طرف نکل جائینگے اور خاص اللہ کی عبادت میں، جیسا کہ اسکا حق ہے، ساری زندگی گزار دینگے۔ اسکے علاوہ تیسری کوئی صورت ایمان بچانے کی نہیں ہوگی۔

مندرجہ بالا حدیثِ نبوی کی رُو سے اُنکے ماننے والوں کیلئے لازم ہے کے امام مہدیؑ کی غیبت کے دوران متحرک ہو کر میدانِ عمل میں مصروف رہیں ورنہ اُنکا ایمان غارت جائیگا۔ آپؑ کے مشن اور مقاصد کو پورا کرنے کیلئے اپنے مال میں سے خرچ کرتے رہیں۔ اس سلسلے میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک امام علیہ السلام کیلئے مال خرچ کرنے سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں ہے۔ تحقیق جو مومن اپنے مال میں سے ایک درہم امام علیہ السلام کی خاطر خرچ کرے، خداوند بہشت میں احد پہاڑ کے برابر اسکا بدلہ دے گا۔ (اصول کافی)

اس دوران مخالفین کی مخالفت اور اذیت رسانی کے باوجود اپنے عقیدے پر ثابت قدم رہے۔ کافروں کے پروپیگنڈے کا شکار نہ ہو اور نہ باطل کی رنگینیوں سے متاثر ہو۔ دعا کرتا رہے کہ مجھے اپنے دین اور عقیدے پر ثابت قدم رکھ، اپنی پہچان اور ساتھ دینے کی توفیق عطا فرما۔ امامِ عالی مقام حضرت امام حسینؑ کا ارشاد ! جو مومن بارہویں امام کی غیبت کے زمانے میں دشمنوں کی اذیت اور ان کے حقائق کو جھٹلانے پر صبر کرے اور برداشت سے کام لے، گھبرائے نہیں وہ ایسے ہے، جسطرح اس نے رسول کی ہمراہی میں جہاد کیا اور اس کا ثواب اسے ملیگا۔ مستعدی سے ہر وقت اُنکے استقبال کی تیاری رکھے۔ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد کہ تمام عبادتوں سے افضل امام مہدیؑ کی آمد کا منتظر رہنا ہے۔ اسکے علاوہ اُن سے اپنے مشن میں معاون بننے کی دعا بھی کرتا رہے۔ جب بھی امام کا ذکر آئے تو اُنکا نام بہت احترام سے لے۔ کتاب نجم الثاقب میں ہے کہ آپؑ کا نام پکارنے پر احترام کیلئے کھڑا ہو جانا آئمہ کی سنت ہے۔

الکافی میں احادیثِ رسول اللہ تحریر ہیں کہ جو شخص ہمارے معتقدین کے دلوں کو مضبوط کرے یعنی انکے شکوک و شبہات دور کرے وہ ایک ہزار عبادت گزاروں سے بہتر ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جب بدعتیں ظاہر ہوں تو عالم پر واجب ہے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے اگر ایسا نہ کرے گا تو اس پر خدا کی لعنت۔

مشکلات میں آپکو وسیلہ قرار دے (بحار الانوار)۔ کیونکہ حضرت امامِ مہدیؑ غیبت کے دوران نہ صرف موجود رہینگے بلکہ اپنے چاہنے والوں کے رہبر اور مددگار بھی ہونگے۔ رسالہ جزیرۃ الخضراء بحوالہ احادیث آلِ محمد مرقوم ہے کہ حضرت امام مہدیؑ سے ہر مومن کی ملاقات ہوتی ہے یہ اور بات ہے کہ مومنین انہیں اسطرح نہ پہچان سکیں جسطرح پہچاننا چاہیے۔ آپؑ کی غیبت کے دوران آپؑ کے فضائل و کمالات بیان کیے جائیں۔ اسکے علاوہ اپنی زبان کو قابو میں رکھے کہ مبادا کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جو امام علیہ السلام کی ناراضگی کا سبب بنے۔ امام محمد باقرؑ سے پوچھا گیا زمانہ غیبت میں کونسا عمل بہتر ہے، فرمایا کہ اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور گھروں میں رہو۔ (اکمال الدین)

غیبت کے طویل ہو جانے پر گھبرائے نہیں اور یہ نہ کہے کہ ظہور کیوں نہیں ہو رہا یا اب تو ظہور ہو جانا چاہیئے کیونکہ ایسا کہنا مصلحت و حکمتِ خداوندی میں مداخلت کے مترادف ہے۔

بعد از ظہور ہماری ذمہ داریاں

امام مہدیؑ کے ظہور کے بعد ہمیں انکے عظیم الشان مشن میں ہاتھ بٹانا ہے۔ جیسا جیسا وہ کہتے جائیں اس پر عمل کرتے جانا ہے۔ آپؑ کے مقاصد اور پروگرام بہت بڑے اور بہت اہم ہیں۔ امامؑ کی مہم کا مقصد صرف اسلام کو ہی متعارف کروانا نہیں بلکہ تمام مذاہب کو ایک جگہ جمع کر کے تمام انسانوں کو امتِ واحد میں تبدیل کرنا اور ظالموں اور سرکشوں کا مکمل طور پر خاتمہ کر کے ایک عالمگیر حکومتِ الٰہیہ کا قیام ہے۔ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ اپنی امت پر نرمی اور احسان سے پیش آئے اور قائمؑ سختی سے پیش آئینگے اور کسی سے توبہ طلب نہیں کرینگے۔

امام مہدیؑ فی القرآن

بعض مفسرین کی صراحت کے مطابق ظہورِ مہدی کا ذکر اجمالاً قرآن میں بھی موجود ہے۔ مندرجہ ذیل میں قرآن کی وہ آیتیں ہیں جن میں امام مہدیؑ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

☆ **ھل ینظرون الّا ان تاتیھم الملٰئکۃُ او یاتی ربُّک او یاتی بعض اٰیٰت ربّک ط یوم یاتی بعضُ اٰیٰتِ ربّک لا ینفع نفساً ایمانھا لم تکن اٰمنت من قبل او کسبت فیٓ ایمانھا خیراً ط قلِ انتظروٓا انّا منتظرون .** (سورۃ الانعام، آیت نمبر 159، پارہ 8، رکوع 7)

ترجمہ :- وہ کیا انتظار کرتے ہیں مگر یہ کہ انکے پاس فرشتے آئیں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی بعض نشانیاں آئیں۔ جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئیگی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دیگا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔

☆ **ولقد کتبنا فی الزّبورِ من بعد الذّکرِ انّ الارض یرثُھا عبادی الصّٰلحون .** (سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 105، پارہ 17، رکوع 7)

ترجمہ :- اور بیشک ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا کہ بے شک تمام روئے زمین کے وارث میرے نیک بندے ہی ہونگے۔

☆ **و نُریدُ ان نّمنَّ علی الّذینَ استضعفوا فی الارض و نجعلھم ائمّۃً وّ نجعلھم الوارثین .** (سورۃ القصص، آیت نمبر 5، پارہ 20، رکوع 4)

ترجمہ :- اور ہم ارادہ کرتے ہیں کہ ہم احسان کریں اُن پر جو زمین میں کمزور کر دئے گئے ہیں اور ہم ان کو امام بنا دیں اور ہم ان کو وارث بنا دیں۔

☆ **یوم ندعو اکلَّ اُناسٍ با ما مھم .** (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 71، پارہ 15، رکوع 8)

ترجمہ :- اس دن ہم تمام انسانوں کو انکے امام کیساتھ بلائینگے۔

☆ **انّا نحن نحی الموتیٰ و نکتب ما قدّموا و اٰثارھم ط و کلّ شیءٍ احصینٰہ فی امامٍ مّبین .** (سورۃ یاسین، آیت نمبر 12، پارہ 22، رکوع 18)

ترجمہ :- بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم لکھتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے (ان کے بعد) ہے اور ہم

نے ہر چیز کو جمع کیا ہے ایک ایسے امام میں جو ظاہر کرنے والا ہے۔

☆ و یوم نحشرُ من کلّ امۃٍ فوجاً مّمّن یُکذّبُ بایٰتنا . (سورۃ النمل، آیت نمبر 83، پارہ 20 ، رکوع 3)

ترجمہ :- اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایسے لوگوں کا ایک گروہ (فوج) اٹھائینگے جو ہماری نشانیوں کو جھٹلاتا تھا۔

☆ قل یوم الفتح لا ینفع الّذینَ کفرووا ایمانھم ولا ھم یُنظرون (سورۃ السجدۃ، آیت نمبر 29، پارہ 21 ، رکوع 16)

ترجمہ :- فرمادیجئے کہ فتح کے دن کافروں کو انکا ایمان لانا نفع نہ دیگا اور نہ ہی انکی طرف نظر کی جائیگی۔ (فتح کے لغوی معنیٰ کھلنا ہے یعنی غیب کا دروازہ کھلے گا اور امام ظاہر ہو جائینگے)

☆ وما یدریکَ لعلَّ السّاعۃ قریب . (سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر 17، پارہ 25، رکوع 3)

ترجمہ :- اور تمہیں کیا معلوم شاید (ظہورِ امام کی) ساعت قریب ہی ہو۔

امام جعفر صادقؑ کے مطابق الساعۃ سے مراد حضرت قائم المھدیؑ کا قیام ہے۔

☆ الآ اِنّ الّذین یمارون فی الساعۃِ لفی ضللٍ م بعید . (سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر18، پارہ 25، رکوع 3)

ترجمہ :- خبردار بے شک وہ لوگ جو (ظہورِ امام کی) ساعت میں شک کرتے ہیں یقیناً بہت دور کی گمراہی میں ہیں۔

حافظ سلیمان القندوزی نے مذکورہ آیت کی تفسیر کے بارے میں المفضل بن عمر سے ایک روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ الساعۃ سے مراد القائم المھدی کا قیام ہے۔

☆ و اِنّہ لعِلم لّلسّاعۃِ فلا تمترُنّ بھا واتّبعون ط ھٰذا صراط مُستقیم . (سورۃ الزخرف، آیت نمبر 61، پارہ 25، رکوع 12)

ترجمہ :- اور بے شک وہ (عیسیٰ) ساعت (ظہورِ امام مہدی) کی خبر ہے۔ پس تم ہرگز اس ساعت میں شک نہ کرنا اور میری پیروی کرنا کہ یہی صراطِ مستقیم ہے۔

☆ ھل ینظرونَ اِلّا السّاعۃ ان تاتیھم بغتۃً وّ ھم لا یشعرونَ . (سورۃ الزخرف، آیت نمبر 66، پارہ 25، رکوع 12)

ترجمہ :- کیا یہ لوگ (ظہورِ امام کی) ساعت ہی کے منتظر ہیں کہ اچانک ہی ان پر آجائے اور ان کو خبر تک ہی نہ ہو۔

☆ ولعصر o انّ الانسان لفی خسر o الّا الذین امنو وعملوا الصّلحت وتواصوا بالحق o وتواصو بالصّبر o (سورۃ العصر، آیت نمبر 1 - 3، پارہ 30، رکوع 28)

ترجمہ :- زمانے کی قسم بے شک تمام انسانیت خسارے میں ہے۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی۔ اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

امام مہدیؑ دیگر مذاہب کی نظر میں

☆ کتاب زبور مرموز 120 میں ہے جو آخرالزماں آئیگا اس پر آفتاب اثرانداز نہ ہوگا۔

☆ یوحنا کا مکاشفہ باب 19، آیت 14 اور اُسکی پوشاک اور ران پر یہ لکھا ہوا ہے **بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند**۔

☆ زکریا علیہ السلام باب 14، آیت 9 اور وہ خداوند ساری دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ اُس روز ایک ہی خدا ہوگا اور اُسکا نام واحد ہوگا۔

☆ انجیل لوقا فصل 12 میں ہے کمربستہ اور چراغ افروختہ رہو اور اسطرح رہو جیسے کسی کا انتظار کر رہے ہو۔

☆ کتاب حیقوق نبی فصل 7 میں تحریر ہے کہ اگرچہ تاخیر سے آئے مگر منتظر رہو کیونکہ ضرور آئیگا، تمام امتوں کو ایک جگہہ جمع کریگا۔

☆ صحیفہ تنجاس حرف الف میں ہے کہ ظہور کے بعد ساری دنیا کے بت مٹادئے جائینگے، ظالم اور منافق ختم کردئے جائینگے۔ یہ ظہور کرنے والا کنیزِ خدا کا بیٹا ہوگا۔

☆ یسعیاہ نبی باب 42، آیات 1 تا 4 میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خوش ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر ڈالی۔ وہ قوموں میں عدالت جاری کریگا۔ وہ نہ چلائے گا نہ شور کریگا اور نہ بازاروں میں اسکی آواز سنائی دیگی۔ وہ مسلے ہوئے سرکنڈوں کو نہ توڑے گا اور ٹمٹماتی بتی کو نہ بجھائے گا۔ وہ ماندہ نہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرلے۔ جزیرے اسکی شریعت کا انتظار کرینگے۔

☆ یسعیاہ نبی باب 18 آہ پروں کے پھڑ پھڑانے کی سرزمین جو کوش کی ندیوں کے پار ہے۔ اے تیز رفتار ایلچیو اسکی قوم کے پاس جاؤ جو زور آور اور خوبصورت ہے۔ اس قوم کے پاس جو ابتدا سے اب تک مہیب ہے۔ ایسی قوم جو زبردست اور فتحیاب ہے۔ جس کی زمین ندیوں سے منقسم ہے۔

☆ انجیل متی باب 24، آیات 30/27 کے مطابق روشنی مشرق سے ظاہر ہوگی۔

☆ انجیلِ یوحنا میں ہے کہ اسکے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اسکا کچھ نہیں۔

☆ انجیلِ یوحنا میں ہے کہ دنیا کا سردار ہوگا۔ ابد تک رہیگا۔ سچائی کی تمام راہیں دکھائیگا۔ (بحوالہ سیرت سرور، از مولانا مودودی، صفحہ 140)

☆ کتاب تورات مزامیر داؤد کے مزمور 37 میں تحریر ہے کہ شریر ختم ہوجائینگے اور حکیم وصلحاء اور خدا کے نیک بندے زمین کے وارث ہونگے اور ملعون فنا ہوجائینگے۔

☆ کتاب صفیائے پیغمبر کی فصل نمبر 3 آیت نمبر 9 میں ہے آخر زمانہ میں تمام دنیا موحد ہوجائے گی۔

☆ اہلِ ہند کی کتاب شرایدبھگوت میں لکھا ہوا ہے کہ کالکی اوتار دھرم کی بردھ اور ملیچھ اور ادھرمیوں کا ناش کرینگے۔ کالکی اوتار دہارن کرکے تلوار ہاتھ میں لئے نیلے گھوڑے پر سوار ہوکر ادھرمی اور پاپی لوگوں کو ختم کرینگے اور ست جگ کا کرم دنیا میں ظاہر کرکے دھرم کو بڑھائینگے۔

☆ انجیلِ برناباس میں ہے کہ تمام انبیاء جنکو خدا نے دنیا میں بھیجا جنکی تعداد ایک لاکھ 44 ہزار تھی، انہوں نے ابہام کیساتھ بات کی مگر میرے بعد تمام انبیاء اور مقدس ہستیوں کا نور آئیگا جو انبیاء کی کہی ہوئی باتوں کے اندھیرے پر روشنی ڈال دیگا کیونکہ وہ خدا کا رسول ہے۔

☆ جاماسپ کی کتاب اسرار العجم جس میں بادشاہوں اور نبیوں کے حالات درج ہیں لکھا ہے۔ پیغمبر عرب کی بیٹی کے فرزندوں میں سے ایک فرزند تمام دنیا کا بادشاہ ہوگا اسکی بادشاہت قیامت سے متصل ہوگی اسکی بادشاہی کے بعد دنیا ختم ہوجائیگی۔ اسکے مذہب کا نام برہانِ قاطع ہوگا۔ اسکی جناب میں ملائکہ اور روح القدس حاضر ہونگے وہ خلق کو زندہ کریگا اور جملہ دشمنانِ دین اور سامری کو زندہ کر کے آگ میں جلائے گا اور دماوند کی چاہ سے ضحاک علوان کو باہر نکال کر زندہ کریگا اسطرح ان تمام اشخاص کو زندہ کر کے جلائے گا جن کی تعداد خدا ہی جانتا ہے جنہوں نے دنیا میں بدعتیں جاری کیں۔ نیز اپنی قوم کے ان بادشاہوں کو جنہوں نے دین میں فتنے برپا کیئے اُنکو بھی زندہ کر کے جلائے گا۔ اس بادشاہ کا نام بہرام ہوگا۔ خورشیدِ جہاں و شاہِ زماں دخترسین انکے فرزندوں میں سے ہوگا۔ اس کا ظہور آخرِ دنیا میں ہوگا اسکے ساتھ کرگس کی حیات ہوگی اور خروج کرتے وقت تیس قرن کی عمر ہوگی۔ اسکے زمانے میں تمام جہاں کا ایک دین ہوگا۔

☆ شاکموین جو ہندوؤں کے اعتقاد کے مطابق پیغمبر اور صاحب کتاب سمجھا جاتا ہے کہتا ہے۔ دنیا کی بادشاہت و حکومت سردارِ دو جہاں کشن کے فرزند پر ختم ہوگی تمام مخلوق اسکی اطاعت کریگی۔ تمام عالم پر اسکا قبضہ ہوگا اس وقت خدا کا ایک دین ہوگا۔

☆ صاحب کتاب باسک کہتا ہے کہ دنیا آخر الزماں کی بادشاہی پر ختم ہوجائیگی وہ ملائکہ اور انسانوں کا متفقہ پیشوا ہوگا۔ اور زمین و آسماں کی خبر دیگا۔

☆ صاحب کتاب وشن جوگ لکھتا ہے کہ دنیا کے آخر میں ایک ایسا شخص آئے گا جو خدا کو دوست رکھتا ہوگا اُسکا نام فرخندہ و خجستہ ہوگا اور وہ جائن کے حکم سے خلق کو زندہ کریگا۔ اور جن لوگوں نے دین میں نئی نئی باتیں پیدا کی ہونگی اور دینِ خدا کو نقصان پہنچایا ہوگا انکو آگ میں جلائے گا اور تمام دنیا نئی ہوجائیگی۔

☆ کتاب وید میں تحریر ہے کہ دنیا کی خرابی پر ایک بادشاہ آخر زمانہ میں پیدا ہوگا جو خلائق کا رہبر ہوگا جسکا نام منصور ہوگا تمام عالم پر حکومت کریگا اور سب کا ایک دین ہوگا۔

☆ سکھ مذہب کی کتاب گرو گرنتھ میں ہے کہ کالکی اوتار کا چہرہ چاند میں نظر آئیگا۔

امام مہدیؑ اولیاء و علماء کی نظر میں

<u>حضرت پیر مہر علی شاہ</u> : حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب گولڑہ شریف کے ارشادات

(1) آپ کا علم لدنی ہوگا۔ (2) وہ کعبہ شریف کے خزانہ کو نکال کر تقسیم فرمائیں گے۔ (3) دریا انکے لئے ایسے پھٹ جائینگے جسطرح بنی اسرائیل کے لئے پھٹ گیا تھا۔ (4) ان کے پاس تابوت سکینہ ہوگا جسے دیکھ کر یہودی ایمان لے آئیں گے مگر چند۔

صوفی برکت علی لدھیانوی : ولی کامل حضرت صوفی برکت علی لدھیانوی مدظلہ العالی نے مردِ کامل کا وصیت نامہ (مورخہ 12 جنوری 1993ء) میں اہلِ پاکستان کے لئے خوشخبری اور اہم پیغام دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور سیدنا رسول اللہ کے صدقے ہم یہ بشارت دیتے ہیں کہ وہ وقت انشاء اللہ آنے والا ہے کہ پاکستان کی ہاں اور ناں میں دنیا کے فیصلے ہوا کریں گے پاکستان کو مردِ کامل کی سربراہی کا شرف نصیب ہونے والا ہے۔ صاحبان نصیب اس کا وسیلہ بنیں گے۔ رکاوٹ ڈالنے والے تباہ ہو جائینگے۔

حافظ ابن حجر : دین کی خدمت دلیل سے کریگا۔

احمد رضا خان بریلوی : میرے خیال میں خلافتِ راشدہ اب امام مہدیؑ ہی قائم کرینگے۔

حضرت مولانا عبدالحیٔ فرنگی محلی : اپنے فتاویٰ جلد دوم میں فرماتے ہیں ایسی شخصیت کی ولادت صدی کے آخری حصہ میں ہونی چاہئے اور اس کی علامات یہ ہیں 1- وہ شخص علوم ظاہر اور باطنی کا عالم ہو۔ 2- اسکے درس وتدریس تصنیف وتالیف اور وعظ وتبلیغ سے لوگوں کو فائدہ کثیر پہنچے۔ 3- سنتوں کو زندہ کرنے والا اور بدعتوں کو ختم کرنے میں سرگرم ہو۔ 4- ایک صدی کے اختتام پر اور دوسری صدی کے آغاز میں اسکے علم کی شہرت اور لوگوں کو نفع معروف ومشہور ہو۔

مولانا محمد قاسم نانوتوی : بانی دارالعلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا جب امام مہدی علیہ السلام بھی پیدا ہوں گے اور اس وقت جو انکا اتباع نہ کرے گا اور امام پہچان کران کی پیروی نہ کرے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ امام مہدی علیہ السلام جو اتباع سنت محمدیہؐ کے تبلیغی مشن پر آئیں گے وہی کچھ فرمائیں گے جو اہلسنت والجماعت کے عقائد صحیحہ میں موجود ہے یہ دوسری بات ہے کہ مسلمانوں کا کوئی خاص فرقہ ان کو اپنے ڈھب کا نہ پاکر یہودیوں کی طرح سے جو کہ پیغمبر آخرالزماںؐ کے انتظار میں تھے اور پھر ان سے برگشتہ ہو گئے تھے ایسے ہی وہ فرقہ امام مہدی علیہ السلام سے برگشتہ ہو جائے۔ (قاسم العلوم یعنی مکتوبات مولانا قاسم نانوتوی مع اردو ترجمہ انوار النجوم از پروفیسر انوار الحسن شیر کوٹی، خلاصہ مکتوب دوم از پروفیسر انوار الحسن)

مولانا رشید احمد گنگوہی : مولانا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں اب جو تجدیدِ دین ہوگی وہ امام مہدیؑ کے ذریعہ ہوگی وہی عالمگیر روحانیت لے کر آئیں گے۔ ان کی روحانی قوت اتنی بڑھی ہوئی ہوگی کہ وہ سارے عالم کے حالات بدل سکیں گے اب چھوٹی موٹی روحانیت کام نہ دے گی۔

علامہ فیض احمد اویسی وعلامہ محمد اسماعیل حقی : حضرت امام مہدیؑ کی اقتداء دراصل حضور کی اقتداء ہے۔ اور حضرت امام مہدیؑ حضورِ اکرم کی صورت جمیعہ کمالیہ میں ظاہر ہونگے۔

قلندر بابا اولیاء : امام مہدیؑ دنیا کے تمام مذاہب میں ایک انقلاب برپا کردینگے۔ مذاہب کی گرفت ٹوٹ جائیگی اور وہ خالص مذہب باقی رہیگا جسکو اللہ نے دینِ حنیف قرار دیا ہے۔ سائنس کی بڑی بڑی ایجادات کے فارمولے انہیں ازبر ہونگے۔ سائنسدان اور دانشور اُنکی علمی فضیلت سے لرزہ براندام ہونگے جبکہ اُنکی ظاہری تعلیم زیادہ نہ ہوگی۔ اُنکی روحانی قوت کا عالم یہ ہوگا کہ اُنکی نگاہ کے اشارے سے ہواؤں کا رُخ بدل جائیگا۔ امن وسکون کے متلاشی انکے گرد اسطرح جمع ہو جائینگے جسطرح شمع کے گرد پروانے۔

<u>مولانا مودودی</u> : بانی جماعتِ اسلامی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی کتاب سیرت سرورِ عالم جلدِ اوّل، باب 11، فصل 2 میں صفحہ 458 پر مجددِ کامل کا مقام کے زیرِ عنوان لکھا ہے....... مجدّدِ کامل کا مقام ابھی تک خالی ہے مگر عقل چاہتی ہے فطرت مطالبہ کرتی ہے اور دنیا کے حالات کی رفتار متقاضی ہے کہ ایسا لیڈر پیدا ہو خواہ اِس دور میں پیدا ہو یا زمانے کی ہزاروں گردشوں کے بعد پیدا ہو۔ اسی کا نام الامام المہدی ہوگا جس کے بارے میں صاف پیشن گوئیاں نبی علیہ صلوٰۃ والسلام کے کلام میں موجود ہیں۔

آگے مہدی کے متعلق مروّجہ تصور کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں جو لوگ الامام مہدی کی آمد کے قائل ہیں وہ بھی ان متجدّ دین سے جو اسکے قائل نہیں ہیں اپنی غلط فہمیوں میں کچھ پیچھے نہیں ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ امام مہدی کوئی اگلے وقتوں کے مولویانہ وصوفیانہ وضع قطع کے آدمی ہوں گے۔ تسبیح ہاتھ میں لئے یکا یک کسی مدرسے یا خانقاہ کے حجرے سے برآمد ہوں گے۔ آتے ہی انا المھدی کا اعلان کریں گے۔ علماء اور مشائخ کتابیں لئے ہوئے پہنچ جائیں گے اور لکھی ہوئی علامتوں سے ان کے جسم کی ساخت وغیرہ کا مقابلہ کرکے انہیں شناخت کرلیں گے، پھر بیعت ہوگی اور اعلانِ جہاد کردیا جائے گا چلّے کھینچے ہوئے درویش اور سب پرانے طرز کے بقیّہ السلف انکے جھنڈے تلے جمع ہونگے۔ تلوار تو محض شرط پوری کرنے کے لئے چلانی پڑیگی، اصل میں سارا کام برکت اور روحانی تصرف سے ہوگا۔ پھونکوں اور وظیفوں کے زور سے میدان جیتے جائینگے۔ جس کافر پر نظر ماردیں گے تڑپ کر بے ہوش ہو جائیگا اور محض بد دعا کی تاثیر سے ٹینکوں اور ہوائی جہازوں میں کیڑے پڑ جائینگے۔

آگے صفحہ نمبر 459 پر لکھتے ہیں کہ میرا اندازہ یہ ہے کہ آنے والا اپنے زمانے میں بالکل جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا۔ وقت کے تمام علومِ جدیدہ پر اسکو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہوگی زندگی کے سارے مسائلِ مہمہ کو وہ خوب سمجھتا ہوگا۔ عقلی و ذہنی ریاست سیاسی تدبّر اور جنگی مہارت کے اعتبار سے وہ تمام دنیا پر اپنا سکہ جمادے گا اور اپنے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہوگا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی جدّتوں کے خلاف مولوی اور صوفی صاحبان ہی سب سے پہلے شورشیں برپا کریں گے۔ پھر مجھے یہ بھی امید نہیں کہ اپنی جسمانی ساخت میں وہ عام انسانوں سے کچھ بہت مختلف ہوگا کہ اس کی علامتوں سے اس کو تاڑ لیا جائے۔ نہ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے مہدی ہونے کا اعلان کریگا۔

اس کے بعد آگے مہدی کے کام کی نوعیت کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ مہدی کے کام کی نوعیت کا جو تصوّر میرے ذہن میں ہے وہ بھی ان حضرات کے تصوّر سے بالکل مختلف ہے۔ مجھے اس کام میں کرامات وخوارق، کشوف والہامات اور چلّوں اور مجاہدوں کی کوئی جگہ نظر نہیں آتی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انقلابی لیڈر کو دنیا میں جس طرح شدید جدّ وجہد اور کشمکش کے مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے انہی مرحلوں سے مہدی علیہ السلام کو بھی گزرنا ہوگا۔ وہ خالص اسلام کی بنیادوں پر ایک نیا مذہبِ فکر (School of Thought) پیدا کرے گا۔ ذہنیتوں کو بدلے گا، ایک زبردست تحریک اٹھائے گا جو بیک وقت تہذیبی بھی ہوگی اور سیاسی بھی، جاہلیت اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اسکو کچلنے کی کوشش کرے گی، مگر بالآخر وہ جاہلی اقتدار کو الٹ کر پھینک دے گا اور ایک ایسا زبردست اسلامی اسٹیٹ قائم کرے گا جس میں ایک طرف اسلام کی پوری روح کارفرما ہوگی اور دوسری طرف سائنٹفک ترقی اوجِ کمال پر پہنچ جائے گی۔ جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے اسکی حکومت سے آسمان والے بھی راضی ہونگے اور زمین والے بھی، آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اگل دے گی۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری : وہ جس دور میں تشریف لائیں گے اس دور کے تمام جدید ذرائع ان کے زیر استعمال ہونگے۔

ڈاکٹر اسرار احمد : ڈاکٹر اسرار احمد نے راولپنڈی میں اپنے 04 اکتوبر 2001 کے خطاب جمعہ میں فرمایا عالم عرب میں حضرت مہدیؑ کی ولادت ہو چکی ہے اور انکے منظرِ عام پر آنے کا وقت اب زیادہ دور نہیں ہے۔ (بحوالہ ندائے خلافت، 08 تا 14 اگست 2002)۔ نبی کریمؐ کی کی بتائی ہوئی نشانیاں اہلِ نظر کو اب صاف دکھائی دینے لگی ہیں اور میرا اندازہ ہے کہ شاید اس دوران اصل دجال مسیح الدجال بھی سامنے آجائیگا۔ (بحوالہ روزنامہ جنگ، نوائے وقت، 07 نومبر 1992)

قاضی ظفر الحق : قاضی ظفر الحق اپنی کتاب عالم ارضی کا آخری مستقبل میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام مہدیؑ کی حکومت کا استحکام جب تک واقع ہوگا تب تک مشرق وسطٰی کے مسلم ممالک پر ایک قیامت سی گزر چکی ہوگی اس قیامت کے خاتمے کے لئے امام مہدیؑ کی حکومت ہی ذریعہ بنے گی۔

قاضی حسین احمد : امیر جماعت اسلامی کہتے ہیں کہ لوگ کسی نجات دہندہ کے منتظر ہیں۔ (روزنامہ جنگ 30 جون 1993)۔

دورِ آخر کے بارے میں اسلام کی روایات

☆ بعثُ انا والساعة كهاتين يعنى اصبعين. (بخاری و مسلم)

ترجمہ :- میری بعثت اور قیامت اسطرح ہیں یہ فرماتے ہوئے نبیؐ نے اپنی دو انگلیاں اٹھائیں مطلب تھا کہ جسطرح ان دو انگلیوں کے درمیان کوئی تیسری انگلی حائل نہیں اسطرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی حائل نہیں، میرے بعد بس قیامت ہے۔

☆ آنحضرتؐ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ! میری آمد اور قیامت کے درمیان اتنا فاصلہ ہے یعنی دونوں قریب قریب ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے عین قیامت کے وقت بھیجا گیا ہے مگر میں قیامت سے آگے آگیا جیسے یہ انگلی اس انگلی سے۔ (ترمذی)

☆ حضور پاک کا فرمان ! اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے جسکا مجھے علم ہے تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ آنے والے اوقات بہت سخت اور صبر آزما ہونگے۔

☆ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے کر لو اعمال صالح ان فتنوں سے پہلے کہ شب تاریک کی مانند ہیں (یعنی کہ انسان سمجھ نہیں پاتا) صبح کو ہوتا ہے مردِ مومن تو شام کو ہوتا ہے کافر اور شام کو ہوتا ہے مردِ مومن تو صبح کو ہوتا ہے کافر۔ ایک حدیث شریف میں آیا کہ بیچیں گی بہت سی قومیں اپنا دین سامانِ دنیا کے بدلے۔ (جامع ترمذی)۔

☆ ابو موسٰیؓ کا بیان ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا قیامت سے پہلے ہرج ہوگا میں نے کہا یا نبیؑ اللہ ہرج کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا خونریزی۔ صحابہ اکرامؓ نے عرض کیا یارسولؐ اللہ خونریزی تو اب بھی ہوتی ہے ہم مشرکوں کو کثرت سے قتل کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مشرکین کا قتل مراد نہیں بلکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتیٰ کہ آدمی اپنے پڑوسی اپنے چچازاد بھائی اور قرابت والوں کو بھی قتل کریگا۔ بعض صحابہؓ نے عرض کیا یارسولؐ اللہ اس وقت ہم کو شعور نہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ان میں سے

اکثر لوگوں کا شعور سلب ہوجائیگا اور آفتاب کی شعاؤں میں اڑنے والے ذرّوں کی طرح ذلیل لوگ باقی رہ جائینگے جو بے خوف ہونگے۔ اسکے بعد ابو موسیٰؓ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر ایسا زمانہ مجھ پر آگیا تو اس سے نکلنا مشکل ہوگا۔ جیسا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا جو اس فتنہ میں جائے گا پھر اسکا نکلنا مشکل ہوجائیگا۔ (بخاری شریف)

☆ حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ ایسے فتنے ہونگے کہ اُنکے دروازوں پر ان فتنوں کی طرف بلانے والے بھی موجود ہونگے لہذا اس وقت تیرے لئے زیادہ اچھا ہے کہ کسی درخت کی چھال چبا کر تنہائی میں جان دے دے اور ان کی پیروی نہ کر (سنن ابن ماجہ)۔ اگر ہم اس وقت اپنے اردگرد دیکھیں تو اس وقت معاشرے میں سیاسی، معاشی، فرقہ پرستی اور غنڈہ گردی سمیت ہر طرح کا فتنہ موجود ہے اور ان فتنوں کی طرف بلانے والے بھی کئی رنگوں میں موجود ہیں۔

☆ ابنِ عمرؓ نے فرمایا نبی کریمؐ نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا اے مہاجرین جب تم پانچ باتوں میں مبتلا کردیئے جاؤ اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان باتوں کو پاؤ اوّل یہ کہ جب کسی قوم میں فواحشات اعلانیہ ہونے لگیں تو ان میں طاعون اور وہ بیماریاں عام ہوجاتی ہیں جو پہلے کبھی ظاہر نہ ہوئی تھیں۔ دوم کہ جب لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگ جاتے ہیں تو ان میں قحط اور مصیبتیں نازل ہوتی ہیں، بادشاہ ان پر ظلم کرتے ہیں۔ سوئم جب لوگ زکواۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بارش کو روک دیتے ہیں اگر زمین پر چوپائے نہ ہوتے تو آسمانوں سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔ چہارم اور جب لوگ اللہ اور اسکے رسولؐ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر دشمنوں کو مسلط کردیتا ہے تو وہ انکا مال وغیرہ سب چھین لیتے ہیں۔ پنجم اور جب مسلمان حکمران اللہ تعالیٰ کے قانون کو چھوڑ کر دوسرے قوانین سے اور کچھ احکام باری تعالیٰ سے لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان میں اختلاف پیدا فرمادیتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ)

☆ علاماتِ قیامت بتاتے ہوئے حضورؐ نے فرمایا لوگ ایک دوسرے سے صحیح بات اور صحیح رائے کی کمی کی شکایت کرینگے، حرام کی اولاد کثرت سے ہوگی، غیبت عام پھیل جائے گی، مالدار دولتمند آدمی کی تعظیم کی جائے گی، بدکاروں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہونگی، برے لوگ غلبہ حاصل کرینگے، ظلم وزیادتی عام ہوگی، زنا کی کثرت ہوگی۔

☆ ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث کہ جب جنگوں پر جنگیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ غیر عرب اقوام میں سے ایک قوم کو اٹھا کر کھڑا کریگا۔ وہ شہسواری میں عربوں سے بہتر اور اسلحہ میں ان سے برتر ہونگے۔ انکے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کریگا۔

☆ حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا کہ جس وقت شام میں جنگ شروع ہوجائے تو یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ پوچھا پھر کیا ہوگا تو فرمایا پھر سنگ باری ہوگی جس میں تقریباً ایک لاکھ انسان مارے جائینگے۔ خداوندِ عالم رحمت نازل فرمائے گا مومنین پر اور عذاب ہوگا ظالمین پر۔

☆ قربِ قیامت اور دورِ پُرفتن کے بارے میں جو علامت بیان کی گئی ہیں وہ یہ ہیں۔ (ہر گھر میں ناچ گانا ہوگا)۔ (عورتیں مردوں جیسی اور مرد عورتوں جیسی وضع قطع اختیار کرینگے)۔ (ہر طرف فتنے ہی فتنے ہونگے)۔ (پہلی تاریخ کا چاند دوسری یا تیسری تاریخ کے چاند کی طرح معلوم ہونا)۔ (دکھاوے کے طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈر کا اظہار کرنا مگر عملاً نہ ڈرنا)۔ (بارش کا

رک جانا اور اوقاتِ موسمی سے ہٹ کر ہونا)۔(جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا جاننا)۔(پرہیزگار کا اپنے خاندان میں مال و زر نہ ہونے کی وجہ سے ذلیل ہونا)۔(مساجد کی محرابوں کو سجایا جانا اور دلوں کا ویران ہونا)۔(طرح طرح کے ساز باجوں کا ایجاد ہونا)۔(نشہ آور اشیاء کا بکثرت استعمال)۔(زکواۃ کے نام پر مال لے کر تجارت کرنا)۔(امانت کے مال کو چھینا ہوا مال سمجھ کر ہڑپ کر جانا)۔(زکواۃ کو جرمانہ سمجھتے ہوئے نہ دینا)۔(بیویوں کی فرمابرداری اور ماؤں کی نافرمانی کرنا)۔(دوست کو محبت کرنے والے باپ سے بہتر سمجھنا)۔(دوستوں کی عزت و خاطر کرنا اور والدین سے بے رُخی کرنا)۔(مسجدوں میں دنیاداری کی باتیں ہونا)۔(ریشمی کپڑوں کا کثرت سے پہنا جانا)۔(بڑوں کی عزت نہ کیئے جانا اور چھوٹوں پر مہربانی سے پیش نہ آنا)۔(حکومت کا چھوٹے آدمیوں میں چلے جانا)۔(بڑے لوگوں میں بے حیائی کا عام ہونا)۔(چرب زبان اور خوشامدی لوگوں کو دین میں اچھا سمجھا جانا)۔(علمِ معرفتِ باری تعالیٰ کا زوال میں ہونا)۔(چرواہوں کا اپنی عمارتوں کے بڑے ہونے اور پختہ ہونے پر اترانا۔عرب کے بدوؤں کی طرف اشارہ)۔(برے لوگوں کا مال و متاعِ دنیا کا مالک ہونا)۔(ممبروں پر وعظ کرنے والوں کی کثرت ہونا)۔(علماء کا صاحبِ ثروت لوگوں کی طرف رجحان ہونا)۔(علماء کا لوگوں کی خواہشات کے مطابق فتویٰ دینا)۔(قرآنِ حکیم پڑھنے کی اجرت لینا)۔(مال و دولت کی ہوس میں بری عورتوں سے شادی کرلینا)۔(رشتہ داروں کے درمیان شکایات اور ناچاقی کا عام ہونا)۔(غرض مندوں کا مالداروں کے آگے اپنی حاجت بیان کرنا مگر انکو کچھ نہ ملنا)۔(خودکشی کا عام ہونا)۔(درختوں میں پھلوں کا کم لگنا مراد لوگوں کی اولاد میں کمی ہونا)۔(ماؤں کا اپنی اولاد سے انکی نافرمانی کے سبب غمناک ہونا)۔(خوش ہونا بانجھ والی عورتوں کا)۔(خطاب کرنے والوں کی اکثریت کا جھوٹ بولنے والا ہونا)۔(جماع کرنا بی بی یا لونڈی کے دبر میں)۔(عورتوں کا حکومت کرنا)۔(نااہل لوگوں کا ذمہ داری پر مامور ہونا)۔(دینِ اسلام کا ٹھہرا ہوا ہونا)۔(مسجدوں کو گزرگاہ کے طور پر استعمال کرنا)۔(مشرق و مغرب تاجروں کا عام آنا جانا)۔(پرہیزگار آدمی کا بچنے کے لئے پناہ کی جگہہ ڈھونڈتے پھرنا)۔(تنگی معاش پر ماں باپ، بیوی، رشتہ داروں یا ہمسایوں کا طعنے دینا)۔(ذلیل اور گھٹیا اشخاص کا اپنی قوم کا سردار یا چوہدری ہونا)۔(آدمی کی تعظیم اسکے شر کے خوف سے کرنا)۔(زمین کا دھنسنا یا زلزلوں کا آنا)۔(گرہن لگنا)(صبر کرنا اتنا مشکل جتنا انگارے کو ہاتھ میں پکڑنا)(بحوالہ جامع ترمذی)۔اسکے علاوہ ہر طرف قحط بھوک اور فتنے ہونگے، حکمران ظالم ہوں گے، قتل عام ہوگا، مارنے والے کہ یہ پتہ نہ ہوگا کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے، نہ مرنے والے کو پتہ ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا جا رہا ہے۔

☆ قربِ قیامت کی مزید علامات میں بغداد کا مکمل تباہ ہونا۔بصرہ کا ڈوب جانا۔اولادِ زنا کا بکثرت ہونا۔سود کا عام رواج پانا۔اچھے خاندانوں میں فاحشہ عورتوں کا پیدا ہونا۔پست لوگوں کا بڑے بڑے مکان بنوانا۔شرفاء کا موت طلب کرنا۔حصول معاش کیلئے علم حاصل کرنا۔وقتِ ملاقات بجائے سلام کے گالیوں سے ابتداء کرنا۔برائے طمع اپنے مذہب اور فرقوں کو چھوڑنا۔عورتوں کا بکثرت پیدا ہونا۔سواریوں کے ذریعے بکثرت اموات۔عورتوں کا عورتوں اور مردوں کا مردوں کیساتھ شادی کرنا۔پردے کا ختم ہو جانا۔جنگِ عظیم کا جاری ہونا جس میں لاتعداد اموات واقع ہونا۔مرگِ مفاجات کی کثرت۔امام مہدی کے

وجود سے انکار کرنے والوں کا ظاہر ہونا۔ سورج کے قریب ایک صورت کا پیدا ہونا۔ انسان کا چاند تک پہنچ جانا۔ مختلف شہروں کا مختلف بلاؤں میں مبتلا ہو کر تباہ ہونا۔ آگ اور دھواں بکثرت ہونا۔ گرمی کا زیادہ ہونا۔ کل کرہ ارض پر اضطراب وانتشار اور تباہی وبربادی کا مسلط ہونا۔

دورِ آخر کے بارے میں پیشگوئیاں

کاہن سطیح کی پیشگوئیاں : بحار الانوار میں حضور پاک کی بعثت سے پہلے کا ایک واقعہ اس طرح منقول ہے کعب ابن الحرث سے منقول ہے کہ داجان بادشاہ نے کاہن سطیح (ربیعہ بن عمر) کو بلایا اور اسکا علم آزمانے کیلئے اپنے پاؤں کے نیچے ایک دینار چھپا کر اس سے دریافت کیا کہ اسکے پیر کے نیچے کیا ہے؟ سطیح نے کہا کہ تو نے میرے امتحان کیلئے ایک دینار چھپایا ہے۔ تب بادشاہ نے آنے والے زمانے کی بابت دریافت کیا تو سطیح نے کہا کہ اے بادشاہ سن لے جب دنیا سے نیک لوگ ختم ہو جائینگے اور بدترین افراد سربلند ہونگے۔ جھوٹ بولا جائیگا۔ رحم مِٹ جائیگا۔ مالداروں کا وقار بڑھ جائیگا۔ باغی اور سرکش زیادہ پیدا ہوں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کردیں۔ دین میں اختلاف پیدا ہو جائے۔ احترام ختم ہو جائے تو اس وقت ایک ستارہ طلوع ہوگا جس سے اہلِ مغرب خوفزدہ ہونگے۔ اسکے بعد بارشیں رُک جائینگی۔ ساری دنیا میں گرانی بڑھ جائیگی۔ پھر بُریوالے زرد جھنڈوں کیساتھ خوبصورت سواریوں پر سوار ہو کر مصر میں داخل ہو جائینگے۔ اس وقت صخر کی اولاد سے ایک شخص خروج کریگا اور کالے جھنڈوں کو سرخ میں تبدیل کردیگا۔ یہی آدمی ہے جو کوفہ کو تاراج کریگا۔ اس وقت کتنی سفید پنڈلی والی عورتیں سرِ راہ پڑی ہونگی جنکے شوہر قتل کئے جاچکے ہونگے اور انکی عصمتیں لُٹ چکی ہونگی۔ اس وقت نبیؐ کے فرزند کا خروج ہوگا اور یہ اس وقت ہوگا جب ایک مظلوم مدینہ میں قتل کردیا جائیگا اور اسکا چچازاد بھائی حرمِ مکہ میں قتل کردیا جائیگا۔ اس وقت پوشیدہ چیز ظاہر ہوگی۔ یہ اس وقت ہوگا جب رومی زور پکڑینگے اور قتل وغارت کا بازار گرم ہوگا۔ اس زمانے میں کئی گہن لگیں گے۔ پھر اسکے بعد جنگ کی تیاریاں تیز ہونگی۔ ایک بادشاہ یمن سے خروج کریگا اور فتنے بند ہو جائینگے۔ تب وہ مبارک ہادی ومہدیؑ ظہور کریگا۔ اس وقت لوگ خدا کی اس نعمت کے آنے پر مسرّت محسوس کرینگے۔ اُنکے نور سے ظلمتیں کافور ہو جائینگی۔ حق ظاہر ہو جائیگا۔ لوگوں میں مال مساوی تقسیم ہوگا۔ عدل ہی عدل ہوگا اور ہر طرف امن ہی امن ہوگا۔

شاہ نعمت اللہ ولی کرمانویؒ کی پیشگوئیاں : مشہور صوفی بزرگ نعمت اللہ ولیؒ نے کئی سو سال پہلے اشعار اور رباعیات کی صورت میں مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں اشارے دیئے ہیں۔ جن میں ہندوستان پر انگریز کی حکومت، بعد ازاں اسکا خاتمے سمیت کئی واقعات درست ثابت ہوئے ہیں۔ مستقبل کیلئے اُنکی پیشگوئیاں ہیں کہ،

میں عالموں اور استادوں کو حقیر اور بے فیض دیکھ رہا ہوں۔ پتھر دلوں کی تلوار کو میں زنگ آلودہ اور ناقابل اعتبار دیکھتا ہوں۔ مفتیان دین بے جا فتوئ دیں گے اور اعلانیہ حکم شرع کے خلاف دیں گے۔ ہندوستان کی طرح یورپ کی قسمت بھی خراب ہو جائے گی اور تیسری جنگ عظیم چھڑ جائے گی۔ مسلمانوں کا سب سے بڑا شہر سب سے بڑی قتل گاہ بن جائے گا۔ اور ہر گھر کربلا بن جائے گا۔ ایسے

مسلم رہبر پیدا ہوں گے جو در پردہ مسلمانوں کے دشمنوں کے دوست ہوں گے اور گناہ گارانہ عہد کے مطابق ان کو مدد دیں گے۔ جب آیت "کان ذھوقا" کا ابتدائی سال شروع ہو جائے گا تو امام مہدی علیہ السلام عروج کے ساتھ اپنی مسندِ مہدیانہ پر جلوہ افروز ہوں گے۔ میں ایک ہوشیار اور عقلمند بادشاہ کو باوقار حاکم دیکھتا ہوں۔ اسکی خدمت میں رہنے والے بھی بادشاہ بن جائیں گے۔ وہ تمام دنیا کا بادشاہ اور امام ہوگا اور عالی خاندان بادشاہ ہوگا۔ میرے اس بادشاہ کے سات وزیر ہوں گے اور سب کامیاب ہوں گے۔ اس امام کے مخالف اور نافرمان بھی ہوں گے جنکے لئے آخر خجالت اور شرمساری مقدر ہے۔ پورا ہندوستان کافرانہ رسوم سے پاک ہو جائیگا۔ پاکستا اور ہندوستان دوبارہ ایک ہونگے اور اسکی حکومت (عالمگیرؒ کے بعد) کم از کم ایک دفعہ پھر کسی درویش کو ملے گی۔

<u>صوفی علی محمد کی پیشنگوئیاں</u> : صوفی علی محمد ماہی 1998 میں اپنی کتاب سرالاسرار المعروف یوم الفصل میں لکھتے ہیں .... دوسرے عشرہ میں جو 1989ء میں شروع ہوگا سورج کی سرخی اور پھر روشنی صاف طور پر نظر آجائے گی۔ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے والے روحانی قائد کا ظہور وصدور بھی رواں عشرہ کے دوران ہی کسی وقت ہو جائے گا۔ مستقبل قریب میں آنے والے پُرخطر ایام اسی برگزیدہ ہستی کے ظہور کے منتظر ہیں اسکے ظہور کے بعد اہلِ دنیا پر حجت تمام ہو جائے گی۔

<u>قلندر بابا اولیاءؒ کی پیشنگوئیاں</u> : سلسلہ عظیمیہ کے اکابر میں قلندر بابا اولیاءؒ کی پیشنگوئی کا تذکرہ کتاب تذکرہ قلندر بابا اولیاء میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نظام ہائے تکوین سے متعلق گفتگو کے دوران ایک مرتبہ حضور بابا صاحب نے ایک بچہ کی ولادت کی پیشن گوئی کی جس کو جون 1960ء میں پیدا ہونا تھا۔ جب جون 1960ء کی تاریخ آئی تو میں نے دوبارہ استفسار کیا جسکے جواب میں مجھے بتایا گیا کہ وہ بچہ عالمِ ارواح سے عالمِ ناسوت میں آگیا ہے جب یہ چالیس سال کی عمر کو پہنچے گا تو دنیا کے تمام مذہب میں ایک انقلاب برپا کردے گا۔ مذاہب کی گرفت ٹوٹ جائے گی اور وہ خالص مذہب باقی رہے گا جس کو اللہ نے دینِ حنیف قرار دیا ہے۔ سائنس کی بڑی بڑی ایجادات کے فارمولے اسے ازبر ہونگے جبکہ اسکی تعلیم زیادہ نہیں ہوگی۔ امن وسکون کے متلاشی نوعِ انسان اسکے اردگرد اس طرح جمع ہو جائیگی جس طرح شمع کے گرد پروانے۔

<u>اہرامِ مصر کی دیواروں پر تحریر پیشنگوئیاں</u> : اہرامِ مصر کی دیواروں پر تحریر پانچ ہزار سال قبل کی پیشگوئیاں بھی اب تک بالکل درست ثابت ہوئی ہیں۔ دنیا میں جنت جیسی آسانیاں اور آرام میسر آجائیگا نسلِ انسانی، عقل کو حیران کردینے والے کارنامے انجام دیگی اور ترقی کی انتہا ہو جائیگی۔ ایک تحریر میں ہے کہ اس زمین کی گردش کا نظام 1995 میں اپنے انجام کو پہنچے گا۔ پھر اسکے بعد کرہ ارض پر اتنی ہولناک جنگ لڑی جائے گی کہ بیشتر جاندار صفحہ ہستی سے نابود ہو جائینگے۔ اس جنگ میں مہلک ترین اسلحہ استعمال ہوگا۔ اس جنگ میں تمام ممالک حصہ لیں گے۔ کرہ ارض پر برائے نام لوگ بچیں گے جو ایک نئے عہد کا آغاز کرینگے۔ اس عہدِ نو کی رہنمائی ایک ایسی روحانی شخصیت کے ذریعے ہوگی جو تمام عمر اس عہدِ نو کی تعمیر وترقی میں سرگرم رہے گی۔ یہ تبدیلیاں 2000ء تک رونما ہو جائینگی اور 21 ویں صدی عیسوی میں روحانیت کا سورج طلوع ہوگا اور یہ عہدِ نو مکمل روحانیت کا عہد ہوگا۔

<u>اڑھائی ہزار سال پرانی کتاب میں درج پیشنگوئیاں</u> : 1947 میں ایک فلسطینی چرواہے کو ایک غار سے ملنے والی اڑھائی ہزار سال پرانی ایک شکستہ کتاب ملی جس میں درج پیشگوئیوں کے مطابق 1994 میں پوری دنیا میں معاشی انقلاب آجائیگا۔ 1997 میں دنیا

بھر میں ایک مذہب اور ایک حکومت وجود میں آ جائیگی۔ 1995 میں ایٹمی جنگ چھڑ جائیگی۔ 1997 میں تمام بیماریوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور اسکی وجہ ایک جڑی بوٹی کی دریافت ہوگی۔ 1999 میں مقدس شہر کے آسمان پر لاکھوں فرشتے نمودار ہونگے جو دوسرے سیاروں کی شیطان مخلوق سے جنگ کر کے انہیں مار بھگائینگے۔ 1999 میں ہی ڈاکٹر ایسی دوا ایجاد کرلیں گے جسکے استعمال سے مُردوں کو زندہ کیا جاسکے گا۔ 2001 میں جنوبی امریکہ اپنی پوری آبادی کے ساتھ سمندر میں غرق ہو جائے گا۔ 1996 میں حضرت عیسیٰؑ کا دنیا میں ظہور ہوگا۔ وہ سب سے پہلے مشرقِ بعید میں ظاہر ہونگے (روزنامہ خبریں لاہور 27 دسمبر 1993)۔

<u>مچل ناسٹرے ڈیمس کی پیشگوئیاں</u> : علمِ نجوم اور مستقبل بینی کے لئے عالمی شہرت یافتہ فرانسیسی مفکر ناسٹرے ڈیمس (Michel de Nostredame, 1503-66) جسے مغرب میں ایک پیغمبر کا درجہ دیا جاتا ہے، جسکے لئے مشہور ہے کہ یہ شخص غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک تھا۔ ناسٹرے ڈیمس 14 دسمبر 1503 میں فرانس کے صوبے سینٹ ایمی میں ایک یہودی گھرانے میں پیدا ہوا لیکن بعد میں اس نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔ اس نے دنیا میں آئندہ پیش آنے والے واقعات کو شاعری (قطعات) کی صورت میں بیان کیا ہے۔ ناسٹرے ڈیمس نے علم نجوم کی تعلیم بھی حاصل کی مگر اس میں از خود ایسی صلاحتیں موجود تھیں جس نے اسکے علم کو دوام بخشا۔ اس شخص کو خواب نظر آتے تھے جنھیں وہ تحریر کرتا جاتا تھا۔ اس نے آج سے تقریباً ساڑھے چار سو سال پہلے جو پیشن گوئیاں کی تھیں وہ حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئیں اور اگر فرق پڑا تو صرف کچھ تاریخوں کا (یعنی صرف تاریخیں آگے پیچھے ہوئیں)۔ اسکی وجہ بھی یہ رہی کہ پیشگوئیاں شاعری کی صورت میں ہیں جن میں اشاروں کے ذریعے واقعات اور انکے ظہور کے سَن کی خبر دی گئی ہے۔ ان اشعار سے واقعات کا سن نکالنے والوں سے غلطیاں ہوئیں جو پوری طرح بات کو سمجھ نہ سکے تھے۔ اس شخص کی پیشگوئیوں پر سائنسی انداز میں بھی بہت تحقیق کی گئی ہے اور اسکی پیشگوئیوں کو بہت سنجیدگی سے لیا جاتا ہے۔ کئی مغربی ممالک کی حکومتیں خاص طور پر امریکہ میں پالیسی سازی میں اسکی پیشن گوئیوں کو بھی مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔ اسکی مشہور پیشگوئیوں میں امریکی صدر کینیڈی کے قتل اور اسکے اصل قاتلوں کی نشاندہی بھی شامل ہے۔ اسکی مشہورِ عالم کتاب The Prophesies Of Nostradamus میں درج پیشگوئیوں میں دورِ آخر کے متعلق درج ہے کہ

☆ بیسویں صدی کے آخر میں مشرقِ وسطیٰ میں جنگ ہوگی۔ تمام دنیا بالخصوص ترقی پذیر ملکوں میں خوفناک قحط سالی ہوگی کہ لوگ درختوں کی جڑیں کھائیں گے اور بھوک ہی بھوک کا عالم ہوگا۔ سورج کے طلوع ہونے کے وقت زبردست آگ دکھائی دے گی شور ہی شور اور روشنی شمال کی جانب بڑھے گی۔ زمین چیخ وپکار اور موت سے بھر جائے گی جو ہتھیاروں، آگ اور قحط سے ہوگی۔ اُس سال جب ہم مذہب ایک دوسرے کے دشمن ہونگے تو پھر ہتھیاروں سے جنگ آسمان پر ہوگی یہ صدی کے آخر میں ہوگا بہت سے لوگ لقمہ اجل بن جائینگے۔ Monarch ناکام ہوگا اور نیا اچھا قانون آئے گا۔

☆ 1999 کے قریب آخری جنگ عظیم ہوگی یہ جنگ دو بڑی طاقتوں کے اتحاد کے بعد ہوگی۔ اس جنگ کے بعد نسلِ انسانی کا کچھ حصہ بچ رہے گا۔ جس کے بعد اسکے نئے دور کا آغاز ہوگا۔ آخر میں ایک شخص جسکا نام پیغمبر ہوگا جو پیر کو اپنے آرام کا دن کہے گا وہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں جائے گا اور اپنی قوم کو غلامی سے نجات دلائے گا۔

☆ جب نیا براعظم (امریکہ) اپنے اقتدارِ کلی کی معراج پر ہوگا تب خون بہانے والا شخص (دجال) اپنی پوزیشن کو جمع کرنا

شروع کریگا۔

اس نے 1999 میں ایک بہت بڑی اینٹی کرائسٹ جنگ کی پیشن گوئی کی ہے جسکے بعد دنیا پر اینٹی کرائسٹ (دجال) کا راج ہوگا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ناسٹرے ڈیمس نے واضح طور پر 1999 کو اینٹی کرائسٹ کے عروج کا سال مقرر کیا ہے۔ اسکا کہنا ہے کہ ایک شخص مسلمانوں سے نکلے گا (دجال) جو مغربی ممالک کو شکست دیگا اور پورے یورپ کو فتح کرلیگا۔ پھر دو بھائی یا دو طاقتوں (امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ) کے اتحاد کے بعد اسے شکست ہوگی جسکے بعد دنیا میں ہمیشہ کے لئے امن قائم ہوجائیگا۔

ایک اور جگہہ اسکی پیشنگوئیاں اس طرح ہیں۔ وہ تحریر کرتے ہیں کہ 2000 کے بعد دنیا میں بے چینی اور افراتفری اپنے عروج پر پہنچ جائے گی، پھر سائنسی زوال کسی بھیانک جنگ سے ہوگا جس سے ترقی یا تہذیب اختتام پذیر ہوگی۔ 2000 کے بعد ایک شخص اپنی علمی قابلیت کے بل بوتے پر پوری دنیا پر حکومت کریگا۔ اس نے زمین پر پانی کے ذریعے سے تباہی کا اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ ایک جگہہ اس نے 1999 کے آخر میں امریکہ کے ایٹمی پلانٹ پر حملے کا اندیشہ ظاہر کیا ہے جو کسی وسیع جنگ کا نقطہ آغاز ہوگا۔ وہ لکھتا ہے کہ اس صدی کے اختتام اور آنے والی صدی کے ابتدائی دنوں میں ایک عالمی مذہب ظاہر ہوگا اسکے لئے ناسٹروڈیمس نے 02 فروری کا وقت بتایا ہے۔ اس نئے مذہب کو لیکے اٹھنے والا فرد مذہبی، روحانی اور سائنسی ذہن والا ہوگا۔ اس نے خلائی انسانوں کی زمین پر آمد اور نیویارک یا کسی بڑے شہر کی تباہی کے متعلق بھی پیشن گوئیاں کی ہیں۔

<u>جین ڈکسن کی پیشگوئیاں</u> : مشہور امریکی خاتون جنکی متعدد پیشگوئیاں درست ثابت ہوئی ہیں اپنی کتاب جین ڈکسن کی پیشنگوئیاں میں لکھا ہے کہ تیسری عالمی جنگ 1981 سے شروع ہوگی جسکا سلسلہ بیس سال تک چلے گا۔ اسکا کہنا ہے کہ 05 فروری 1962 مطابق شعبان 1381 ہجری کو صبح سات بجے مشرقِ وسطیٰ میں ایک کسان کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو ساری دنیا میں انقلاب لائے گا اور اس پر حکومت کریگا۔ اس بچے کی آنکھوں میں علم و ہنر کے خزانے پوشیدہ ہیں چنانچہ یہ بچہ دنیا میں انقلاب کا باعث بنے گا اور موجودہ صدی کے آخر میں ساری دنیا کو ایک عقیدے پر متحد کریگا اس بچے کے ذریعے نیا مذہب عالمِ وجود میں آئیگا جو خدائے تعالیٰ کی دانائی اور حکمت کا سبق دیگا اور سب لوگ اس پر ایمان لائینگے۔ دنیا کو اس عظیم شخص کی روحانی قوت کا احساس 1980 تک ہوسکے گا اور اسکے بعد آنے والے دس سالوں میں دنیا کی حالت بالکل بدل جائیگی۔ 1999 تک وہ بہت طاقتور ہوجائے گا اور دنیا کے لوگ اس بیان کی صداقت سے آگاہ ہوجائینگے اور جس امن کی دنیا کو تلاش ہے وہ 1999 تک قائم ہوسکے گا اس وقت وہ تمام روئے زمین پر امن قائم کردیگا اور عالمگیر حکومت کا سربراہ بن جائیگا۔ اس وقت لوگوں میں ایک روحانی انقلاب آچکا ہوگا۔

جین ڈکسن اپنی ایک اور پیشگوئی میں کہتی ہیں کہ مجھے اپنے وجدانی علم سے نظر آرہا ہے کہ دریائے اردن کے مشرق میں انتہائی طویل اور تباہ کن جنگ ہورہی ہے جو مشرق کی مغرب کے خلاف شدید جنگ ہوگی اس جنگ میں مشرقِ وسطیٰ کا شدید نقصان ہوگا۔ مجھے یہ بھی نظر آرہا ہے کہ امریکہ کی سیاسی مشین بے پناہ مذہبی اور معاشرتی طوائف الملوکی پیدا کرکے ایک دجال (اینٹی کرائسٹ) کے لئے زمین تیار کررہی ہے جسکا ظہور بھی بہت قریب ہے۔ یہ دجال پورے عالم کا علم اغوا کرکے سیاسی اور مذہبی فلسفیانہ نظریات کا ایک انتہائی پرکشش ملغوبہ تیار کرکے کرہ ارض کی مختلف آبادیوں کے ایمان والے افراد کو اذیتناک اور شدید بحران میں ڈال دیگا۔ اسکے اثرات عالمی پیمانے پر ہونگے اور یہ عالمی حکومت کا پیشرو ہوگا جس کو دنیا کی کرپٹ حکومتیں خوش آمدید کہیں گی۔ مگر میں یہ بھی دیکھ رہی ہوں کہ 1962 میں مشرقِ وسطیٰ کا فرزند خلیل پیدا ہوچکا ہے جو دنیا میں انسانیت کا مطلوبہ انقلاب برپا کریگا اور دنیا کے مختلف مذاہب اسکے ہاتھ پر ایک دینِ واحد اور دینِ غالب بن

ینگے۔ 1980 کے بعد اہلِ دنیا کو اس رجلِ رشید کی بے پناہ قوتوں کا احساس ہوگا اور پھر اسکا بول بالا ہوتا رہے گا یہاں تک کہ 1999 ں وہ کرہ ارض کا فرمانروا بن جائے گا اور اس وقت تک دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب آچکا ہوگا۔ روئے زمین کی کوئی طاقت اسکے سامنے نہ مار سکے گی۔ اسکی حکمت اور حکومت عالمگیر ہوگی۔ اس بچے میں عیسٰیؑ کی بہت سی مشابہتیں ہونگی مگر اسکا دین ظاہری دینِ عیسوی سے مختلف گا۔ وہ بچہ اس وقت سرسبز و شاداب اور گنجان علاقے میں موجود ہے۔ اسکے گرد کچھ فعال قوتیں ہیں جو اسکی حفاظت کرتی ہیں۔ موجودہ صدی کے چند سالوں کے دوران ارض و سماوی میں انقلابات دیکھ رہی ہوں۔ اس صدی میں بے شمار جغرافیائی تبدیلیاں کرہ ارض کا حلیہ بدل کر رکھ یں گی زلزلے بہت آئیں گے، بہت سے دریا خشک ہوجائینگے اور بے شمار دریا اپنا رستہ تبدیل کر لینگے اور بہت سے نئے دریا نمودار ہوجائینگے کا تیز و تند بہاؤ ہر چیز کو تہس نہس کر دیگا۔ مجھ پر انکشاف ہوا ہے کہ موجودہ نسل کے جوان جنہوں نے روحانی اقدار سے مکمل انحراف کا راستہ ییار کیا ہے وہ ایسی بے شمار تکالیف اور مصائب برداشت کرینگے جو نادیدہ اور پوشیدہ ہونگے۔ میں یہ بھی دیکھ رہی ہوں کہ آئندہ دس سالوں ں دنیا میں روحانیت کا تذکرہ بہت بڑھ جائیگا لیکن اس سے قبل ہم ایک ایٹمی جنگ سے دوچار ہونگے یہ انتہائی ہولناک قسم کی جنگ ہوگی۔ تمام مصائب اور تکالیف کا اختتام آنے والے روحانی پیشوا کی آمد پر ہی ہوسکے گا۔

<u>تی ویمز کی پیشگوئیاں</u> : البتی ویمز کی پیشن گوئیاں بھی یورپ اور امریکہ کے سیاستدانوں، سائنسدانوں اور دانشوروں کی توجہ کا مرکز ہوئی ہیں۔ نپولین کے عروج و زوال، انقلاب برطانیہ، ہٹلر کا عروج و زوال، روسی انقلاب اور اندرا گاندھی کے قتل سمیت اسکی کئی گوئیاں پوری ہوچکی ہیں۔ اسکی جس پیشگوئی نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھا وہ 1999 کے لگ بھگ تیسری عالمی جنگ کی پیشن گوئی ہے۔ ں نے 1986 میں دُمدار ستارے کے گرنے، دنیا میں شدید قحط اور 1988 میں زبردست زلزلوں کی بھی پیشگوئیاں کی ہیں۔

<u>ب سنگھ رمپا کی پیشگوئیاں</u> : لوب سنگھ رمپا بدھ مت کے پیروکار تھے۔ انہوں نے مختلف کتابیں لکھیں۔ انکی ایک کتاب زندگی کے ب (Chapters Of Life) میں بہت سی پیشن گوئیاں درج ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار 1967 میں طبع کی گئی۔ اس میں لکھا ہے ہ دنیا بارہ (12) برجوں کے حساب سے ہے۔ موجودہ زمانہ گیارہویں ستارے (Star) کا زمانہ ہے جو سن 2000ء میں اختتام یر ہوگا۔ اور دنیا تباہی سے دوچار ہوگی، مگر یہ دنیا اپنی تباہی کے بعد سنہری دور شروع کریگی اور ایک عالمی رہنما اسکی رہبری کریگا۔ وہ شخص 198 میں پیدا ہوگا اور اسکا وطن مشرقِ وسطیٰ میں ہے۔ اسکے دو معاون بھی ہیں۔ یہ عالمی لیڈر 2005 میں منظرِ عام پر آئیگا۔ وہ شخص ین کی تبلیغ کریگا اور ہجرت بھی کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اسکی حفاظت کریگی۔ اسکی آمد کے بعد اہم واقعات رونما ہونگے۔ وہ لکھتے یں 1981 کے بعد دنیا میں درجہ حرارت بتدریج بڑھنا شروع ہوجائے گا۔ بارشیں بہت کم ہونگی اور اس سے تباہی پھیلے گی۔ قحط سالی بڑھتی ھلی جائے گی۔ زیرِ زمین پانی کم ہوتا جائیگا۔ دفاعی ضرورت کے تحت امریکہ اور انگلینڈ آپس میں اتحاد کرینگے۔ انگلینڈ، امریکہ کے ماتحت ہو کر اسکا ایک صوبہ بن جائیگا۔ اسکا گورنر ایک امریکی ہوگا۔

<u>کیرو کی پیشگوئیاں</u> : مشہورِ عالم دست شناس کیرو نے اپنی مشہور اور ناپید کتاب کیرو کی عالمی پیشن گوئیاں (Chero's World Predictions میں آخری جنگِ عظیم کو آرماگیڈون (Armageddon) کا نام دیا ہے۔ اس نے کہا کہ آرماگیڈون

کے بعد پھر ایک سو سال تک کوئی جنگ کی بات نہ کرے گا۔ پوری دنیا کا ایک مذہب ہو جائے گا۔ پوری دنیا امن و آشتی کے ساتھ رہے گی۔ پوری دنیا کے لئے ایک حکومت ہوگی۔

<u>پیٹر ہوفمین کی پیشنگوئیاں</u> : نے 1962 میں آٹھ سیاروں کے ہونے والے اجتماع کے متعلق کہا کہ اس قِران سے روئے زمین پر عجیب و غریب واقعات ظاہر ہونگے ممکن ہے ان واقعات کے اثرات طبعی نہ ہوں لیکن ایک خاص واقعہ لازمی ظہور پذیر ہوگا جو فکرِ انسانی میں انقلاب برپا کردیگا۔ ان آنے والے واقعات میں انسان کی بھلائی کی بہت سی باتیں ہیں جو یقیناً چونکا دینے والی ہیں ان میں سے سب سے اہم ایک ایسی ہستی کی آمد ہے جسکا مدت سے انتظار کیا جارہا ہے۔ یہ منتظر اور معلمِ انسانیت خداداد صلاحیتوں کا مالک ہوگا اور وہ ایسی ہستی ہوگی جو اس پہلے زمین پر نہیں بھیجی گئی ہوگی۔ یہ ایک عظیم سائنسدان ہوگا۔ وہ مذہب کو تمام برائیوں سے پاک کردیگا۔ یہ عجیب و غریب قِران آنے والے عظیم پیشوا کی آمد کا پیش خیمہ ہے جو اس موجودہ دنیا کی دکھی اور پریشان حال انسانیت کے لئے رحمت الٰہی ثابت ہوگا۔

<u>ڈاکٹر پال مارسینگ کی پیشنگوئیاں</u> : موجودہ سائنسی ترقی کی سرپٹ دوڑ کے باعث پیدا ہونے والی خطرناک حدت کے ردِ عمل اور اوزون (O-Zone) کی تباہی کے بعد اب بحرِ منجمد شمالی و جنوبی دونوں تیزی سے پگھلنے لگے ہیں جسکے نتیجے میں خشکی اور تری کا تناسب سخت متاثر ہوا ہے اور سیلابی اوسط بھی بڑھ گئی ہے۔ شمالی و جنوبی دونوں برفانی کرّے پوری زمین کے عالمی محور کو سہارا دئے ہوئے ہیں جنکے تحلیل ہونے کے بعد کرّہ ارض کے خشک حصے کا اپنے محور سے الگ ہونے کا سخت خدشہ ہے اور تقریباً ایک ارب لوگ اس عمل کی بھینٹ چڑھ جائینگے۔ مذکورہ پیشنگوئی سمندروں کے علوم کے ایک ماہر ڈاکٹر پال مارسینگ کی ہے جس میں انہوں نے مقدس بائبل کا حوالہ بھی دیا ہے۔ اس پیشن گوئی کا ذکر ایک معروف امریکی جریدے کی اشاعت میں کیا گیا ہے۔ شمالی و جنوبی کرّوں کے پگھلنے کے نتیجہ میں ہونے والے نقصانات کے بارے میں بالکل صحیح اندازہ تو نہیں لگایا گیا تاہم کمپیوٹر ماڈل سے لگائے گئے اندازے کے مطابق شمالی امریکہ اور مغربی یورپ کے بیشتر علاقے 10 تا 60 فٹ گہرے پانی میں ڈوب جائینگے حتیٰ کہ آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، برطانیہ اور جاپان مکمل طور پر زیرِ آب آجائینگے۔

<u>سی۔ ایم۔ بلینس جوہانسبرگ</u> : میرا خیال ہے یہ قِران پیش خیمہ ہے کسی نئے معلم انسانیت کی آمد کا خواہ وہ پیدا ہوگا یا پہلے ہی پیدا ہوچکا ہو اور اس وقت صرف اپنی آمد کا اعلان کرے۔

<u>چارلس ای۔ او۔ کارٹر آسٹرولجر</u> : میں محسوس کرتا ہوں کہ اب آنے والا ایک عظیم سائنسدان بھی ہوگا۔

<u>بلرام ڈی پتھاوالا</u> : اب وہ وقت آچکا ہے کہ آنے والا بادشاہ آئے اور پریشان حال انسانیت کو مصائب سے نجات دلائے۔ خدا کا بھیجا ہوا یہ یوگی اپنے اثر و نفوذ کے لحاظ سے عالمگیر ہوگا اور اس کی قوت 1972 تک مکمل ہوجائے گی پھر اسکے بعد مادیت کا خاتمہ شروع ہوگا اور انسان رفتہ رفتہ دوبارہ روحانیت کی طرف مائل ہونے لگے گا۔

<u>سی۔ ایم۔ گھوش</u> : اپنی کتاب The Dawn of The Dark Ages کے صفحہ نمبر 98 پر لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں (آنے والا) خدارسیدہ اور خدا فرستادہ یا تو عیسائیت کا احیاء کرے گا یا کوئی ایسا مذہب جاری کریگا جو حقیقی عیسائیت سے ملتا جلتا ہوگا۔ یہ خدا پرست امیزون (Amazon) کے طاس میں پیدا و ظاہر ہوسکتا ہے اور انڈونیشیا کے گھنے جنگلات میں بھی۔

فرانسس مور کی پیشنگوئیاں : مشہور برطانوی ستارہ شناس ڈاکٹر فرانسس مور کے والد اور دادا بھی ستارہ شناس تھے۔ انکی مشہور پیشن گوئیوں میں روس کے ٹکڑے ہونے ، برطانوی وزیرِ اعظم مارگریٹ تھیچر کے مستعفی ہونے ، مشرقی اور مغربی جرمنی کے انضمام ، یوگوسلاویہ میں خانہ جنگی اور اسکے ٹکڑے ہونے کے متعلق پیشگوئیاں درست ثابت ہوچکی ہیں۔ انکی 1994 کے متعلق پیشگوئیاں تھیں کہ عراق سے ایک پڑوسی ملک کو خطرہ، امریکہ کے کسی بحری جنگ میں ملوث ہونے کا اندیشہ، امریکہ نیو ورلڈ آرڈر کے نفاذ کا آغاز، مشرق وسطیٰ میں مذہبی قوتوں کا غلبہ شامل ہیں۔

کرسیول کی پیشگوئیاں : امریکہ کے مشہور مستقبل شناس نے 1972 میں پیشگوئی کی کہ آئندہ دس برس روئے زمین پر بسنے والے افراد کیلئے ہلاکت، تباہی، بربادی، تخریب اور شکست وریخت کا پیغام لائینگے۔ نوعِ انسانی پر ارضی وسماوی تباہیاں نازل ہونگی، زمین آگ اگلے گی، کرہ ارض کے سخت اور ٹھوس خول کو پھاڑ کر تباہی کے عفریت چنگھاڑتے ہوئے ابل پڑینگے۔ سمندروں کی تہوں سے آگ کے شعلے اور فوارے پھوٹیں گے۔ آسمان سے زہریلی گیس دنیا کو ڈھک لے گی۔ دوسرے سیاروں کی مخلوق زمین کو اپنا مسکن بنائے گی۔ سیارے آپس میں ٹکرا کر رات کو دن کی طرح روشن کردینگے اور انکے ٹکراؤ سے پیدا ہونے والی ایٹمی آگ سے سورج کی روشنی بھی ماند پڑ جائیگی۔ زمین کی زہریلی گیس تمام سبزیوں اور ترکاریوں کو زہر آلود بنادیگی۔ ایک پورا جیتا جاگتا شہر تین دن میں شہرِ خموشاں بن جائے گا نہ انسان باقی رہے گا نہ جانور۔ سمندروں میں ایسے طوفان اٹھیں گے کہ آج تک کے تمام طوفان ہیچ پڑ جائینگے۔ جاپان سمیت ایشیا اور آسٹریلیا میں سمندری طوفان سے کروڑوں افراد موت کے منہ میں چلے جائینگے۔ نت نئی اقسام کی بیماریاں اور وبائیں ہندوستان سے پھیلیں گی اور کروڑوں افراد لقمہ اجل بن جائینگے۔ انسان انسان سے نفرت کریگا۔ زمین اپنے مدار سے ہٹ جائے گی۔ لوٹ مار اور قتل وغارتگری عام ہوجائیگی۔

اے۔ ٹی۔ مان کی پیشگوئیاں : ماہرِ فلکیات اور سائنسدان اے۔ ٹی۔ مان اپنی کتاب ٹرائل بائی واٹر میں لکھتے ہیں کہ تقریباً 96-1995 میں خلیج بنگال میں شہابِ ثاقب گرنے کا امکان ہے جو ہزاروں فٹ بلند لہروں، طوفان اور تیز ہواؤں کا باعث ہوگا جو مشرقِ وسطیٰ اور مشرقی افریقہ تک مار کرینگی۔ لاکھوں افراد لقمہ اجل بن جائینگے۔ تیسری عالمی جنگ کے دوران شمالی امریکہ، یورپ اور روس ایٹمی میزائلوں کا استعمال کرینگے۔ انکی مسلح افواج دور دور تک پھیل جائینگی۔

دنیا کے سو نجومیوں کی متفقہ پیشگوئیاں : ستمبر 1972 میں جاپان، ساؤتھ کوریا، ہانگ کانگ، ہندوستان اور دیگر ممالک کے سو مستقبل شناس سیول کوریا میں جمع ہوئے وہ جن باتوں پر متفق ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ 2020ء میں ایک مقدس اور پاکیزہ شخص ظاہر ہوگا جو حضرت عیسیٰ سے بے حد مشابہ ہوگا۔ ممکن ہے اسکے ظہور کی جگہہ کوریا ہو۔

غازی منجم کی پیشگوئیاں : پاکستان نجوم سوسائٹی کے صدر غازی نجوم کالج راولپنڈی کے پرنسپل اور مشہور پیشن گو غازی منجم کہتے ہیں کہ انبیاء کی تائید میں آنے والا بادشاہ پنجاب سے ظاہر ہوگا۔ پنجاب سے عظیم قوت ابھرے گی جو دنیا میں اسلامی پرچم بلند کردے گی۔ دنیا تب سمجھے گی کہ راقم کی پیشن گوئیوں کے عین مطابق اور حقیقی طور پر 1401 ہجری مطابق 82-1981 میں وہ ظاہر ہوگئے تھے مگر دنیا والے پہچان نہ سکے بلکہ بعض لوگ خود بخود کہیں گے کہ ہم ہی اندھے تھے کہ وہ عظیم شخص سامنے ہی چلتا پھرتا نظر آتا تھا مگر ہم پہچان نہ سکے۔ میں

بانگِ دہل کہنا چاہتا ہوں کہ اب تاریکی کا جگر کٹنے کو ہے۔ تاریک ترین دور جس میں زبان پہ امن کی بات اور ہاتھ میں ہلاکت خیز ہتھیار معمول بنتے رہے ہیں اپنے نقطہ اختتام پر پہنچ چکا ہے۔ آنے والے دور میں پاکستان کی حکومت کی قوت اور اسکے عوام کے شعور نے عہد آفریں کردار انجام دینا ہے۔ میں بفضلِ تعالیٰ 1968 سے اس بات پر محنت شاقہ سے کام لیتا اور اخبارات کے ذریعے اہلِ دنیا کو اپنی کوششوں کے نتیجے سے مطلع کرتا چلا آیا ہوں مگر اب موجودہ وقت بالکل سر پر آپہنچا۔ جس میں میری تحقیق و جستجو کے مطابق اس عظیم شخصیت کا 1401ھ کے قریب پنجاب سے ظہور ہونا چاہئے یعنی جو چودھویں صدی میں پیدا ہو چکا مگر ابھی تک ظاہر نہیں ہوا۔

<u>ایم ایم ملک کی پیشگوئیاں</u> : مشہور پیشن گو ایم ایم ملک نے 13 اگست 1993 کو ہفت روزہ تصویرِ پاکستان کو پیشگوئیاں پیش کرتے ہوئے کہا کہ آخر کوئی بڑی تبدیلی آنے والی ہے اور کوئی طاقتور انسان اس ملک میں استحکام لائے گا۔

<u>پروفیسر جی ایچ راجہ کی پیشگوئیاں</u> : ماہرِ نجوم اور آل پاکستان پامسٹ ایسوسی ایشن کے صدر پروفیسر جی ایچ راجہ کا کہنا ہے امام مہدیؑ کی صرف پیدائش ہوئی ہے ابھی ظہور نہیں ہوا۔ بیسویں صدی کے آخر تک پاکستان میں اسلامی انقلاب برپا ہو جائے گا۔

<u>صوفی عبدالغفور کی پیشگوئیاں</u> : صوفی عبدالغفور 1991ء میں شائع ہونے والی اپنی کتاب ملحمۃ الکبریٰ المعروف جنگِ اکبر میں تحریر کرتے ہیں کہ 1- یہ جنگ 1991ء کے بعد معدودے چند برس میں ایٹمی جنگ ہو جائے گی جو اچانک ہوگی کسی قوم کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملے گا۔ دو تہائی انسان اس جنگ کا لقمہ بن جائینگے اور جو ایک تہائی انسان باقی بچیں گے انکو شدید عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے محفوظ فرمائے گا۔ 2- چند گھنٹوں کے اندر دھویں کا بادل کرہ ارض کو گھیر لے گا اور چالیس دن تک سورج کی کرن زمین تک نہ آسکے گی۔ 3- نہایت ہی تند و تیز گرم آندھی کا طوفان فلک بوس عمارتوں کو زمین بوس کر دیگا۔ 4- آندھی کے بعد شدید بارشیں پھر برف باری کا طوفان کرہ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا۔ 5- صنعت و تجارت اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہو جائیگا۔ 6- رزق کے ذخائر ختم ہو جائینگے اور انسان روٹی کے ایک ایک نوالے کو ترسیں گے۔ 7- خالص توانائی متغیر ہو جائیگی۔

Comments & Suggestions

Lorags @ yahoo.com